

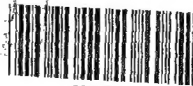
رام لیلا

منظومہ صاحب زمین و ملک کا جناب منشی رام سہاسے صاحب تمنا



مطبع تمنا نئی لکھنؤ میں منشی پورچند کے اہتمام سے چھپی

M.A. LIBRARY, A.M.U.



U2336



سری کنیش آئیم

لب میر بر آرم رام لک	دو کام کروں کہ کام لک	ہوں رام مامی چھپر وقت	جسین راحت سو ہو بوقت
دل صاف ہو آنے کی صورت	پیش آؤ تہ وقع کدورت	نظر و نہیں ہو جاؤد سری آ	پاؤ آرم خاطر رام
دیکھو نہیں جاہ کو آنکھ وٹھاکر	آرام نہ بھیجوں رام پر	دل صاف ہو کینہ و حسد سے	چھپا چھوڑ خیال دے سے
جب تک سہما زنگانی	ہو وقت میر لکامانی	اولاد و عزیز دیار و غماز	ہر گرنہ نہ مبتلا ہو آزار
سبش دھرم بفضل گنتا	آؤ تقدیر اودل ماتھو	اب یاد جناب جانکی ہو	جس سے کچھ خیر جانکی ہو
و دروپ جو اپن دھرم سجا	دریغوں کیسے نہ لکسے	جگ کی تاملین کت ناتا	راحت ہر زمانہ ان سے پاتا
پلھن کی بھی رات دن ہو	دیر لہ دل ہی جسے آباد	کیوں نہ کر نہ ہر دست مہا سیر	میں مایہ مخروہ و تو قیسر
جہیز ہوں نہال شاد و کر دین	دامن فر دے عا سہ بھون	القصد یہ خاک عالم	ہر خاک صفت خبار عالم
ہر دے امید و ار رحمت	ہو فضل سے کامگار حمت	خامسہ کو عطا ہو وہ روانی	موصی یہ مخور و نشانی
لکھوں سری ام کی کستھائین	ہوں طالب بقہ مدعا میں	دہ دہ لکھوں کہ دل بچک جا	گلزار سنوڑی دمک جا
بھگتوں کی جو آرزو ہو پوری	ہو وقت نہج و غم سے ڈری	ہر چہ کتھیا یہ مشتر ہے	واقع اس سے زمانہ بچے

اردو میں بھی نظم ہو چکی تھی خوشتر کا بھی ذکر کا منظر عاجز فرجواہ علم کی طے اردو میں بھی ذکر رام لکھے پورنجند اسم اہل فرخ تھا سُمرقند میں جو جا کی حضور لیکن یہ وہ ذکر پڑا شر ہے فارابی خیال اپنا اپنا مطلب تھا کہ کتب کو رام کا نام کیونکر ہو لگا حال نازک ہست ہو قوی اوسی سیک ہو آپ ہی کی تمام لیلیا نقص سخن دکھام اگر ہو اسکے بھی سوا عیاں نہ پاتا	ہو خاطر نکتہ بین کو مرغوب ملک شہر و سخن ہوا سہ مشہور کلام آپ کا ہر کچھ کا نڈ مفید عام لکھے خیر آباد آپ کا وطن تھا راماں رہ گئی ادھوری جب کیو تو لطف تازہ پڑا طرز اپنا کمال اپنا اپنا نکلے تو کسی طرح با رام ہو علم سخن کہاں نازک سہروش ہون شاہ طریح رکھا نام اسکا رام لیلیا اس رمز بھی ذرا نظر ہو انسان کی خطا کو کبھی نہ چھوٹے نہ وہ ادب متقا	فرحت کا بیان چھوڑا سلیو چھوڑا لیکن زمانے کا ساتھ بجاشا کی بھی شاعری لکھی ہر شعر ہر محزن فصاحت ناگہ ہوا انتقال اونکا القصہ سبوں نے مقدر ہو اسکے علاوہ موقع غور میں نے بھی کہا کہ خوب بات اسوا سلیو ذکر پاک چھوڑا لیکن تھائی سہارا کا طول مطلب سے فکر تھی وہ ارباب سخن سے اپنے میں پو تھی میں جو ذکر رام کا پھر کہیے میری مجال کیا خاموش رہو تم اہل متقا	اوپر تشکر دیاں ہیں خوب نام میری تھاجکن ماتھ کی نظم ہی پنج ادھیائی ہر کا نڈ ہو معدن بلاغت ہر شخص کو ہی ملال اونکا کین نظم کتابیں چشم بدور ہر رنگ سخن کا طور ہی ام گر ذکر ہو نظم پر کرامات اب وہ ہی نگاہیں پار پڑا فرمانیک رام فضل وافی تھا ذکر جناب رام منظور افشاںو میر نقص کا سید نقص اوسمین لگانا خطا ہو اعب موقع قیل و قال کیا ہے
---	--	--	---

اجودھیا جی کی بزرگی و عظمت کا حال

دائیم رہو لب پر رام کا ذکر نقشہ جو جا اجودھیا کا ہر حال سو کیو خوب ہے فرمانیے حال اجودھیا کا کیون رام کی یان بنایا تو تار	بے گاہش فکر ہر ساف خاک اسکی ہو چشم دکھانا برادر اک جو ش پر ہے کیون گہر ہے اہل مدھاکا کسو جو سیر زمین گلزار	جولان قلم گہر فشان ہو شیو جی سو کیو گہر فشان میں آپ جو واقع زمانہ کیون ہے یہ مقام پاک ہے ہر رتبہ سر زمین جو عالی	ہن طبع رسا کا امتحان ہو ہو واقع خلق انکی ذات کچھ کہیے اودہ کا بھی فنانہ ہو فخر حبان کس بستے لوگوں کو ہی ملے دین والی
---	--	--	--

کیونکر یہ زمین جولی ہو گیا غیر سے عیان اجود سیاہی سرجو و قریب و سکو جباری استنان ہی پریش جی کا مسکن یہ جناب یم کا ہے کیسے میں کہ سیام روپ میں تر زمین زمین و آسمان میں اس ذات کو سو کرور میں فکر بخشنہ جرم النش و جان برہا کی مشرت حق جواد پیش پدر اک کے یہ تقریر سیکھ جو جائز پیش جی متی بکسان اس کا عرض او طول استت میں یقین کر کے مسور میں ساکنان سیکھ دیور پوشاک نادر کار پور کے میں پاسبان ہند اور کے میں جو کج نگہبان نہیں جو کی جوتی دل آرا نہیں یہ جو آب ہر جان مسکن کو انہیں لاشعری	کیوں صورت نہایت پاکی و بیل سین انتہائی ہو دیوہ شکل کا مگر اعزاز ہی اس پر ہوئی معبود ہی خاص عام کا جگت لاش میں جو پو تکین مکان لا کان بنیائی چشم کو ر میں ذکر چارہ گرد و یکسان پیلے سب سے ہو لی ایجاد کیا مسکن خلق کی تمیز سر پایہ راحت خوشی دروازے ہی ہر طرف شارت قدرت کا غم نہ ہیں قابل غر و شان سب سے میں جو ہر پر چند ہر ایک ہر چند جنگا نہیں کوئی حال نیال تو پیش جی دسپہ محفل آرا سب کو دل سے خواہ و کو ہی فکر مدعا ہے	یہ سنہ کلام نیک نہ پیش میں جو کی اگر اروا اس خط میں علم کا جو گہر گیانی نہ بیان کر کیوں کرتا نہیں میں ام کو مشتکار راہ میں قتل کر نیوال ذات ایسی جو جاوہر گیار ہر نقطہ مقدس اس کتاب کا القصد یہی اجود سیاہی برہا کو سپر و شام بھون برہا و جنین لیکھا یونہی بگوان میں میں غور میں اس میں مکان نقیہ ہر جمع البشر ہر اک سو ایک ایک کو چار چار میں یکند کے چار سمت میں دکھ کے میں پاسبان ہی نہیں نہایت سو گزب برہا پوخی تو کی مشکار غیر ہر خیال شام ہون و کی پیش نہ انکا چار کی	شیو جی لڑ زبان سر کی برہا کا وہ تیر بیگان ہر آگاہ علوم ہر بشر ہے دل و فک میں ہر عذاب نہتر و نہ کوئی سر میں جرات کا وہ دم میں ہر جو پہر کیوں نہیں یہ آسمان غم کھوتا ہر برہمہ سیاہی ہر مخزن افتخار و پاکی باقول و خبر تو شام ہون ہو پوخی سو گزب لوک اجا اسی ہی لیا ہی اپنا اوتار ہے گشت افتخار شاداب اور میں میں بوان صورت سر پایہ افتخار میں ہاتھ ہر سمت میں پاسبان مقرر ہر ایک سو گزب تیر ہر ایک ہر دونوں آبروی خوب دکھائی بہار باغ نقار پور ہو سو ال شام ہون نہیں نہ اجود سیاہی
--	---	---	--

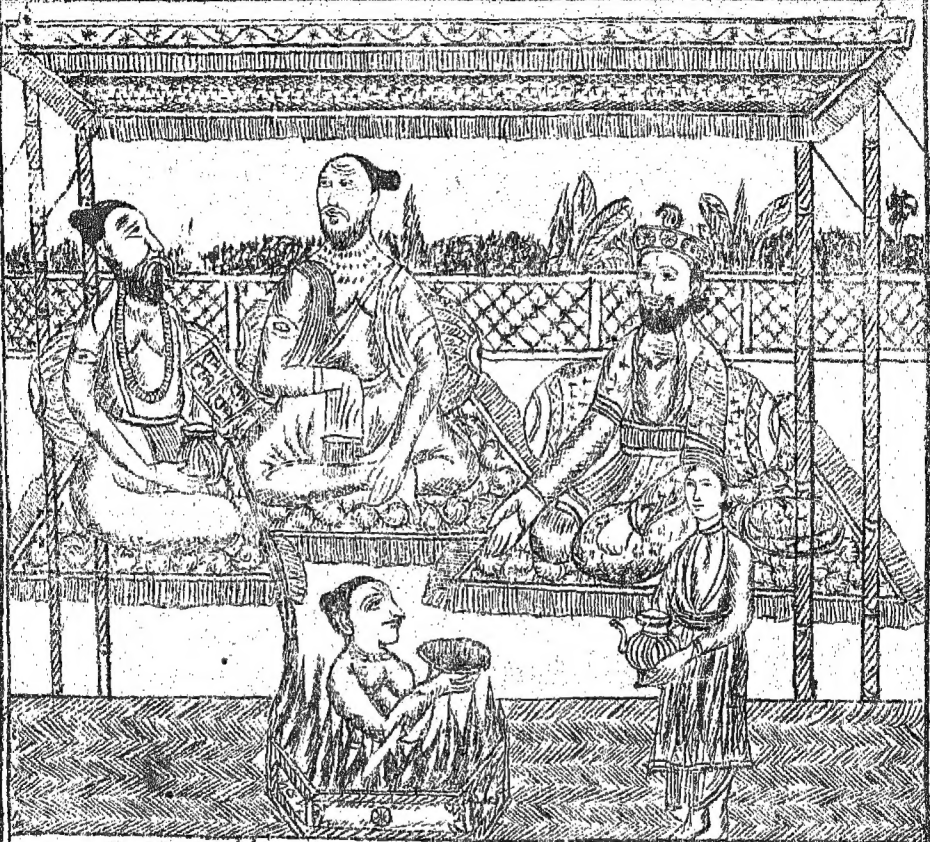
یہ ایسی اجود سیاہی نامی دو نو کو چو دی چار شاہ تینوں سو و مرتکب کو رواق بخشی وہ سرزمین کو اقتصادی ایسی سرزمین کو اکثیر کیون ہو خاک اسکی باغون سو باغ نامی یہ جاے بزرگ ہے بہر حال سرو کا جہان و اس کا دہا سگوان کا خود ہی سخن ہے ہر ایک مقام اسکا ہر پاک ایک ایک قدم جو پڑتا ہو جو کوئی معین ہو جا رہی پر نام لبشر جو اسکو کر لے کنا جو کھلا جا رہی کو درشن جو اجود سیاہی کو ادنگاہی میں ذکر کر رہی	نما جلوہ قدرت گرامی رخسایت وہ براہ اخلا آرام کر کچھ مقام پائے راحت ملی خاطر کھین کو نانی جسکا کہیں نہیں ہے بنیاد پری چرپاک اسکی ہر رشک سپر جسکی استی خود اسکی صفت میں نہ لالہ یہ سازم داد اشکارا یکینہ ہی بڑھ کر چسپ ہے ہر سرمد چشم راہ کی خاک بام مقصد چڑھتا ہو وہ سنہ دیکو جہان میں بہتری دامن قدم عاسو ہرے دیکو رخسار خرمی کو ہر پاسے اپنے چو جائے مطلب ہی کی فکر رہی ہو بہ اگر ہو کہتا رہی سر	نما ایک ضباب بزمی اکو چڑھتے وہاں شان خوئی سے اجود سیاہی ہر گوشہ ہوا جو سخن نو ایک ایک مکان ہر سخن نو حاصل وہ زمین کو تر ہے اشجار عام میں خود شاہ ہر چکر چویش کا سورن ہن میں کی خبر مانی ہو ہر گیسو ہلا صفت کر کے کرتا ہو جو سیر ہو دہیا کی راہی جو ادھر ہو کہ محل ہو جانیو الا ادھر کا کوئی پاتا ہو وہ سرک ملک میں ہاتھ لگ گیا کا برہا پیل کرتا ہو جو آرام چند کر دین دل جو سوسے آجوتا آغاز ہو ذکر رسم اوتار	سوئی قدرت کچھ کرتے سراہ تو انکو تسو کرمان استی سکینہ سی بسائی مردم کہتے تے چشم بدور ہر جسکی شامین عقل مجبور سرو کے جنوب کی طرف ہے پیل ہول میں خود شاہ کو غور یہ او سپر پری ہر جلوہ تر راحت میں دیکانیو الی جو تقریر کا اپنی دم ہر کون ہو تا نہیں رخ و نم کشا کی حاصل اسمیدہ گلک پیل ہو گرہ میں دل بصد نکوئی کرتا ہے ہم مد عاسو حاصل کر لے سراہ کا پیل مشکل ہوتی ہر او سکی آسان ذکر اسو مقام پاک کا تھا
--	--	---	--

آغاز بابل کا بند

زمین کا نالشی ہونا اور العام غیب سننا اور سعی را چھوڑت چھوڑت
 فرمانا را چھوڑت کے مکان میں
 ہر شامل حال فلسفہ کبیرا | حاصل ہر زبان کو مشق لغو | دل فلک کارش در آید | حوزہ علم ربنا ہے

<p>هر قطعه در خال و هر مطلب سرمه و سوزن کج و بی سکتا سوتاهی میان سطلاب آغاز هر کون کسیکو امن دیتا کی از کجک پاسبان و فریاد کرنه لگو حال شکوه طاهر کیفیت ظلم کندی ساری هو کا دنیا میں رآتم اوتا قدرت کو بیان تھی فکر تھا راحت و خورگی کا سارا تھا کشور و لدی عمل میں دلبر نازک بدن و لا آرام لیکن اولاد کا الم تھا سر چشمہ بحر خوش کلائی اولاد مگر گنہگار کوئی عالی منش و خرد و رو نیک کھو میں سو آکر جلوہ آرا تھی کبک کو چال صبیحی و شامی کرد و آباد میرا سپلو ہم آکی خدمت میں بجا لائے بارگاہ خوشنما پختا یا</p>	<p>دلو کو خیال رو سطلاب سرمه و سوزن تازہ و جو بکیت مضمون کتنا جو پر اعجاز بب آگیا دورہ تربیت پر تھی کانپ و مٹی کچنا نا پہر چارون یہ صورت غما تھی خواہش مدعا بآری مہجائی کا نام درد و آزار وہ اپنے مقام پر کچھ سب راجہ دست تیر جلوہ گردان تین تین جہر انیان مجلیز تین دوسری رائی کی گئی نام راجہ کو صاحب ششم تھا تو ایک لکھنؤ میں چنانہی ہر طرح کی صورت نکوئی رکھ بولے کتلی رکھو بین یہ سنکے و شاہ نمک آرا خنگل کدھن چلی و جمبو بول باوٹھو کہ اوہ در فاجو در تیرہ چوبیس حم و امین دستر در ادب سر کھنکایا</p>	<p>مضمون لطیف و شیرین ہر طرح نشان خوش بینی وہ بندش تحریر کسانست یون بے بین جو کلفشانی وہ کتنے نکاح خاص و عام کا لیکن نہ اول خزن و ظاہر کیا حال و رود آرا ہوگی خلقت پر میرانی حاصل ہو او کو نقد سکین آباد و وسیع مخزن نور وینا میں نہ نام نیک محرو تین ولق ملک کامرانی تھا جسکا سمت اسم نامی سنو رہتا شیوہ اطاعت فضل در مدعا کو کمولا ہر وار شتراج کی تمت یہ مقصد دلکش ہو پورا شنگی رکھہ کو ہلا کر آئے کچھ تازہ امک دلیرانی طالب دشمن کا دل عا دستر کریان رکھہ درین</p>	<p>ہر طبع راسو ملک کو رابط ہر نقطہ پر محبت مہمانی ہم درایت و تاقیہ چیت تھیو جی پر خاطر ہوانی راجہ میں لڑکشی یہ پائل تھیو جی جہاں چاہی اہلداد دل سی ہو لڑا مل نرنگار آئی یہ دنیا و آسمانی یہ سنکے کلام راحت آگین سرخو یہ او دھری ملک مشہور راجہ بہ صفت تیر موصوف کو شیدا تین چچ خاصانی تھی تیر سی رائی گرامی راجہ تھا جو کل قناعت شہ او کو قدم پر گر کر بولا اتک رہی راج کی تمت وہ آئین تو مدعا ہو پورا فرمایا الکر الشرا ہی جاسہ آہٹ رکھہ جو اسکی پائی وہ بولی کہ آپ میں کونام یہ سنکے کلام کلبہ ن سے</p>
---	---	--	---

رکھو نہنگو اگر جگ کا سناں اکی دہستہ دین عبادت تھانا | اچھت جو رہے جناب رکھنا | انکا وہین نہ پوتا کن کے
 شبیر اپو دست اور شنگی رکھ اور شست من کی اور جگ کرنا واکھ حصول لاو رکھ



دست کو وہ کھیر کہہ نہ دیکر	فرمایا کلاہ شہر دلاور	دور انیان جو عہد پزل تین	ہر وقت قریب و متصل تین	دو نوں کو تھی الفت سہ ستر	اکی تھیں محبت سہ ستر	کھانی وہ جو بڈ کھیر پاجم	ساہن کرم ہوا فراہم	وچیت مین رام نومی کار	وہ موقع لطف رحمت فر	کوشیا کو لطف سہ سری رام	پیدا ہوڈ باوقار واکرام
پیش آو مراد دل کی تصویر	یہ رانیون کو کھلائو کیسہ	نہ پایا یہ کھیکھا و لیسہ	دو حصے برابر اوکودیکر	منظور بدل تھی فکر و تیر	اپنے حصوں کو نصف تھی	خود عہد مدعا ہوا اصل	نخل امید مین لگا پھل	وہ ساعت نیک سہ لچنواہ	تھی قدرت خاص جلوہ را		

تھا جلوہ قدرت مجاہد مسل جو مولیٰ جنس اسید سرور باشہ زمانہ دل خوش ہو محل میں لکھی کا آئی خبر خوشی سہ بارہ ہو گل ہوڑا کہ چیں پیدا تایم جشن طرب کیا خوب نظرون میں تھا جگہ کر امت راجہ گرے آپ کے قدم پر حاصل جو ہوا یہ نقد خوش لوشیا کی چین کا وہ گل حاصل ہو جہان میں نام سکھو میں تیسری رانی کو جو دو پور جب صورت حوصلہ جو وہ پڑھنے لگے بید با صد امید	کیونکہ انہوں خوش فکر غالب پڑھنے لگے جنس کے دیوایہ خوش ہو کے لٹا دیا خزانہ سوق ہو دوسری خوشی کا کر لو رخ طفت کا نظارہ تھا ہلبل روح جن پیشیا محبت جو کمال زردا تو تھا شور مبارک و سلاست بجھلاو یا تخت پر چشم پر ہیں آپ بھی قابل پرستش ہو رونق گلشن جزو گل بہتر ہو کہ گویہ رام اوسکو ہوں لچھمن ستر میں خوش ہو خود بام مراد پر چہ وہ علوم ہو زمانے کو سید پڑھنا لکھنا تھا کھانی	وہ ذات کہ فیض بخش دوران فوش اندر تھو رونق جہان اتنے میں خبر اور پائی نخل اسید بار لایا پہلے سو ہی دامن سمتر کا شانہ دل ہو جو آباد جلسہ جو کیا چٹی کا نیاب محفل میں اشبہ دانش گاہ سمن ہوا مبارک امہا حاج ظاہر ہو کی بہتری کا آثار نام و سکے میں بشمار مشہور فرزند دم جو ہو خوش انجام القصد سے جو نکال تھا خور تعلیم کا وقت جبکہ آیا غالب جو ہو علوم و فن پر وہ علم و ہنر کو خود تھو بانی	وہ ذات کہ دستگیر انسان برساتی تھے پھول آسمان آواز طرب محل سے آئی نور نظر او ایک پایا پر نور ہو سکین سمتہ راجہ دست تھو خورم و ش تھے عیش طرب کو جمع اسبہ آپو کی لب فیضیت و جاد پیدا ہو اگر میں وارث تاج لکھ میں ہو جلوہ نر نگار ہر نام ہی نام چشم پر دور اوسکار کھی لچھ بہت نام منظور نظر تھے چارون فرخ استاد قریب اپنے پایا تحسین تھی زبان انجمن پر
---	--	--	--

راجہ دست کے پاس لبو امتر کا آنا اور رام چندر اور لچھمن جی کو لیجانا واسطو
قتل کرنے مارتیج اور سو باہ اور تار کا کے

ہے ذکر جناب رام منظور دینا کے خیال سے بری تھی	نوک خامہ ہی شعلہ نور نور شید سپہر برتری تھی	صحر میں بھی ایک گھر گرامی راچھرا و خیتن راتین ستا	تھا لبو امتر نام نامی جگ کا سامان چھینک جاتا
--	--	--	---

ناریچ و ستباده و تاناکا سب دست ناریچ و ستباده و تاناکا سب جو حکم حضور ہو بجلاؤں	موتے آکر نخل مطلب سنگاسن پاک پر چھایا مین خاک تہ و م پاک چھاؤں	اگر روز سمجھ کے راز پنہان مہمانی کی رسم خوب انداکی رکھہ ہوئے کہ محو رنج و غم ہوں	اپہوئے اودھ میں کہ سنا پھر لوین تقریر مصفا کی کفار سے مال الم ہوں
گرام و لچھن ہوں میری ہمراہ مرضی ہوں تو انکو ساتھیہ مال و زرا کیے تو دیدوں	رفعت ہو تمام رنج باکام جھکو غم سے چاہ دیکھے پرخت جگر سے کب جلا ہوں	ماریں جو وہ کس شون کہ ہوں راجہ ہوئے کہ اس سخن بسخ چھوٹے ہیں ابھی دو ٹوٹا ہوں	ہو دو ویر خزان نہ پوچھیں ہے حکم سر آپ کے سستہ کیا جانیں یہ جنگ آزمائی
اتنے میں لبٹے من بھی آئے دنیا میں ہر اوت قتل کف راجہ نے لہا کہ خیر بہتہ	تقریر پلنے لب پہ لاسے ہو جلوہ نگن یہ رام اوتار جائیں یہ برای سیر بہتہ	محو اکو انھیں روانہ کیجے لفلی کا خیل بھی عبت ہو رخصت ہو پر رسی چا بکا	غفلت اس میں روانہ کیجے تشویش و ملال بھی عبت رام و لچھن ہو رسی روانہ
ہو پوچھو این جب نکو ذات لو لے سری رام کہہ سہی بہتہ		ہوں آپ تو مال عبادت	مین کرتا ہوں جب کی عبادت

شہید سری رام چنڈ و چمن جی بسو امتر چکی اڑنا کا دیو بی کو تیر و سہ وانا



تھی دیونی تار کا جو بدکار	آپو نچی لپک کر برق کو	تیر ایک جو رام نے کیا سر	اوس یونی کا دھن اور پھر
آپو نچا سبہا ہر سیکا	وہ بھی ہوا زندگی سہیزا	مارچ پیر یا شور و شر سے	مار گیا تیر پر پشہر سے
رگہ رام کے لطف ہو کشت	وڑانے لگے کہ آفرین باد	گھر میں او خچر سہیاں بنایا	سب طرز دلاوری سکھایا

سری جانکی جی کا فلور فرما نا وقت قلبہ رانی راجہ جنک کے شہر جنک پور میں

مازہ باغ مخموری ہے	شاخ خامہ ہری بھری ہو	کیا فضل جناب جانکی ہو	اون تازہ کہتھا بیان کی
اک شہر نفیر تھا جنک پور	مغوب زمانہ مخزن نو	راجہ تھا یہاں کا اہل کرام	مشہور زمانہ و شہسنا م
اکوڑ چلا برائو گلاشت	گزار سو و شست گلشن و شست	پیدا تھا نشان خشک سالی	برہم ہوئی غم سے طبع عالی
دیکھا تو زمین کو خشک پایا	چشتوں میں تھاتری کی سائے	بلو اکے سچان عاقل	کہنے لگا حکمران عادل
بارش کا نزول کی ہوتدیرا	مطلب کے حصول کی تہو تہر	ہوئے کہ اگر حضور پر نور	جو تین کہنتوں کو دستور

قلبہ رانی کرنا جنک کا اور جانکی جی کا سیوچ سے نمودار ہو نا



ایانی ابھی آسمان پر سے	کوئی نہ پھر آبِ کر کو تر سے	راجہ بڑا نہکتہ دانی	کی کہیتوں میں کر قلبہ برانی
اک جاپہ زمین سبوتھا	پہنان وہ چین میں شبتھا	راجہ لڑو میں جوئی چلا یا	قدرت نہ شکو فیہ کھدا یا
شوق ہو گیا وہ سب و دین پر	نازل ہوئیں لچھیں میں پر	بب جلوہ روئی پاک دیکھا	دامن ظلمت کا چاکہ دیکھا
تھی پھر پاک میر صفائی	حاصل ہوئی دلکور و شنائی	گشت ہوا جاکئی سو آباد	راجہ کا دل حزن ہوا شاد
راجہ نے سچے دختر خاص	آغوش میں لے لیا باظناک	والین و لٹر کو آئے	نقد امیر ساتھ لائے
حاصل ہوا دلکھ لطف آرام	رکھا دختر کا جاکئی نام	دختر یہ دتا تھی جان داد	دختر سو اور ہر تھی شان داد

راجہ جنک کا قرار دینا شادی جاکئی جی کی اوپر توڑنے دھنک کے اور
 سری راچندر اور لچھن جی اور بسو امتر جی کا تشریف لانا اور خاک قدم
 سے راچندر کے اہلیہ زوجہ گوتم کا جسم سنگین سے مخصوصی پا جانا

سہ رام کا نام راحت انگیز	کیونکہ زبان خامہ تیز	بالغ جو ہو میں جنابی بی	چہکاجت شباب دی بی
راجہ کو جو تخیال شادی	کئے لگا کر میں حال شادی	وقت سابق کا کہہ گتا	طولانی میں ہر فلک تھا
مضبوط تھا سو تھ گرجا	ہر شکل کہاں آسمان تھا	راجہ سوچو کے نیک دستور	یہ عہد کیا جان میں شہر
توڑے جو دھنک کو کوئی نہ	دختر سے وہ میری ہونم آغوش	یہ سنکے خبریت سے دیجاہ	حاکم فرماں روا شہنشاہ
وارد ہو کر جانب جنک پور	سبکو تھی خالشی اپنی منظور	راچھن بھی خبر یہ یاد دوز	شکل انسان بنا کر دوز
مشتاق تھی دیوتا بھی ساری	وہ بھی اوسی سمت کو سارے	راجہ نے عرض لبش کو فر	قائم کی محفل سوا خبر
رام و لچھن نے بھی سنا کر	دلکو ہوئی سیر تازہ کی فکر	دونوں بھائی چلے جد جاہ	بسو امتر آپ کے تھے ہمراہ
آگے جو بڑھے وہ نیک ہونگ	دیکھا افتادہ پارہ سنگ	پتھر پڑی چپاؤ نکلی خاک	پیدا ہوئی اوس کے زانگ
سر پر کپڑا ڈھکی وہاں	آزاد ہوا چین خزان سے	گوتم کی یہ تھی زن اہلیا	پرداغ تھا دامن اہلیا
سل ہو کے سر پر پڑی تھی	سختی اوسے غم سے ہر گھڑی تھا	اپنی جو قدم رام کی خاک	سر پر گئی اب بچا نظر پاک

بسو امتر اور سری رام و لچھن کا صحرا میں جانا اور رام کو خاک قدم سے اہلیا کا جسم ہر گھڑی سے پیرا ہو جانا



آگے جو بڑے خجستہ آہنگ برکات لیا جو آب پُر صفا ہے لنگا کے جو کوئی پاؤں درشن طاہر جو ہوا یہ رام پر راز کی آگے جنک زینتوانی یہ دونوں کون صاحب چاہ بولے میں دو لون نامور ہیں	تھار زینکا چشمہ رنگ بھاگتھی نام آپ کا ہی ہو چشمہ راو او سکی روشن لنگا میں نہاؤ با صد غرا گردن تحظیم کو جب کا فی کس چرخ کہ میں یہ ملو را راجہ دست کہ یہ لیسر میں راہہ نے یہ سکے ذکر حشمت	ایک سے ہو کر رام جو گفتار لنگا ہو انھیں کا نام مشہور داس گرد گتہ سیو ہو جائے پھر و انسے چو بشتادو سو سر پنا جب کا کے پاؤں میں ہیں فرزند میں دونوں کس پر کار محفل کی خبر جو پاکے میں اک باغ دیانی سکونت	فرمائیے نام بحر زخا ر ہو آب میں چنکی جلوة نور ہر نیکی بعد گتہ ہو جائے اگر ہو کر داخل جنک پور بول و ٹھو جنک کہ بند پرو ہیں نور چراغ کسکے گھر کے یہ بھی پڑ سیر آگے ہیں
--	--	---	--

جنک پور کی سیر کو جانا سری را چنڈر اور لکھن جی کا

منظور تھی ان خبر سیرت ان	یوں شاخ قلم ہوئی کل افشان	جب صبح ہوئی جناب لکھن	آئے تیار گتہ سے تازہ لقم
--------------------------	---------------------------	-----------------------	--------------------------

پچھن کو سیر شہر کی چاہ	ایسا سین ہر حکم دانش آگا	وہ بولے کہ اب بھی چو جاوین	اونکو سیر حسین دکن لاکھ
دو نون والے شہر کو سیر	مشتاق تو سب لگانہ وغیر	آیا جو نظر جمال رکھیں	ہر ایک کو تھا خیال رکھیں
تھیں جو تین جا بجا تو رام	باتیں کرتی تھیں ہو کر یام	آئے ہیں او وہ سو دو جو گفام	چھوٹے پچھن میں اور بڑی رام
اک بول اوٹھی نہ تو رام	اس قابل جانکی سری رام	توڑیں جو بدھنک تھا جا	مکھن جو کہ بگوتی سے ہو یا
اک بولی کہ میں نہ نہ کر لکھ	کیونکہ ہو گا یہ کام انجی م	اتھ میں اک اور سکرانی	تقریر زبان پریدانی
کم سن ظاہر میں بالیقیر ہیں	عاقبت فیوش نکتہ میں ہیں	مارا ہو انھیں نچے ناز کا کو	بخشی ہو مکت امانت کو
اتنے میں جو ابو شام کا دوا	دونوں والے ہو کر بصد غم	ہو بچہ مسکن نہ ہو نہ کو نام	دونوں ہو لڑکے کو مکرارام

کہ ہو کر خیال و مبہم ہی	مثل دریا روان قلم ہے	جب صبح ہوئی تو مہر پر نور	انکا مشرق سے حسب ستور
بستر سے جناب رام اوٹھی	باحشت و اقسام اوٹھی	من ہو کر کہ سو یاغ جاو	پھل پھولیں کھیلے لاو
ہو چنے سو باغ تازہ اگر	رام و پچھن قدم بڑھا کر	تھی بہتری جہان کی ہو تو	گوری کی زبان تھی ایک صوت
پو جا کی غرض تو بہر سبب و	تھیں جانکی جی میں ہو جو	ہمہ تھیں سہیلیاں بصد ناز	تھی فات جناب سب میں نواز
دیکھا جو جمال پچھن رام	حیران ہوئی اک کینر گفام	پو بچی سو جانکی وہ لدا	کنے لگی حال سیر گلزار
میں آکر سوچ میں ہو گل	میں رونق گلشن جزو گل	کب طرز وہ قابل بیان ہو	صورت ہو کہ دلکش جہان ہو
تیرا و کمان لیے ہو کر ہیں	صید مطلب کیے ہوئے ہیں	یہ سنکے وہ بولیں کس طرف تیز	کس گوشے میں صاحب چہر ہیں
بولی وہ سہیلی آپ دھرائیں	نظرون میں بھی گل نظر آئیں	آئیں وہ ادھر تو تھی شہناز	دکنائی دیار رخ درخشان
وہ رنگ وہ چہر کی مفاہی	وہ طرز و دشان دلربائی	اک قدرت پاک تھی ہویدا	دل ہو گیا جانکی کاشمیدا
دل رام کے عشق میں چرچا	کرتی تھیں نظارہ رخ رام	کچھ دیر ہی یہ پیش صورت	پھر فکر ہوئی بے ضرورت
دل تمام کو وہ خستہ آئیں	سندرمین کو پرستش آئیں	پو جا میں وہ لاکھ لاکھ تیر	پر دل میں خیال رام پائیں
پیشانی کی دیکھ کر یہ صورت	پیشانی کی دیکھ کر یہ صورت	سندرمین وہ مسکرانی ہو	سندرمین وہ مسکرانی ہو

شہید جانکی حکم مع سہیلیو نگر اور دی جیکی پو جا کرنا اور وہاں سے بامراد پھر ناگھر کی طرف



سیتا بولی دھیمیں ماری ہوئی
 ہو بھیجیہ لگاؤ مسربانی
 سورت بولی اسیا در کیا لو
 آغوش میں نقدہ دلا لو
 یو جاسو دھو کر فارغ آخرا
 گھر اپنی نگین بہ طیب خاطر
 دست بولی ستر جو بابت
 رام دلچسپ بھی گھر سدا
 دہنیش جبک میں سری رام چند را اور لچمن جی کا لشر لیت لانا اور جمع ہونا
 سب دیوتوں کا اور کسی شخص سے نہ ٹوٹنا کمان کا باوجود متواتر زور
 کے اور راجہ رام چندر کے ہاتھ سے ٹوٹنا اوسکا اور برہم ہو کر پر رام
 جی کا آنا اور گفتگو ہونا رام چند را اور لچمن جی سے

ہو رام کا ذکر زیب نامہ	صفحہ پہ گھر و نشان آفا	جب مہ فلک ہوا نمودار	شاہ جنگ آ کی سو دہار
باہم سب کہہ جنگ کاسار	کردی رسم سو آبر آفا	ہونے لگے جمع اہل توفیر	سلطان و امیر نہایت تیر

محفل میں سب اہل جادو آئے تعلیم کی رسم پیش آئی جو توڑے دہنک وہ نامور ہو جب نہ کمان کسی ٹوٹی کرنے لگے زور مل کر باہم شیوہ جی کا دہنک بیگان تھا سیراب تھی کسی اسکو توڑی راہرو گما پھال کیا ہے قسمت توڑ ورون کی ہوئی گر حکم ہوا اسکو توڑ ورون	حکام و وزیر شاہ آئے لی سبکی جنگ زینیشوائی دختر سے ہماری ہم نظر ہو سبک رخ پر ہوائی چھوٹی لیکن نہ قد کمان ہوا ختم مضبوطی میں شہرہ جہاں منہ سے نہ کیوں نہ ہو یہ صورت انفصال کیا ہو دل ٹوٹ گئی کمان نہ ٹوٹی خود حوصلہ سخن نکالو	میں لکھن میں رام دالش گاہ پھر آکے میان محفل خاص یہ سنکے کلام بے بدل سب پھر تو لوگ بادل شاد راہرو بھی آگے منہ کی کمانی شیوہ جی کو سر پہ کمان یہ محفل میں چھچھائی ہوئی قائم اوسی طور پر کمان ہے لکھن سنسنی جو تازہ تقریر وہ بوڑھے کو کیا ہی بیٹھو	یہ بھی ہو چکی بیان لب جادو یوں سب کی کمان براہ خدا کرنے کو زور بر محل سب تھی جنگی دس ہزار تعداد بیجا ہونے کی زور آزمائی مدت کی پری رہی بیان پہ لوگوں کو تھی سخت ہوجا سب قوت زور انگار بولے بھائی سی اور جہانگیر جاسی اور پی جیاسی بیٹھو
--	--	--	--

راجہ رام چند کا دہنک توڑنا اور گلہ نشانی کرنا دیوتاؤں کا اور آنا پر سرام کا



کی ہر توجہ بے حد خوش رنگ نہاتہ اور خوش کام کو فوراً حیوان طبع کو اور خوش ہو کر سیتا کا بونگیا غم دیا تو شیریں جو صاحب جاہ سنتے ہی ذکر حیرت انجام یہ یکے حال اہل دربار ہر کون وہ بد نصیب بد تھی شکی انتقام عیب لکھنے لگا آپ ہوں نہ برہم بولو کہ یہ کیا مضطرب بولو مجھ میں کہ ای پرہرام تو خود وہ کمان ہی گشتہ اچھا ہوا قد غم سے چھوٹی پس کے ہو وہ اور برہم اگر اسکو جو اس جان جو منظر بھٹ مطلب پیر نہ جانے بولو میں نہیں برہن ایسا سر اس ہزاروں تو کا کرتا تھا جو شہنشاہ پس کیا کہ ای پرہرام	چھپرے لڑنے کو فاموش تو وہ کمان جا کو فوراً حیرت سے تھو مر دہ خاموش آپچین جناب ام کر پاس چھپت ہو اور ان کے مثل دیا آپ بونگو اسی بلکہ پرہرام گھبراہٹ سے چھپے بحالت زار تو دسی جسے کمان شہنشاہ برہم وہ جنگ سے بھی ہو تو ذات آپ کی ہر معین عالم جبتک مجرم نون مقابل بجھا اس میں خطا کا کوئی کام تو تو چھوٹی پڑی تھی تہ بیکار تھی حیر تو تو چھوٹی ہوئے کہ نہیں ہیں حیر برہم ہو یا اور ہی تانہ سو دور دنیا بھی نہ نظر کو آگے استغاثہ تہ تہی لپس ایسا زخون کو دہن تہر جائے کاتے ہیں ہمسرا بولے ہاتھ وینا میں تو خوب لکھا نام	من اتھ میں بولے پرہرام نعل مجھ کا نیا نعل فلک سب تو تاک کے آفرین باد با صد اعزاز و فخر و اقبال جب توڑ چکے دھنک سر رام برہم ہوئے غیظ و غضب بولو اور تھو کر کے یوں نہ محفل سے نکلے پاس کر ابو اتھ میں تہ میر لو کہلایے دم وعدہ کا طور سکریہ کلام رام و لچھن اس میں نہ شکایت تنگ بھائی تو چھو احوال کو جا پھر آپ عبت میں حیرت ہو رام کو کچھ اب بھی منظر لچھن کے کما کہ ہم کمان تہ یہ سنکے کلام حیرت انجام دیکھو میری پاس وہ تہری سر کش ہو کر لپٹ اسی تہری میں دشمن قوم چہتری ہوں جو کہ کیا آپ نے عیان ہو	تاخیر کا اب نہیں بیان کام غلطان ہو کر اہل غم سر خاک برساتی تھی پھول بادل شانہ پھولوں کی پھاوی لگا لچھن آواز دہو ایشہ تر عام تھے مال جو رقم سب سے توڑا ہی دھنک کستے بیہات منہ تو اپنا ذرا دکھائے اگر ہو آپ اب بغل لپس واجب نہیں فکر غم جو انگے ہوئے اور کھانہ گن توڑا نہ یہ رام نے دھنک تہ خود ٹوٹ گئی سہارا پا کر ہر گرسن کو لی جای اغاض کھوٹی مہو کی سب میں تو تہر لکھیں جناب اپنی فریاد جھٹلے پر اور بھی پرہرام تیزی میں جو شل شہنشاہ مشکل ہوئی ہا بڑی تہر سے سر پایا نام آوری ہوں مطلق نہیں جاہت بیان جو
---	---	---	---

یہ سنکے نرپ کو غل مچا کے گستاخیان کر رہا ہوں تم سے سہرا سکا تر سو کاٹ لیتا کیا آپ میں آپ کا تر کیا ایرام ہو کیسا تیرا بھائی بس آپ ہی کی خطا ہو ساری لچمن کی خطا ہو مجھ پر چھوٹوں سپہ لطف ہی سنا ہو آپ کی ذات فخر عالم ہو پوچھو مطلب کو آخر کار سمی وہ کمان جو شل دان غصہ گھٹا ٹھیک ہو گو ہوش برجاء ہو ہو حواس محفل والس گہو آگے جان سے	ماور کو بھی گنیاہ مارا لچمن کو ہوا خیال کیا ہو ورنہ کر تائیں اسکو رنجور بولے ہو زبان میں صفا بولے لچمن ہو سخت میک مجھ سے لڑتا ہو سواٹھا کر انصاف کا طرز ہو یہ عجوب جسکی ہو خطا معاف ہو واجب نہیں دلیں خوشی کچھ ہوش میں آگے پر سرام جب میں کہ ہمارا رفع شک اب کچھ نہیں ذکر جنگ کا رخصت ہو ورنہ نیک من رام لچمن ہی دیکھو	طاقت ہو جهان میں اشکارا وکیو تو جنگ یہ حال کیا ہو من کا ہر فیض خطا میں منظور لچمن کو ہنسی پھر اور آئی اسپر ہوئے اور بھی غضبناک یہ آپ ہی کا اشارہ پا کر بولے رگستاہ کیوں نہ خوب بہتر ہو کہ دلو صاف کیجے ہیں آپ پر ہمیں اسوختی یہ سنکے کلام راحت انجام دی اپنی کمان کما جھکا دو سمجھے کہ ہو اہرام اوتار چھو کر قدم جناب رکھیں
---	---	---

راجہ جنگ کا راجہ دست کو مشعر ایفاے شکستگی کمان و تقرر شادی

مسرت عنوان نامہ لکھنا اور راجہ دست کا مع سامان برات داخل جنگ پور

ہونا اور چاروں بیٹوں کا پیادہ کر کے رونق افزا اور جو دھیا ہو چنانا

شادی جناب رام کا حال مسرت ورتھاراجہ جنگ پور ای صاحب چار و شان اقبال	ہو رونق افزا چشم اقبال تھی شادی وقت اس منظور دایم رہو تازہ باغ اقبال	ہو مخزن لطف استان یہ بلو اکو شیر نیک تدبیر بعد اطہار انکاری	اسی خامہ ادب کے بیان دست کو کیا یہ نامہ تحریر یوں چشمہ مدعا ہو جاری
---	--	---	---

توراجو رام فرود سنگھ کو	حیرت چلی دیدہ فلک کو	ناکام بہت پر کمان	نہ تیار ہو سکے ہو سنگھار
پورا جو ہوا وہ عہد مشکل	دلکو جو خوشی کمال حاصل	جیتا جو رام نے وہ پالا	ہو سب کرم جناب والا
تھا عہد کہ جو کمان کچھ توڑی	وہ امن نہ وہ جاگتی کاچھوڑی	شادی ہوا اسی سی جاگتی	برا کر مراد اپنے جی کی
القصد میں طالب ضابطہ	مشتاق حصول مدعا ہوں	شکل راحت دکھائی آپ	عجبت سے برات لائی آپ
شادی کی پر رسم دل منظر	جلد آپ ہوں داخل نیکو	قائم رہے ولین پائے حفر	منظور ہو التماس احقر
القصد یہ لیکے نامہ قاصد	پوچھا جا کر لصد مقاصد	راجہ کی بلا کے نامہ بر کو	دیکھا تحریر پر گہر کو
پر ہر مگر مضمون کو زور نہ	راحت سے ہو کمال خورد	یہ مزور دلکش جو آیا	راجہ نے سبھوں کو خط پایا
ہوئی لگی فکر رسم شادی	ہر ایک نے شوق زد عادی	آباد رہے مکان دولت	قائم رہے غرض شان دولت
پوچھی جو خبر میان دربار	بول اوٹھی ملازمان دربار	راحت کا پیام ہو مبارک	یہ شادی رام ہو مبارک
راجہ نے لصد وقار و توقیر	قاصد کو دیا جواب تحریر	قاصد تو اوڑھ ہوا روانہ	بائیں شاہ اوڑھ کر چاچا نہ
ہر ایک کو جشن کی خبر دی	شادی کی منادی کو پی	شادی کو کڑی فراہم اسباب	بلو اسے بحر زور و موت اجاب
سر دار و قاشق آرائے	ہر ملک کے تاجدار آئے	ہر سو متحارب کا کارخانہ	بجھا تھا محل میں شادیاں
کچھ لسی محل میں جھگی ہو	سب خوش ہو جان پڑھو	تھا لطف جو بر محل میں	تھا عقد و لطف حل محل میں
سب چور پڑھو فرام	دعوت کا تھا خوب ساز با	تھی جدوہ نرا جو محل عام	تھا محل خوری دل عام
تھی ساعت نیک راحت نہ	بہتر تھی روانگی اسی روز	باصدا ملاز کا نگاری	دست کی بڑھی چلی سواری
انتہا جمع خاص عام ہمارا	اختر تھے شمار حلقہ ماہ	بہر تہرہ مسترین فاکا	تھی قبل فلک چشم پہ سوار
ہر سو رونق تھی آشکارا	تو تھم پیشیت جلوہ آرا	عظمت سے روانہ تھی سواری	ہمراہ تھی شہر فوج ساری
جند پر جہل و خوشنما	گردن پر وہ صورت ہوا	القصد جناب کی سواری	قرب شہر جنگ سدھاری
سنگھ خیر خستہ بنیاد	دل سے ہوا راجہ نیک نادر	قائم جو تھی صورت صفائی	کی آپ نے فکر پیشوائی
اہل دربار و دوست و احباب	سیچے پر بندگی و اداس	سنگھ احوال آمد مہام	اگر بے شہ سے لچر مہام
پا یوس پر ہو کر وہ دنوں	منظر نظر ہو کر وہ دنوں	کی وجہ بدرجہ سبکی تنظیم	ختم مثل کمان تھا فوق تسلیم

راجہ دست کام بشت من اور سبہ امتز اور سبہ جون کرات لیجا نا



دو گھوڑوں کا بربق کردار	دو لون کو کیا پیرا سوار	لبو اتر تر مانہ آگاہ	اگر وہین ملے سر راہ
راجہ سو ڈھبہا کر کہہ جی	چو آنکھوں پای کہہ جی	ساتھ اوندکولیا بغز و غراز	سبھا سہین اونھیں سرفراز
آخر کو برات حسب دستور	اگر ہوئی داخل جنگ پور	کی شاہ جنگ زیندہ نواں	گردن با صد ادب جہکائی
پہونچی جو برات وہ مکان پر	تھا جلوہ نور آسمان پر	وہ عالم روشنی شب تھا	دن کو بھی نہ یورایا ساکب تھا
یا جون کی گئی فلک آواز	باہم ہر ساز ڈکھیا ساز	تھے راجہ جنگ کمال مضر	کرتے تھو ادا خوشیکہ دستور
کیا بات تھی وقت پھنکا کی	درواز کی رسم ہی ادا کی	بعد اسکے جنگ نے با صدا ب	رہنے کو دیا مکان نایاب
اوتری جہ برات اوسکے غیر	اپہونچی بہار بوستان میں	راجہ ذرا دیکھتہ دانی	حسب دستور خندانانی
مہمانوں کی خوب عورتیں کین	ہر ایک کی دلے غتین کین	بعد اسکے وزیر صاحب غور	بھیجا سمدھی کو پاس فی الفور
مطلب تھا ادا ہو سہاؤ	ساعت چپی تھی تیغ تھا بہتر	وسرے لکھا کہ دلے منظور	ہم آئی ابھی میں حسب دستور
نتی صورت بہتری نظیرین	داخل ہوئی سبک دگر میں	با صد طرز خوش التفاتی	جا پہنچے جنگ کو گہر براتی
پاک خیر نشان ہی ہو د	اگر ہوئی دیوتا بھی موجود	سنگا درج ویش دشنہو	سب پہونچی خمین میں صورت
گنہ گنہ مرپ ایشراسب	اپہونچی وہین پہر بلا ب	مہروہ اور سب ستاری	تھے جلوہ فگن خوشیکہ مارے
ہاں نور کو لہو جناب کہیں	بھیجے با صد جلال تو قیر	سیتا کو اوسیکہ جٹا کر	کی رسم ادا مسد ادا پا کر
برہما کو جو خوبائی کی میدی	رخصت ہوئی دلے نا امیدی	گنگا پے گنہ وہاں بہرہ جو	تہا پس نگاہ ساز ہی ہو د
پو جا کو لیے بصد عقیدت	موجود تھے گورا اور گنیت	پوری جو ہوئی وہ رسم شادی	خوش ہو کر ملنے لڑ عادی
خوش و دلہا دوسرے چچا نہیں	تازہ رہن گل یہ بوستانین	تھی شاہ جنگ کی دختر اک اور	لچھن سے اوسکو بیاہ فی الفور
کرتب تھا ایک شہم کلہائی	منظور تھی صورت صفائی	گھر میں دواوسکی لڑکیاں	نور نظر دل جوان تھیں
تھے تشریف اور بہت سرفراز	دونوں کو بیاہا با صد غراز	لبجی رون کی ہو چکی شادی	معدوم تھا ذکر نامرادی
ہوئے یہ لبت شادی جنگ سے	تقریبہ اگر کی جنگ سے	اب ہونگے روانہ راجہ دشر	رخصت فرمایا میں خود بدولت
ہوئے راجہ کہ جو رصف ہو	خادم کی وہی خوشی جو چاہو	منون کر مجھے سبایا	رتبہ سر اعترش پر چڑھایا
رخصت کر لے نہیں کہہ لکھار	راہی میں ہوں وہ اگر تیار	ہونے لگی رخصت پووانی	تا صد مہ فرقت ہووانی

نالان جو سوا دل جزو گل راحت ہوئی شاد بخور کو آپو نچی اودھ میں جب سواری کیونکر نول دلسے رائیاں شاد	رونی کا محل میں چکیا نعل والس وہ چلی برات گھر کو سبکی ہوئی در عابری چارون ہون سگرتا	دیکر شہر و جہیز و اسباب ہتا جلوہ اختیار شادی ایجا کے محل میں جانکی کو ہتا شاہدہ عاغل میں	رخصت کی دخت ہو کر تیار سمراہ تھا جلوہ ساز شادی دکھلایا جمال رو دیں کو تھی اکت و خوری محل میں
--	--	---	---

شروع اچودھیا کا ندر راجہ دست کا راجہ راجچند کی واسطے سلطنت اودھ
تجویز فرما نا اور رانی کی کمی کے سبب سے بن باس ہونا راجہ رام چندر کا

ہو کر مصروف یاد رکھتے راحت میں جو موقع الم ہو نارواک وزا کے پونچے مثل گل تراودھ میں ہونے بگڑی جاتی ہر حالت دھڑ فرمایا کہ انتظا م ہوگا ابا وریلسم تازہ سینے آئینہ منکا کو دیکھی صورت دریا و شب غشک پایا بہتر ہی کہ اب سری رام فرمایا بشت و جہیز حال طریا کہ گل ہو شفق رام دنیا میں خبر ہوئی یہ مشہور اکتے تو کہ رام گر کرین راج	کرتا ہر قلم یہ حال تحریر دل کیوں نہ غرق ہر غم گلازا اودھ میں جا کر پونچے قول کہن آپ اپنا ہونے راجہ میں تمام مائل ہر منظور فادہ عام ہوگا واسن میں گل سحر چھینے چائی دل صاف پر کدورت دل صورت حوصلہ گشتا خود راج کیا کرین بارام وہ بھی ہو کہ امی خوش اقبال روشن ملک وہ کا بنام کل ہوگا ادا ملک دستور راجہ کی دیکھتے ہو کہ تاراج	مشہور ہر گردش زمانہ جب ہی ہوئی شادی سری ام اگر سری رام کی بات جس واسطے آپ میں ہنودار بے آپ کے کسطح وہ ہونے نار و جہیز قدوم رکھتے ہر راجہ دست جو ان بخت ہتا آگے نشان نامیدی بولے رخصت ہر زندگانی ہیں لائق حکمرانی خسلق بہتر تو کہ رام ہی کرین راج ہر ترشہ کا شکا لیا جہل سامان طرب بیان پاتھے ہلو کہ جناب سرستی کو	ہر خوف ہی اسکا کارخانہ ہتا پرغ کو اپنے کام سو کام خود آپ میں صاحب کرامات کچھ اسکی ہی فکر و وفکار میں بادہ کشی ہی بدست اوٹھے والے جلے گھر اک روز تو جلوہ گر سخت باتوں میں نظر ہی سنجیدہ باقی نہیں لطف حکمرانی منظور ہی مہربانی خلق قابل ایسکے میں مہراج یکجا کی خوب بھول دھول وان مائل بیخ دیوتا ہو ظاہر کیا حال بیسی کو
---	---	--	--

تیر کوئی نکالے آپ	کل سرم ملک کوٹا لے آپ	ایتر ہوا دودھ کا کار خانیہ	بن س کورام چوڑا نہ
سکر یہ کلام سستی سنے	سوچو داکست کی کچھ قریبے	باغ مطلب کو دیکھ پیلو	جا پینچیں اووہ میں صوڑیو
لوٹڑی تھی جو ایک کیلکی کی	تھی دل سے نہ آشنا کیلکی	مشہور تھا اوسکا منتھرا نام	ہر کام میں اپنے تھی وہ خود کام
منظور تھی فکر تازہ کوئی	عقل اسکی سستی نہ کوئی	نکلی وہ محل سے سو بازار	ظاہر ہوا اوسپہ حال بار بار
سبھی کہ حکم شاہ والا	ہے قشقہ آرام ہون والا	رانی کی پاس آکے بولی	تم تو ہو عجب طرح کی بھولی
لیں ہم تو تاج حکمرانی	حاصل ہو بہرت کو سرگرائی	سکر یہ کلام اوسکارانی	بولیں کہ یہ کیا سو بدگمانی
ہیں ہم آرام و بہرت عزیز و لون	ہیں اہل فن و تمیز و لون	الفت ہو جیسا یوں میں قائم	ہر جگہ اوسیں بھٹکے نام
بہتر ہو جو رام حکمران ہوں	آثار سپہ دل عیان ہوں	یہ سنکے وہ بولی منتھرا پھر	تقریر کو زور یوں دیا پھر
میں نے جو کہا پڑا نہ مانو	کیا بات ہے سوچو چھو جانو	جھکو تو ہو کام بیکسی سے	میر کیا فائدہ کسی سے
جو چاہے سو پائے حکمرانی	لوٹڑی سے کہی نہ کوئی لانی	جو میری سچے میں تہا بتایا	آئینہ مدعا دکھایا
بہائی سانہیں ہر کوئی دشمن	زائل ہو اسی سے قوت تن	آمادہ دشمنی جو ہو جاے	پہر نقد جواس ہوش کو جا
جب رام کا خود جلال ہوگا	بہائی کا نہ کچھ خیال ہوگا	سکر بند کفینہ جاہل	رانی کا بھی صاف پہر گیا دل
دل اونکا جو ہو چکا تھاریک	سجھیں کہ یہ بات تو گھٹی ٹیک	پھر بولی کینہ اسی خوش اطوار	ہو آپ کا شاہ خود وفادار
دو قول جو شاہ نے کہے تھے	ایک کے بھی وعدہ کر دی تھی	اونسے کہیے کہ اسی مہاراج	وہ وعدہ تو پور کیجیے آج
یعنی رگستاہ جا لیں بن میں	سلطان وہ بہر ہوں انجمن میں	رانی ذیہ سنکے اوسکی تقریر	صورت کو بنایا اپنی دلگیر
بالوں کو وبال دوش کر کر	مضطرب ہوئی آہ سرد بہر کے	کہا نا پینا تمام چھوڑا	راحت کا سب انتظام چھوڑا
راجہ راجہ حال زار دیکھ	رانی کو پراغتشار دیکھا	بولے کہ یہ کیا ہو حال نازک	برہم ہو کیوں خیال نازک
مجھ کو بھی آہم کی قسم ہے	فکر آپ کی دل سے دمید ہو	جو مجھ سے طلب کہ میں لاؤں	جو چیز کہو ابھی منگا دوں
رانی کی کہانہ اسی مہاراج	وہ وعدہ تو توں نے کر مولا	بیچو سری رام کو سو دشت	ہوں چودہ برسہ محو گلشت
مجاہد بہرت کو آپکارا ج	خواہش ہے میری مہاراج	یہ سنکے کلام اوٹ گیا ہوش	شعلیں ہوا راجہ وفادار ہوش
رور و کر کہا کہ تھے یہ بات	بیجا یہ زبان ہو کہی بات	رگستاہ کو راج کی نہیں جاہ	ذات اونکی ہو خود فضیلت آگاہ

کس شو کے جانیں ہیں محتاج پہر کی کمی بولی اور شہنشاہ مردن کی ہر ایک بات شور بیہوش ہو کر زمین پر	وہ چاہیں تو بخشیں اور کوئی پہر تانیں عہد کو کوئی آہ پہر کیا ہو تامل اس میں منظور تر ہو گیا اشک تر ہو بستر	وینا ہر بہت کو راج منظور جواب کی وہ کرد گمانی دست ہو دست چین جب صبح ہوئی تو ہر چکا	پر رام نہوں نگاہ سے دور بیان شکنی میں کیا صفائی تو کردہ خویش سے پشیمان سامان تہا پیش در و غم کا
دور بار پڑا ہوا تھالی تہا دامن عقل و آرزو چاک کیا حال ہو دکھو فکر کیا جو کی اور سنہ خبر تو انکو رام	تو مائل غم جناب عالی راجہ دست پڑی تو غمناک یہ درد تعب کا ذکر کیا جو دیکھا تو بدتر ہو خواہ ام	کلفت تھی میان محفل علم دیکھا جویشٹ نہ احوال ہو کہ جناب ام آئیں کی عرض ہے حال کتہہ دیا	مسدود تھی ہر قسم قشقہ رام کتنے لگے اس شہ خوش اقبال آنکھیں آرام جہت پائین ہر آج نصیب شہنشاہ کیا
سہر کشت سے جو رنج ہو دست دست کو دلیں جو شایا	جا کر او سکوا ہی کروں بستر آغوش میں رام کو بٹھایا	مجھ کو کہیں تخت تاج و کام بول و گفتو میں یہ کیسی خود	ہر ایک کی بندگی میں آرام تقریر پر ہلال کی خود

رام چند راو لہمن اور جانکی جیکا رخصت ہو نا جنگل کو اور تیا ہونا راجہ دست کا



<p>ایں رام جو اپنا نام چاہو بولے سریرام خیر بہتر اتوں میں مہکے ہیں مہکے یا غل جا پہنچیں اور سب سائیں کو گوہی بولیں بجال غمناک تھکو جو بحث خیال صحرا حرات کی لگی نازک جہان سے پہلو بولیں وہ بگوتی آبد غم از وہ جو وی عیض و ویندار خدمت کروں جہان واسو دایم پہنچ دست کو ہی جنب یہ صحرا کا کہی نہ قصد کرنا صحرا کی طرف ہویں سب گام پیش پیرا گو کہ عجمت بہائی جو وہ کیا جو وقت راجہ دست یہ سننے گفت پہلیس چمن دکھ سنا راون کو جو سرور گریہ تاج القصہ دھر سفر کی تھی بات قرب آپ کو خاص عام کر نام تھی تی تاو اسی چپالی</p>	<p>عمر شاہ جہان نہا ہو منظور رہیں کی سپر تر منعم ہو اول جزو گل بولیں بصدراں و صوا خا صحر کجای رخ پاک ہی قابل غور حال صحرا تاپ کسل سفر گمان جو فرمانا ہو آپ کا مقدم شوہر کا نہ سارنہ چو کرنا میرا ہی اعتبار قائم صحرا سے الم نہا ہو گرتو تکلیف سفر سے دل میں نا منظور رہی رفاقت نام بولے کہ جو مجھ کو فکر خدمت سو بہائی کی دلہی غافل روئی چلائے بادل زار واپس کچھ روزوں بعد لانا بولا گہر کو کیا ہوا آج تہا موقع رنج و فکر مہلت رونے لگا تھک ترساکر گلشن میں جگہ بزم ان پانی</p>	<p>تم تو سو دشت ہو روانہ رگنا تہ پیر کی پانون جو کر سیتا تہ ہی جب خبر نہ پائی کر میں ہی اجازت آپ کی پائی قالب کی ہمارے جان جو تم تکلیفوں کا زور سنا ہو فرق آئے نہ تھکا خاندان میں پر غور تو کیجیے رآ آب پلوں سے میں جہاں رون کر راحت ہو مجھے اسمیں ہر دم بولو اے تھو کو کی یہ تقریر سمجھا تر ہے وہ لاکھ دانا کچھیں ہو کر جو رنج جانکاہ بہائی کچھ ہو سو براہ واجب ہے مجھے بھی ای نگو نام بول و تھو سیتا ہی بصد غم دروازہ تو نکلیے جب نگو داتا اٹا رنگوں بد میں پیدا رام و سری جانکی دلچسپ رسم تھا اودہ کا کارخانہ رنگس حیران تھی ہو کی غمناک تھو امن گل ہلال ہو چاک</p>	<p>ہو جائیں بہت شہ زمانہ رخصت ہوئی پاس گفتگو کر فرقت سریرام کی نہ بہائی ہماری میں دشت کو چلی جان اگرا راودہ کی شان جو تم پانی ہمت کا تھا سنا ہے ہری میں آپ اسی نکالین افتا ہے ہمارا مدعا آپ راحت و شائق چمن کو تعظیم کو اپنا سرور خم سو تم تو نہ رنج و غم و دلیر لیکن سیتا کچھ نہانا بولے کہ چلو نکالیں ہی ہر دم وقت بازو برادر جا کر رون بن میں خدمت تو جا ہمارا انکے باہم نکالیں ہوئی طرف تر با کچھ صورت رہیم ہے ہویدا تھو دشت کو قدر غمناک جو اول زمانہ تھو امن گل ہلال ہو چاک</p>
---	---	---	---

سنبیل و لجا کو بال ساری چتے ملتے تہو دستا فوس خوار و ن کا دل بہر ہوتا ہزار ہجوم مرد و زن تھا تم کیوں ہو بیان ہاں ہمارا باقی جو ہر یار و صحبت یار کچھ غم نگر و وطن کو جاؤ نظرون میں تھی شکل سحر دکھلائی گرم سوز و خاص	اوجھن میں پٹا تھا غم کا کیا رونق باغ پر چریاں ہر چہرہ آب رو رہا تھا اک مجمع عام حلقہ زن تھا کیوں سہتے ہو دل پہ بچ کا پیرا کے ملتے آخہ کار لطف سیر و چین اٹھاؤ سبک تہو محو و زاری غفلت میں ہو کر سب اٹھا دھونڈھانہ کہیں بہرام پائے	ہر نخل جو یاس میں کھڑا تھا تہی پیش جو خشک فرقہ گل القصد دل جہاں تھا غنا شب کو ہم اجب تھو آرام واجب نہیں جوڑنا وطن کا خجل سے چودہ سال کو لہر یہ سنکے کلام درد آمیز جب کیا یہ رام فریقا یہ جانب میر پور پونچے ناچار گھروں کو واپس لڑے	سبز بخش کھا کر پڑا تھا نا کر کی تھی دسے بیس حیرت میں تھے شہین فلاح بولے لوگوں کو دیکھ کر رام گمراہ ہو بلبل چین کا پھر بلبل کے ہم ہو قلعہ سعد خوب آتش جو شہنشاہی تیز مشکل ہو المیہ انکا جینا وہ اٹھ کے قریب در پونچے
--	--	--	---

آنا نکھاد مردم صحرائی کا راجہ رام چندر کے پاس اور راہ بتانا جنگل کی
اور رخصت کرنا سمیت وزیر کو اور تشریف لانا راجہ رام چندر کا چتر کوت
پر بعد ملاقات رکھیشرون کے

دکھو ہو جناب رام کی یاد لیکھو وہ عزیز واقربا ساتھ تھا ساتھ سمیت نیک انجام کیا فائدہ رنج و غم اوٹھانا فرمایا تاشہ ز ساتھ رہنا تم جاؤ اود کو باغ و یاس سجھا کو سجھا کر باصدا صرا	کا شائد مدعا ہو آباد اگر ہو اجنبی سا رہ گناہ کہنے لگا اوس کیوں سر رام تم خود ہی سجھو لو گروانا پیر واپسی اود کو کہت تسکین دو جاگشاہ کیا رخصت کیا اوس کو آؤ کار	تھا ایک نکھاد مرد دانا رستوں سے خواگاہی تھی تم ملک اود کو اپنے چاہا وہ بولا نہیں کہ یہ نہیں چاہا یہ سنکے وہ بول ڈھونڈھو لے آؤ سو کہ وقت پیکر یاں رام زہری صو پیکر	اوس مفاہول رام جانا دکھلائی تمام راہ منزل اس منزل پر المیہ سب جاؤ اگر تہوں میں حکم شہ کی تعمیل بیکار ہو کر درد جانکا ہم آئیں گے خود ہی سر سجھا کر تھی زینت جسم نرم و پوشاک
--	--	---	--

فکر ظاہر سہ دل کیا پاک	چہ کر چہ چوسہ سر بل خاک	تھا شعلہ نور روتا بان	انغمیہ لباس سبھی شان
مسرور کیا برتنوں کو	اشٹان کیا بطر زین کو	آپہو قریب ساحل گنگ	العقدہ وہ تینوں نیک رنگ
پتہ اور تاج کہا کد تھو کر	ہر ایک پاؤں سے زمین ڈر	یہ بات زبان پہ لایا ملاح	کی ناو طلب تو آیا ملاح
کشتی کا نووہی کہیں مال	پر جائی حوایج باقی اقبال	پتہ راہی اور چکاہر تر	لوگوں کی یہ بات ہم سے
کرون کچھ استخوان میں بار	بہتر نہ کہہ دو کہ پاتھار تر	فاقولت سے ہو پست آرزو مند	کشتی ٹوڑ تو رزق ہو بند
	آسودہ کمال میں ہو لو	رگھو نے کہا کہ پاؤں ہو لو	

سری راجپند کے پاؤں دھو ملاح کا اور کشتی پر سوار کرنا



دیکھا سینے جمال منزل	کشتی پر چنچنی قرب ساحل	کشتی یہ کیا خوشی سوار	ملاح کی دھو کہ پاؤں سردار
صدق دے سی دعا کی	پوجا گنگا کی بر ملا کی	سینا ڈاؤں کیا بصد خوش	کشتی سر جو اتر صا بوش
ہوگی غم سخت سیر ملی	ساحل پر دین تدا کیا کی	ہم آپ کی دے لو گھلایز	جب آہم دلچسپ اودہ کو جان

تو جودہ فگن ہرچ ہر دوڑا	صدق دل پاک سونا کے	تیرینی پہ دانستے تینوں آری
جب صبح کو نکلا شاہ خاور	سو کر آرم سے شب ب	مسکن پہ زمین کو دگر
رکھ بول کر اب میں سر رام	ہونچ سو کر ایک شان	رخت جو کیا نکلا دگر
تقریب کو جا کر دلا شہ	وہ قابل سیر لیک ان	اک کوہ چوچر کو تین ہر
کی رام دجا کر کوہ کی سیر	دہرا لنگھا کا ہی روان	جمع ہی کر شیر و نیاں
منظور نگاہ پرینا تھا	دیکھتا تو مقام دلا شہ	

سمت کا اودہ میں واپس آنا اور راجہ دستر کا حکایت سرون کو شلیا سے کہنا اور رام و لچمن کے فراق میں جان نیا اور سرت اور ستر میں جیکنا نامالے آنا

ہونچا جاکر سو شہ پاک	آیا جو سمت اودہ غمناک	یون لوگ قلم ہر پرستار	ہر رام کا فضل شامل حال
رخت کیا چکو چار ناچار	رام آکر نہ ساندہ سیرنا	کی عرض میں غالی دلیا	سب قصہ درد و غم سنایا
رور کو سنایا قصہ یاس	کو شلیا کو بلایا یاس	صورت تہی نہ صبر کی سرت	یہ ذکر سنا تو دل ہوا سرت
میں چشمہ تر کر قرب آیا	جب مہر ز اپنا منہ چھپایا	مشغول تھا سیر چمن ہیز	بو کر کہ میں ایک دن تھا بیز
اک تیر لیک کر میں زمارا	تھا وہم شکار آشتکارا	صورت حیرت کی پیش آئی	پانی تو صدائے تازہ پائی
نقشہ اس کا نگہ چکاتا	تیرا سپہ مر اجو چکاتا	تھا آدمی ایکش کی جور	دیکھا جو قریب کی الفور
اندھ پرکھ دن کو سیمان میں	مان باپ کی جو ناواں تھا	کیون مجھ کو کیا ہو محو آزار	بولا سرون کہ امی جہاندار
پلو تو پانی باپ مان کو	اب چھوڑ کے تم چلا کو	تہی پانی کی فکر اونکو امی تہ	بہنگی پہ بھا کر کتابوں ساتھ
جا کر سنجالی ہوئی آب	میں ہی میں ہو کر مینا	دنیا سو اوشا بھالت نزار	یہ کہ کو وہ سرون نکو کار
	بوڑیوں اشک تر بار	وہ دونوں صدائے غریبا کر	

سروں کا مان باپ کو بھا کر پانی لینے آنا اور راجہ دستر کو تیر سے جان دینا



<p>رو کر قد خون پر سہج کیا لخت دلبہر چہر ایا تو نے ہر پیش وہ کلفت نہانی دیوار پر دیہ صف بھرتی پیش آئی یہ شکل تعجب کر آتار تو حشر کے نمودار فرمان لگے وہ پہر و فاکوش کت تک ہو غم شہ زمانہ نانا کو بیان تو شاد و خرسند تہا سبزہ صفت نہ پامال</p>	<p>مین ز سب حال غم سنایا جسطح ہمیں ستایا تو نے القصد یہ دیکھو گرج رانی حشر کی نگاہیں ہر طرف کین غل چکیا کیا یہا غصہ بیکر رو کر چلا کر اہل دربار دی سکو نشی از رہ ہوش دنیا کا ہی جو کارخانہ ہیرت اور وہ شہر نہ خروند دیکھا تو بیان تھا اور ہی حال</p>	<p>ہر دم ہر مہین خیال سروں دی جان یہ کیسے گلہ آد نشویش و اہم کہاں ہوش مطلق منیر جان نہ کو آرام چوڑا وہیں غمتے قاتل پاک تھیں نائل نہ خمر گراہ آپو کی نشست سو کر دربار کیا فائدہ دیکھو اور جوہر بیکار ہیا رسال دسین ہر آپو کی اودہ میں بادل</p>	<p>تم کون ہو کیا ہر حال سروں اون دونوں دُنشکے جان چاہو مجبوری ہی مال ہو پیش ہر صدہ فرقت سہری رام حالت وہ جو ہو چکی تھی غمناک لو تشکیا کیسے ستم سہرا سکر احوال رقت آشکار واجب ہے کہ سب ہوں نائل صبر منا سکو ہی ایک دن ہے وان ہو چکی جز تو وہ لالہ</p>
--	--	---	--

سیتا تھیں رام تو نہ لھیں یہ بولیں عیان ہر نقص تقدیر راجہ کو تہا رنج فرقت رام بولیہ شبست اول سے آکر	گھما کر چہرے چاک لاسن پاک حکم شہر ہنس نگیر دی جان اسی ہو چکا کا اس صاحب دانش خرد ور	مخوغم ہو گوجی سے پوچھا جھنگل کو گئے سو گریں گناہ یہ حال سنا تو ہوش تو گم عقلا سی زمانہ وقت مشکل	احوال یک کیلی سی پوچھا لچھن اور جانکی ہی مہارت بجر غم کا ہوا کرتے نہیں یا پنا منہ پر
جز صبر دوا ہی رنج کیا ہے کوئی نہ رہ عدم سے پلٹ روغن میں جو نقش راجہ سرت رور و کر ماسم اگن دواہ	کیا روزی لطف مدعا کیونکہ دستور خلق ملتا رکھی تھی بصورت امانت سر جو یہ ادا کئے گو آہ	لاکھوں عاقل گزر چکے ہیں بہتر تو ہی کہ نکتہ آگاہ وہ حکم شبست میں جو پایا جب ختم ہوئی وہ رسم ماتم	پیدا ہو ہو کر مر چکے ہیں ہو فکر ادا رسم جانکاہ لاشا با صدارم اوٹھا یا ہوئی لگا کارو بار عالم
فرمایا شبست نے بہت سے بہتر تو کہ ملک کی خبہ ہو یہ سنکے وہ بول اوٹھو جو ان تاوی ہی آرزو ہو صبرا	موصوف ہو تم ہر اک صفت اس تخت اودہ کا تلخ سرلو مطلق نہیں دلکو خواہش تخت کل صبح کو جائیں ہو صحر	سب دور کرو خیال ماضی اب راج کرو بصدر عنایت کیا لطف کہ رام تو ہو یں میں منت کریں ام کو ٹالائیں	ہر خواب خیال حال ماضی تکلیف ہی ملک کو نہایت ہم ہو پیرا کرین حین میں روٹھو جو اگر ہوں مہنا لائیں

جانا بھرت اور سترہن کا مع مادران و عزیز واقارب کو واسطے لائے راجہ
رام چند رکے اور نہ آنا اولکا اور سلطنت اودہ کرنا سترہن کا اور بیٹھنا
بہت جی کا گوشہ میں ریاضت کی واسطے

ہر خامہ دوزبان گسہ ریز ہم دتی عزیز و یار و غمخوار بہر دیدار لچھن و رام تھا دلکو خیال روی رگبیر	منظوم ہر ذکر حیرت انگیز تی ساتھ تمام فوج جبار تو بن کو شبست ہی سدا گم وہ ہی چلو ساتھ ہو کر دلگیر	تو بہت اور سترہن کا کار تینوں سہراہ راہیاں تین جب گنگا پہ پوچھو اہل تو فیر آیا جو ناما دنکٹہ آگاہ	سکین سو چلے سحر کو ناچار مخوغم و نالہ و فغان تین وان آد ہو کر جنگ لعلگیر دیکھا وہ چوم بر سر راہ
سمجھا کہ بہت ہیں نال مشر بن کو جاتی تین ایک لشکر	بہا کی کو لگا لاپٹو کر سے	ایک نہیں باز شہر و کٹر	

فالم جو مزاج میں مددوت یہ سوچو کہ دلیں طیش کیا یا ادراو جناب رام کیجیے یہ سنکے کلام جو ش آریا اتنی دین کیسینے کہ پکارا اتنے دین ال و شخص لا چہرہ ہی بہت کامیو کلفت ظاہر میں کہہ ایسے کارخانہ سن لی جو نگاہ ذریہ تقریر زمانی بہت زعمی عنایت بسبب دی رام کیوں بچا ہوں القصد تیسام مہجے فوج حسن و لشکر کی کی ضیافت پہنچو جہج کرکوت پر سبب قدرون پہ گرا بیان کیا حال بوسے رگستاہ سو کہ بہائی آپ آئی انیس کی وجہ یار بولو سر رام ہنسکے بہائی دل سے کرو اس خیال کو دور دیکھا تو بہت میں نائل میں سر کندھے رام کو قدم پر	ظاہر ہے طریقہ شقاوت اپنے اجساب کو بلایا مر جا لیے ہی تو نام کیجیے اتنے سب نے قدم بڑایا اچھا شاہن امی صفت آرا یوں عقدرہ قیل و قال کو سر رام سی انکو خوب وقت جاتے ہیں یہ رام کو مٹانے کرنے لگا امتحان کی تدبیر کی شفقت و دلبری نہایت راہ منزل بتا چکا مہون آگے بڑھتا گیا الصبر و ہر صاحب فر کی کی ضیافت منزل تھی قریب سے طلب آپوچھیں بہت نیکو فعل اسی بہت کہ دلیں کچھ دانی ہو راجکا انکے پاس سامان ہی بہت سی صورت صفائی تم خود ہو عزیز خلق مشہور آئی ہیں بڑھے ہو اسی ریا بولی دیکھو کہ اسے ہوا	اب رام کی پاس جانے لگیا کسی نگاہ موقع بدل ہے سر رام کی نام ہی پکڑ بولی تسے فوج کو بڑھنے کو کہینے بڑھ کر چلے بہا یو شالی ظاہر میں بہت میں بہت شاید ہی انہیں خیال گزرتا ہر شخص سے مہجے میفراری یہ چاہو بہت کہ جان کر جب شاد ہو اگلا اندیشہ مہون اور زمانہ سوچا گاہ چلتے چلتے بہت بصدیاں شب وان جو بولے کی بصد اگرچہ بڑھا لگا دہوش کچھ بنے سنی جوان کی آمد بدخواہ دل جگر ہی میں گر حکم ہوا پکا سزا دون خاطر کو عزیز ہو وہ بہائی تقریر ادھر ہی کہ فی القصد القصد وہ دونوں منظر بہر بہت کچھ میں ہی لکھ لکھ	بن میں بھلی دھنیں متا لکھ لکھ مردی کہ لہری بھی مکمل ہے وہ مہون میں جو بیان سمجھ گیا چوینکا بائیں طرف کسی نے بلو گئے ایشان فحشیا لی انہی سے سی صاف طبعیت سر دلیں غم و ملال گزرتا آتی ہر صدمہ آہ و زاری سجہ کیا دسے سر بھکا کر بولی اٹھتا بہت سی جوان کہیے تو چلیوں میں سبکے ہر جا پہنچو بہر دواج کی پاس سب وان سر وان کو سزا دیکھا سر ہی رام کو بصد جوش سجہ کہ ہر اس میں صورت کہ مان بانی شور و شر ہی میں شوخی کا مزا ابھی چکا دون باعقل و تدبیر ہو وہ بہائی رگستاہ و ناسنے کی غور نور آجوں نے آگے جلوہ گزرتا تھا سبکی بانہ نام رکھیں
---	--	---	--

سیتا کو قدم پہر کر دے وہ	پہرہ رون کر سمت ہی پہر دے	رگناتہا جو پانی مادر	ولسے ہوئے جیدہ ساسی مادر
لچھمن نے ہی مان کیا پس جا کر	سجود کیا اپنا سر جھکا کر	ہرمان سے غرض ہی رہی ہے	جھک جھک کر کے وہ نہکے آ
دی سب نے دعا کہ چشم پر دے	دنیا میں یہ بھی پیشہ سرور	بہرت اور شب ٹیک انجام	خلوت میں گئی کہ اگر رام
ڈاکے شکل درد و غم ہے	اندھیرے قہر پر ستم ہے	گھڑا راودہ پر اسی خالی	ہر شخص کو جو خیال عالی
راجہ دست ہی ٹکڑا دے	آخر ٹبر لوگ کو سدھارے	یہ شے خیر جناب رگناتہا	روٹی چلا کر مچکے دنگیر
چشمی و چشم تر سے جاری	تنا جوش پر بحر آہ و زاری	من پور کہ صبر ہی روا ہو	پیدا کہیں موت کی آواز
یون ہی جزا کا قرینا	شہر و ہر سب کام ناجین	اب آپ کو بھی مناسب	شفقت پر برادر ہون چو ا
اب آپ دے وہ میں جلا کر	سب کچھ اپنی راج کا کام	لو لے سر رام اسی سخن سنچ	افشا پر یہ حال قدر سچ
ممکن نہیں تہہ شاہ توڑ دے	راہ طلبیے منہ کو موڑ دے	بیان شکنی اگر ہو قساکم	بدنام رہی زمانہ داغ
دنیا کا سب فتح راوٹہ جا	ہر شخص کا اعتبار اوتھ جا	بہتر ہے اسی اسی مہراج	ہوں شوق سے ہر جہت تاج
ہن بہت عزیز دل نہایت	ہر دم میں یہ مورد عنایت	گر راج ہی کرین تو بہتر	امید شہی کرین تو بہتر
یہ سنکے بہت لڑو دیا پھر	وہ نقد شکیب کو دیا پھر	کی عرض کہ ملک تاج کیسا	راحت کیا شہی ہر راج کیسا
میری تہہ آرزو ہوا تہہ	جنگل میں یہ ہون چاہے تہہ	پایا جو بہت خوشیہ بیاب	پور گناتہا جو خوشی تہہ
درجین ہوا الم کو ہو لو	واجب ہے کہ تم نہ ہو کو ہو لو	چو وہ برس اپنی دل کو کو	اسم نہ ہماری بات تو کو
بعد اسکے لینے ہم خوشی سے	سچ فرقت مٹا کر ہی سے	نعلین ہمارے پاؤں کی	نعلین کا انیس سنا منا ہو
القصد بہت وہ لینے نعلین	سمجھو کہ رہیگا دل کو چین	رضت ہو کر چلے بصد غم	ہمراہ تھا اونکے ایک عالم
طی کر دے راستی کی منزل	سب لوگ ہو کر اوڑھ نظر	تو بہت جو ماقول و فوائ	رگناتہا کی سر تخت
شائیتہ جو ستر ہن کو پایا	اونکو فرما زواہن یا	سمجھایا کہ انتظام کیجے	ہر وقت رفاد عام کیجے
خود ہو تہہ کو شہ قناعت	خود ہو تہہ کو شہ قناعت	تو جو عبادت اہل طاعت	

آغاز ن کاٹو

راجہ رام چندر کا چتر کوٹ پر سیر کرنا اور جنید راجہ اندر کے بیٹے کا بشکل

زلغ آنا اور منتظر مارنا جانکی جی کے پاؤں پر بٹہ آزمائش اور تیر مارنا
راہہ راچندر کا اور پیادہ پناہ جیندہ کا تینوں لوک میں اور مجبور ہو کر

گزارا رام چندر کے قدم پر

خاصہ کو نہیں فراموش شیخ	ہو رام کو ذکر میں گہر شیخ	سیتا و جناب لچس میں رام	جنگل میں تین ایک دن مسکایا
تو سیر جن میں اسے مشغول	تو وہی کچھ غور خوشامبور	دو پو پونا کا کچھ نبایا	سیتا کو رام نے چھایا
بہرست کا پس منہ تھا ایک	غفلت میں وہ پور کر گیا	بکر ذراغ کے سوکھ سار	پاؤں سیتا پہ ماری ستار
یا کئی اورکے خون تھا جاکا	دل تھا کلفت سے بھوڑا	دیکھا ہر زو حال سارا	اوس زلغ کو تیر شہ کو مارا
گو اور کچھ وہ بہت پایا	تھا تیر بھی تہہ مثل سایہ	تینوں کو کون میں نہ پوچھا	بہر امن و پناہ پوچھا
مطلب جو کہیں نہ تہہ آیا	رگناتہ کو آگ سے بچایا	بولا بہ اوہ موعظہ تقصیر	دانستہ خطا ہوئی یہ گمیر
لیتا تھا میں امتحان قدرت	ظاہر و نشان شان قدرت	میں آپ جو دیکھ گیا عالم	جانہ ہو یہ اب حقیر عالم
یہ سیکھ گیا جو قصہ رام	اوس تیر کو بکھا خوش غلام	شوخی میں جو در تہا وہ	ایک آنکھ کو اوس کی گردیاں
اوس مرغ و جینہ پائی	اکی رام کی جنت کے جہاں	والہ سے ہوا خرش روانہ	پوچھا دم بہر سنج کی خانہ

چلنا رام چندر کا چتر کوٹ کے پہاڑ سے طرف صحرا کے اور مارنا
ایک راچس کو اور ملاقات ہونا کہیشرون سے اور مقام کرنا
درمیان پنج بٹی اور ڈنڈک ارن کے اور چند مدت تک رہنا
مع سیتا جی اور لچمین جی کے

ہو رام کا نام میری لب پر	قائم رہے دل چار بٹ	وہ تینوں میان حلقہ دشت	تہی لطف و خوشی ہو چو
پوچھو جو قرب تھا وہ	پاؤں جناب کو مہا بٹ	دی انکو جگہ میان مسکن	قد و شوہر جی ہی تھی شان مسکن

پروانے کی جھنجھٹ منظر وقت سحر و تہ کو تینوں پیش لیکھ سنا کو وہ دل انگار ظاہر ہو کہ کبھی نہان تھا غصہ سر پر ام کو جو آیا رگنائے تہی رحمن نیکانہ سر نہایت جھلک کی ملاقات اگر جو بھو سوچیں آ یا رگہ نہ تقطیع سیمان کی پیش کی اولی کوئی تیر ہو گی وہیں مدعا کری پانچ او سین پسند دل شہزاد سلمان ہو یہ کیا صاحب خواہ	آہو بخت بالیک کے گھر صحرانظر چالید جوش راہی ہو والے سو کیار آبادہ مشرودہ درگمان تھا اوسکو ستر ہی گرا یا سر پر کو اوس کیاروانہ قدو نہ وہ گرہ انکونات پاؤن پہ سر ادب جھکا یا سب صورت بہتری عاری کشکول جو ہن وہ پائے غیر گھا کو سو گی بھیراری ہو لوتو ہر تہی باروتے شہری وہ تینوں صاحبہ	من ز خاطر بخت و سر کی اک راجس فتنہ تر قضا کا پروانے پلک کر پیش گیسر تیرا نہا وہیں لپٹن زنا یہ جو گرا زمین پرناشاو سیتا کو لپٹن وہاں لائی پیدا تھی جو ستر عریاں پاک بہراہ پلا جان کے ساتھ ہو دسر پر ام اور دھار کار ہو وہ یہ فکر ام کیے اگر ہو بڑی ہو نہ نہ تھو وہی کا جو نام سچ ہی تھا کرتے میر و شکار ہر روز	وہ رات و سیکھ لیسر کی اگر ہوا راہ میں منور اس کرنے لگا کسرتی کی تہر سیر مطلق نہ ذرا لگا کھٹا کر کرنے لگا غم سر پر ام کی نیر اوسجا سو پر تہو آگے آئے رگہ جھلک ہوا اوسجی خاک آہو بخت سو لکھ گنا تہ راجس جو بہت سہی سہکار دھوک بن میں قیام نیچے جنگل تھا کہ عالم ہو موقع یے فرحت خوشی تھا تے رونق کو ہر سہر روز
---	--	---	--

آنا سب نکما ہمیشہ راون کا اور عاشق ہونا اوسکا راجہ رام چندر
پر ام راوسکا بہنی بریدہ ہونا لچمن جیکر ہاتھ سے اور جانا اوسکا
گھر و کھن کو پاس واسطے و نیاو کے

ہو رام کا ورافض پاس راون کی بی بی ہن تہی شہزاد عاشق جو ہوئی اوسکا لو پاں اگر کہ صاحب خواہ	جھکا نامہ سہی بخت قطار تہی وقت عقل و شہزاد آہو بختی نہ لگا اونی بخت ہر تہی پلک و نیاو	جسجا بہتی رام ہو یا وہی کا جو خجابت لا مکت سوزن میں ہو طالع ہوا کا کہو نہ تیر	انی وہیں شپ لکھا اقتدار قرسی بنی ہر سہر و بال آہو بختی اگر اگر کو شکے یہ کوئی نہ ہو سکا ہم افوش
--	--	--	--

<p>مطلق نہیں دیکھ دھل کی جاہ شاید وہ مون محو آشنائی عاشق کو نہ اب ملو کی کچھ شکل مطلب میں دیکھا تو مشتاق ہون وصل کی نہایت کس شکل حباب میں تجھ کو جاہ پوچھی لچھن کے پاس ناچار ہوں دولت وصل کی میں تجھ کو ہی بی بی کی خدمت وہ عامل شہر ہوں بہر رنگ</p>	<p>مہنگے سر پر اور ایماہ لچھن میں مگر جو کیر کھائی خدمت میں مجھ کو قبول ہو بہتر ہو اور نہیں کیا جان تو فرمائیے شیوہ عنایت میں الفت غیر میں بہنیا ہوں پھر والہ نہ وہ عاشق دل نگار یہ دل پہ چوشتیاں غالب سیتا کی میں کہتا ہوں اعات جب آمد و رفت ہو ہونی گاہ</p>	<p>مطالعہ کی قسم تو بھل چن اب وصل کی بات اتنا بگو لچھن سے کہا باہ و زاری مجھ کو نہیں وصل یا کلام لو بی آہر سے کہ ایہ جاندار ہو میرا تو حال آست کار وہ چاہ میں تو تجھ کو کس بہر مہلا و مجھے میان آغوش میں خام و مرام ہوں گداز رگستاخ کی لیسے جا کر گاہ</p>	<p>یہاں بے وصل مجھ پہن صدا کی ہر جگہ چھتا ہوں یہ سنا کر سپرد سدا ہوں وہ لو کہ میں ہوں بندہ ام میرا لیسے پلٹ کر وہ سدا کار پہر مل اوٹھو وہ آتش را لچھن میں بڑی مگر خوش ہو گ پہر دو کہ گنا کہ صاحب پیش وہ لو کہ یہ وہ کی بات اس بہت ہی ہوا ایماہ</p>
--	---	---	--

آغا ہمشیرہ راون کا لچھن جی کے پاس باسید شادی اور وسوہاں کی گستاخچیں جاتے ہیں



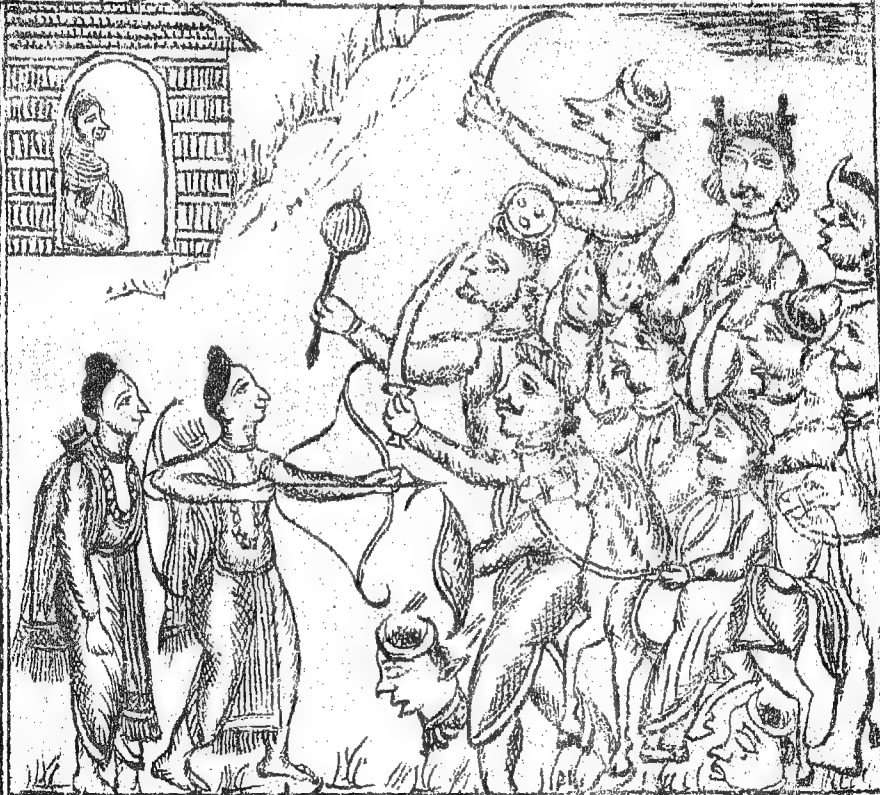
کچھ کھڑکھڑائی غصہ ہے پان جاو وہاں چپو کیا ہو پر کیا تباہی پھر ہے از رو ہوش دوہائی تہ او سک کہ دو کس بولی کہ او دو چہ چہ رام مین ان چو گئی تو دو لون سالی جنگ کئی تو پھر ہا یک	نقر تیر تیارہ کی غضب ہے حاصل کتین ن ہی ہا کا تو وہین او سک مینی وگو پوچی وان کر کشور شو صوائین مگرمین با صدر ام کر ز گزور از سالی چہ ہا کو فکر مدح کیا واجب ہے کہ انتقام لیجے	دلو انہ مجھ سچہ لیا ہے رگتے تیرے شکے حال سارا جب غصے ہوئی دیکھا پست سب قصہ سوز غم سنایا ستیا ہی ہی سنا تہ زوہر ام جھکا کیا پست ہو کر موش ہوا تو کوی سانیان لیک مجرم کہ سزا سخت ہے کر	آوارہ اوہ اوہ کیا ہے لیجھن کھڑکھڑائی کیا انشارا بہائی کھڑکھڑائی سر دست زخم ہلو وول دیکھا یا نازک نگین لباس گلفام کائی ناک در او را وگو ش ہر قابل دیدہ چہ مین ایک
---	--	---	--

کہ اور دو کس کا چودہ ہزار چس لیکر مقابل آنا اور مارا جانا سب کا
رام و لچمن کے ہاتھ سے

ہریش جو زک جنگ پیکار وہ چودہ ہزار فوج لیکر آپوچر مین فتنہ جو زک جنگ لچمن دو مین جو حکم پایا نازک جانوں کا کیا ستانا یہ کوی پیام بر بلایا کہ دو کس کے مین وزن راون کا ہی نکو چہ نہیں راون کی مین کا دل نکما رگھو ز سنا جو تازہ پیغام	ہر نیزہ صفت قلم کی فضا جنگل کو پڑھو شوکت ز فزا بہتر کہ تم بہ عقل فرنگ ستیا کو پیار پر بھیا نگین کا عبث چوں کما سب قصہ مدح سنایا اب آسا چہ لگو مین دولوں جن نے کیو دیوتا ہی مضطر راون کا نہ دلمین خوف آرا لو اسی قاصد سبک کام	برہم ہو سپا و بہائی آئی جو نظریہ شوخ عالم ستیا جی کو میان کسار دو کس نے وہاں کیا کہی آسانی سے کام کر نکلا جی بولا تو جا کر رام کی پاس گر پتہ اپنی ہوسفا بہائی دونوں او سکے مین گر نکو لحاظ زندگی ہو دست کی پیر مین ہم بدوم	تہی لائل جنگ آزمائی لو لچمن سے یون سر ایم پہنان کرور ہو جو خور کیا فائدہ جنگ چٹھری بہتر کہ وقت جنگ نکلا جی یہ کہی سیام لچم دیاس وان چکے جو صہ سنا کر دینگے تھین فرامین اجا و بیان کہ امن ای ہو یان جو سفر مین ہم تہ دولوں
--	---	---	--

آئے ہیں ہی ہوسیں بیکو تقریر سنی تو پرشتانی دریا کی طہر پہ چہ سو گیا	کاشنوں سے تیرا من ہم چہ کیا قاضی پلٹا بعد خرابی تیرا جو رام کیلئے سر	راؤن جو ہوا ہی سخت ضرور سب مال جو بر ملا سنایا تیروں کی لگی جو ہوا چو پآ کینے لگو اہل ہوش کو سر	سوار نا اوسکا ہکو منطور دونوں کمال طیش آیا کانپا وٹھا الم سے چرخ دوار
---	--	--	---

کہا اور دو کس کا لڑنا راجہ رام چند اور لچھمن سے



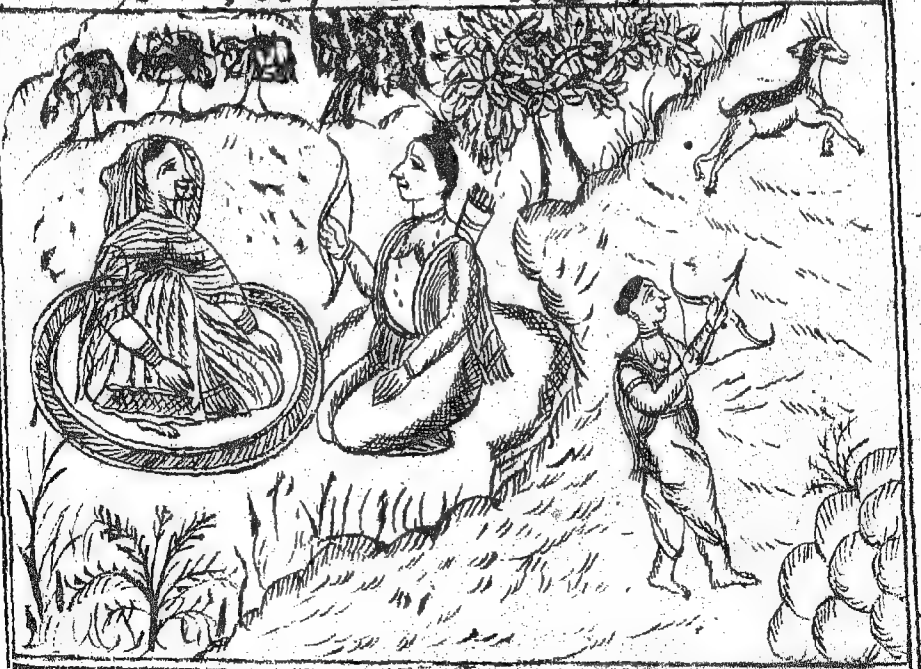
جو تیرا بانی ستم تھا اثر سب جو پیش آئے	میر صاحب شہر کا ستر قہر لچھمن ہی سیکو دانہ لالہ	یو مین جو فتنے جو ہوا ہی سست حاصل ہوئی فتح یان سر
---	--	--

جائے سپنگما کا راؤن کے پاس فریاد کو واسطے اور آنا اوسکا ماترچ

میں خود جو ہوا نشا نشتر بہتر جو کہ تمہیں گھر ملیٹ جاؤ ہر کون جہان میں ایسا جہاں نہ کیا ہو تیری مجال کیا ہے مارچ تہا عاقل زمانہ اس سے بہتر ہر ساتہ جاؤں راؤں خود ہوا و نہا کہ لیشا راؤں خود کی صورت پاک اوس عیب کو ماری دل ہوا پست میں رام و لچن جو صاحبِ قی یہ سنکے بنا وہ شکل آ ہو	اتیک میں اوس الم سنی لکیر میدانکے مقابلہ سے بچاؤ جو مجھ سے کر گیا جنگ پسکار ہو وہ یہ قیل و قال کیا ہو سوچا تو فضول تھا ہاں درشن گستاخہ کی پاؤں چلیے میں جناب کو ہوا حیرت و گیا لباس دل چاک راؤں تہا ترغیب سے مست ہر سیر و شکار کا اونیہ شوق	پہر کب جو مجھ بگڑنے کی تاب راؤں کو یہ بات خوش آئی لنکا کو ہم ایسے حکمران میں چل ساتہ نہیں تو جہاں لو لگا سمجھا کہ بچاؤ نکا تو دوسرے وان جان ہی جا کچھ نہیں القضہ خود سران خود کام جب آتش گینا دوسنے کی تیز ہوا ساتی ہو کر دلگسب یہ فکر میں صید تازہ کی جائیں	مطلو نہیں اوسو لکیر ہوا با قہر و کج ادا کی قبضے میں زمین آسمان میں گر غدر نہیں تو اسن و نی ہوت انہی ابھی تو دوسرے ہے نکلت گی رز تو بہتر آپو جو قہر پس چسپ رام دیکھا تو وہ شکل تہی ہلا بشر میں سوچی و ایک تہر ہم سہ تہا وہ راکھ لکیر
---	--	---	--

مارچ کا بشکل آ ہو بچانا اور سری

رام چنڈا کا اوسکے تعاقب میں جانا اور تیر مارنا



وہ چہل دھڑکے کی نہ جو بن اس کو کو آپا سپرک لین وہ بولے کہ نکو کیوں نلو نام وہ بولیں کہ آپ کچھ صید آہو چو تیرا کیا سر جب اور گیارہ نشانہ خالی آواز وہ رام کی بت کر سیتا کی سی جو غم کی آواز لچھن کو گام کہ بایہ ناز وہ ایسے میں غلو میں زبرد تم اونکی دس سو منہ مٹو کہیں بچا جو زمین پر گول خطا کہ داسن و پناہ کی تیر بیر شکل اپنی بدل بجلیہ و فن حسب معمول کچھ عاکر سیتا جی ترس کچھ دیکھا کر	وہ طرز وہ دلبری و چو بن نقد سکین ل مجھ دین ہر خواہش آہو سب گام حاصل تو ہو چھکو نقد امید غائب ہوا وہ دہن پر گر کر غصہ میں ہو دھنبا جالی رونیکا غل چا میا کر بولیں لچھن کی سرفراز ہرگز یہ نہیں ہے تیر کی آواز کرتے ہیں ہر مل و رو کو پست حیلے سے نہ داسن و نیا چو بولو وہ سیاسی بادل نیک یہ خط ہوشال خط تقدیر اچھا خاصہ بنا برہمن سیتا کے قریب بولا آکر دیکھ لگیں پل او سو بلا کر حد سے جو بڑھا قدم سیتا	دیکھا جو یہ آہو سب گام زندہ جو نہ ہاتھ لڑا آہو جنگل میں طاسم سر کشا اصرار پڑھا تو رام اوٹھے جب وہ میری بار تیر مارا بڑھکا آگے جو سر کیا تیر آؤ لچھن میری جبر کو دیکھو تو یہ ہونے دل کسا وہ ایسے نہیں کہ غم کو سیتا بولیں کہ یہ بجا ہے اصرار پڑھا تو چار ناچا سی اسن کی جالی اقامت یہ کیلے لچھن ہو کر سب گام زار گلہ سو تاکہ رتا ہو فاقہ کشی سو غم نہایت وہ بولا کہ خط سے ہو کر باہر راون دھیں لیکو ولسے بنا	کہنے لگیں جانکی کہ رام کمال اسکی ہو خوب اور دغا جو کیا جانے شکل شکر گمان ہر صید مرام اوٹھے رم کر گیا آہو دل آرا مرد ہو کر گرا وہ پنجہ دیکھو زخم دل و خب کو کیا آج نصیب دشمنان ظالم رنج و ستم سو رہن پر مجھ کو بھٹن تو کچھ ہوا چلنے کو ہوڑو آگے تیار آگے نہ بڑھانا پائی سمیت اتنی میں وہ راون برا قشقہ صندل کا ماتو پیر حاضر ہو تو کچھ کرو عنایت دوسل کہ ہو پل تین لبر
---	--	---	--

راون کا لشکر برہمن سیتا جی کے پاس آکر فقیرانہ سوال کرنا اور
حکمت عملی سے سیتا جی کو اوٹھا کر لیجنا



گاہ ہونا جٹائی کا اور جنگ کرنا راون سے اور مارا جانا اس کا اور پوچھنا
رام دلچسپ کا جانکی جی کی تلاش میں جٹائی کے پاس اور کرنا اور

تشریف لیجانا سیوری کا مکان میں

ہمدرد کو جو سخت سیرازی رہتا تھا شجر یہ اک جٹائی بولا یہ جناب پچھین میں وہ بولا کہ تم کو کیا خبر ہے گو اس نے ہی اپنا تیر مارا	ہیں چیتھم قلم و اشک جاری تھی رام سے واسنے لو لکائی ممتاز جہان میں خود پر ہٹ سامنے سو کہ منشت پر غالب رہا کہ کس صفت آرا	سیتا کو چلا جو لیکے راون دیکھا جو یہ واسنے حالِ زار گستاخیان کر نہ پر طاقت طائر نہ یہ ایسی جی جی راون سے سیکو لیکے بہا گیا	صاحبوا غم سے چاک اس ماری راون کے سر پہ منظر کیون اگوا وٹھا کر لیچا تو حیرا وں سے خون تباہ کیا راون سے سیکو لیکے بہا گیا
--	--	--	---



<p>اسکان میں جو تھا وہ کو کہا ستیا کو لے کر تھا ایک بکیش ستیا کو او دھر وہ لیکیا پا بول اٹھے جناب رام اوس میں شکر گزار ہوں نہایت سطرہ میں مندی کی خواہش بس گریا میں غریب دہان آہوں بچا گندہ میں آگے کیا ام</p>	<p>پریت کی طرف پہنچا لیا اب تاروہ معاملہ یہ پیش آخر کو تیرے کپ میں گاما سن کے یہ کلام دسر ظاہر ہے کہ کیا نہایت یہ سنکے وہ بولا اہل کاش ریکہ نکالی پیر نہ آواز آگے جو بڑے ہوئے تنہا سمجھا واسنہ شرمچائے</p>	<p>مخت پر دوج پر چھا لا الفت ہی دریا میں قائم میں اوس سے ایک ایل صد تہی روح پر انتشار تک دم بہ کار با ہر مہمان اب ہو غریبہ رو کو ملا دون سامان مراد ہو فرام رسم کیا گرم ادا کی لچس سے کہا کہ میری بہائی</p>	<p>میں اوتھیں میں ہنسا لا دست رہی مجھے شاد دایم جانا وہ سو کر مہوش اتنا آپ کا انتظار تک افسوس کہ ایسا نہ پان اب کہنے تو میں آگے بولا دون لیکہ جو قدم پہنچا کر رگہ ساتھ کا دل تھا غمش کی کلفت یہ جو کلفت اور پائی</p>
--	--	---	--

لچمن نے اوس کو سیدھا پر نہ نے جو غصہ تیر مارا گندہ ہرپ میں پہاڑ نامور تھا صد شکر کہ پانی اب رہا سیوری کو دیے ہوا پودہ درخت ولین تھام لال ستیا اوس دشت میں کیتا ملک	سہجایا جیبا خوب جا کر مردہ ہوا خاک پر صفا کر اب اچسٹاں میں گر گیا پاٹھوں سے تمھارا ملک پالی اوسے کی پیش پھل بھین پوچھا اوسے ہی حال	نیرا اوس کو کہاں تھی صلح کی جا شکل پر نور پر بنا کے دربار بندہ عاجوزی تھی آگے جو جھوٹے ونون بجا پھل کہاں کیا نہال اوس کو وہ بولی کہ خجستہ دستور	آئادہ شہزادہ کسراہ بولادہ جوان پہر چکا کے صورت میری ایسی نکلی تھی آیا نظر اک مکان سر راہ مسرور کیا کمال اوس کو میتا پورا ایک بن جو مشہور دان غنچہ بڑا کھیلے گا
--	---	--	--

رام و لچمن کا صحرائی مینا پور میں داخل ہونا

ستیا کی جواہر دیکھ رہا ہے صحرائے جواک بلند تھا کوہ تو ایک تنگ رکھ کو ذرات پر غم تے فراق جاگتی ہیں تہا بال برادر اوس کا بذات بند رکھی اور ہی تھی ہمارا پہونچو جو جناب لچمن و رام یہ لوگ نہ اپنی چال کے ہوں یہ سوچ سمجھ کے ہو کر دلگیر بنکر وہیں رہیں نہا بے انسان ہیں کہ آپ یو تہا میں ہو لچمن ام نام اپنا ہمارا جناب جاگتی تھی	وقت میں قلم ہی مجھ غم جاہونچو وہ اوس پہل اندر اوسے کی رام کی ملاقات گھبرا کر ہو کر تھی جی اسکو وہ تھاکر نہا ذرات سگرو کو تو بدل ہوا خواہ سگرو کو تھایہ خوف انجام جاسوس کہیں نہاں کر پڑا ہم سو کہہ کہ نہا بے کرنے لگا رام سے یہ تقریر فراموش تو جناب کیا ہیں صحرا گردی ہو کام اپنا سزا جو	رام و لچمن فسرہ خاطر جب بل سیر کوہ پایا پہر دانے پر صبا گھسٹ بند سگرواک ملا وان سگرو اسی ہو کر بنجور اوس میں ایک نہا بے دشمن ہر اناں بلکھا شکل اپنی بد کے مثل انسان مطلب کا مری تیا لگا کون آپ میں آکر کیا وہ بول کہ ہم لچمن میں بن پاس کا حکم پا گئے ہیں اگر ہو کہین دشت میں وہ	مینا پور آ کے پہونچے آخر آگے کی طرف قدم بڑھایا تھی دلیں مگر وہی کدورت تہا ہالی کو خفے کر پڑا جنگل میں بسا تھامستہ اہل دور و خجستہ تدبیر عاقل رہتے ہیں خوفناک کرتے نہوں چتر مری یان سینہ پہ لگا ہو غم کا ہالا کیا کام ہو سیر پوستان دست کر دل و جاگتیں صحرائے قدم جا چکے ہیں ہم کرتے ہیں چستہ سر راہ
--	--	--	---

تھا ہوا ایک تپا پنا یا	او کو نکل ہوا نپ یا	جب خوب سمجھ کر تقریر	تو نہ بکر ٹھہر مسامحہ
اصل صورت کما کی فی الحال	کینے کے لیے قصہ بال		
احوال پیدائش سگریو اور بال کا اور جانا رام و لچھن کا اونکی ملاقات کو			
اور مارا جانا بال کا اور تخت نشین ہونا سگریو کا			
یوں وہ یوں ست نکونام	سینے بیچا لچھن رام	خوس ایک تاجا تو دیش	شہ زور و خرد و وفا کوش
تھا اسکا جو نہ بڑا تھیں	کرتا تھا وہ سیر دشت گلشن	شیو جی اور گوری نکونام	صحر میں دھینے مچو آرام
آتے تھے جو کہ مقابل آؤ	ڈکٹے سیر دشت تل اونگو	پیشو جی سوڈ ایک دزیریم	دید ہی یہ دعا بعد غم
ایک کی جو کوئی اس میں	موجا رہی وہ مرد شکل نند	اک دزو و جانت خوشد	یہو نیا اوس بن کی ہمت یات
تھا قدرت شیشو کا جلوہ عام	فوارہ بنا زن گل اندام	سیرت کو ہوی وصال کی چاہ	سورج زہی ہو نہ ہی صلی
سحر ت کا وہ غم پاک آکر	اولہا بالوں میں نکلے جا	سورج کا ہی تم اگر ہو چنی	طوق گردن پہ جا کر ہو چنی
یہاں بال و زون سے	سگریو ہوا گلو زون سے	اوس نکلے جو کی بہت عباد	پیر مری وہ حسب صورت
نکلتے وہ بال اور سگریو	سینے گوشت میں ہلا رہو	منا چر میں بنایا سکون	تھا بال مگر ڈاقوسی تن
آئیں میں وجود و نون	سگریو کی بسکت کما کی	سگریو دھانے باگ آیا	اس دشت میں اگر کھنچو چپا یا
بہتر ہو کہ آپ کو سر پر رام	سو سگریو ہوں سب گام	سگریو کی کیجیے مدد گر	خدمت کری آپ کی برابر
کھینچنے لگا کہ خیر بہتر	چلیے ابی بہر سیر بہتر	کر رام و لچھن کو زیت دیش	وان پچو ن سست و فاکوش
سگریو ہوا قابل رام	کرنے لگا ذکر درد و آلام	بہا کی جو مر اجنا بیت ہو	مغز و دلیر و صفت شکس ہے
پیل تو بہت تھی تھیں لفت	دلیر نہ کہی تھی گرد کلفت	اک چہنش جو دندی نام	بطینت و بدگمان و بد کام
بہا کی سو ہوا وہ مان غبگ	آویزش باہمی کرتی دھنگ	بہا کی کو ازل سے یہ عاتنی	اس کو دشمن کو پس فضا تھی
القصہ محال لفت برادر	بہا کا میدان سے ہو کر مضطر	بہا کی زہن سما او سکا چوڑا	میں زہی مد سے بخونہ موڑا
را چہن جو نہا جی اکینہ	مجھے کما بال اڑو میں پر	تم تھرو و فاشمار ایجا	کر نامر انتظار ایجا

حاصل نوا احد و گرسوز	آونکامین بعد از زده روزه	یہ کیکہ وہ اس وقت بندہ مارا	مجھ کو رہا وقت کا سہارا
جب آیانہ ایک تارہ کمال	لین غم سرت شل سبز پار	سجھنا کہ وہ نال مر گیا ہاوی	دنیا ہی سو لبر گز گیا ہاوی
دیکھو کہ یہاں اکیلا پار	باری نتیجہ ہی راچیں آکر	برسوج کے اپنے گھر کو پلٹا	لکھا منت کا خاک ٹکٹا
سب لوگوں نے شک کر دیا	مجھ کو ہی بنایا صاحب تخت	وہ ان نال کو جیتا اپنا پالا	آپو بی مکان پر سر بالا
دیکھا مجھ کو محسوس کرانی	پیدا ہوئی دلیں بدگمانی	گھونٹ میرا ک الیا مارا	میں کر کے نہ اتھو سکا دو مارا
شب یو رومال کر لیا ضبط	آپو مال عیال سے ربط	اوٹھ کر مشکل سر میں آگیا	نندہ دامن بست ہی چھپا یا
حاصل ہوئی بانی نہ مجھ کو	اس نکی کیوں ہو چاہے مجھ کو	سگر یو بول دیکھو سریرام	میں ٹھیک کر دیکھا ایک کام
کرد و لکامین بال کی پامال	انگو ہی ہو وہ جاہ اقبال	یہ سنیکہ وہ خوب تن میں پالا	سب بچ و طال سے بولا
بولاسر کوہ تعاین مخزون	دیکھا مار تھہ میں سو گز درون	راچیں تن بہ جین لہو تہا	سینا ہی کو بالیقین لہو تہا
دیکھا جو سیا و خیل مہون	کپڑا کچھ پہنکا ہو کر مخزون	آٹا ہی پتا بھی لگا ہے	جو دیکھا تھہ عرض کر دیا ہی
کپڑا ہی شنگا کوجب دگیا	رام و لکھن کادل بھجرا یا	دریا ہی المہ ز جوش مارا	جانا رہا اونکا ہوش سارا
سگر یو فیہر لکھا دی رام	واجب ہے کہ صبری ہو ہر کام	دم ہی تو لگا ونگا پتا عین	وٹھو نہ ہو لگا سیکو جا پتا
سکر سریرام او سکی تقریر	نور او س کے نیک تمیز	بہائی کا لہر آب مقابلہ کر	دنیا میں بلند حوصلہ کر
کافی بر مرد ہمیں مین	سب فتح کر دھنگا بالیقین	سگر تو نے پھر کہا لہو آہ	ہو موقع امتحان سر راہ
راچیں وہ جو بال فریما مارا	یان و سکا نشان آتشکار	نیشک و سکی جو ہریان پر تہا	بہاری ہیں پیار سو ہری تہا
جو اونکو اوٹھاسکے جوالت	وہ بال گوارے لے سکے تخت	ہو اور یہ صورت کی کو ذات	تاڑوں کر درخت باقی تہا
جو توڑی اونکو اکو کوئی	جیتے او سکے لہو نکلوی	رگھوناتک ہی میان جمایا	دونوں تون کو کر دگیا یا
سگر یو کا پھر ہرک دھنڈول	نور گواہا اعتقاد کامل	پہنچا جو بیو ہی بال آکر	اندھ سو وہ نکلا غل مچا کر
گھونٹا سگر یو کو جو مارا	بہا گادانے کچھ الیا مارا	بولاسریرام سو وہ حیران	خوب آئینہ تہا مذ کا سامان
وہ بولے کہ میں جیتے کی	صورت دونوں کی یک ہی تھا	اس نہ دیکھو ہوا باز	پچان کا تہا کوئی انداز
ہر گل تر پھکا او سکے	بولاب مار جا کر او سکے	سگر یو گیا جو جانب بال	بہر ہوئی جنگہ رب فی الحال

سگر یو بال تھا جو غالب یہ سچے بالیں بال برآسم ہوئے وہ خطا تری عیان سالی کی جو بستی نہ بجائی نئی پیش جو ضرورت نکلتی منہ کر کے ہزندہ کردون یکسو حکم کو وہ سدھارا شور کے قریب آکر روئی الگہ بھی پر کے حکم میں رویا لپس سے کہا کہ اے برادر لپس نے عرض میں تعین الگہ کو بنا دیا و نسیم بولاکہ کرم جناب کا ہے القضہ جناب لپس رام	پچیدہ تھی صورت طلب وہ بول دھماکہ کی کو نام کب موقع و حاجت بیان بس تو نے سزا دیکھائی آئی نظر آج صورت نکلتی داسن نقد کرم سے ہزون کافی دے مکت تھا اشار بولی کہ نہیں رفیق کوئی نقد ہوش و حواس کہوٹا سگر یو کو لیکے جاؤ تم گھر کی حکم جناب ہر کی تعمیل قائم کیا از رہ شہی عہد حاصل ہو مجھ نقد مدعا پر راہی ہوئی والے محو الام	جو میں کیا تیرام نے سر پیش آئی یہ کیا یہ صورت یو بنائی یہ جو وصلے نکالے وہ بولاکہ خیر کو چہ نہیں غم ہوئے سر رام بہر بعد خوش وہ بولاکہ اب نہیں ہو سچ تار اتنی جاؤ سکی زو فیض تربی روی ہوئی المناک رگناتہ ڈاؤ کو دی تسلی ہاتھ ڈاؤ سیکو تخت اور تاج نار سگر یو کی ہوئی ساتھ حاصل ہو جاؤ نقد آرام ہو نو نگانہ عہد کو بعد خوش ستیا کا خیال رو برو تھا	بال آخر کو گرا زمین پر دشمن میں ہوا غر سگر یو غملیں ہوڑاؤ سکے لڑو بال نکلے قدموں پاؤں کے دم ہو اب نہ الم تو ہم خوش دنیا کا نہیں ہو پیش و سر دیہوش و عقیف اہل خاک پنیدہ اہن صبر ہو گیا چاک دلے خبر اونکی بر محل لی پنپاڑ کا عطا کرد راج آئی جنس مراد دل ہاتھ سگر یو پہر آیا جناب رام ہو گانہ وہ قول دل فراموش سامان ملال رو برو تھا
---	---	---	---

سگر یو کا مشغول عیش ہو کر اقرار سابقہ بھول جانا اور لچھمن جی کا یاد دہی
کے واسطے جانا اور سگر یو کا عذر خواہ ہونا اور ایفاء وعدہ پر مستعد ہونا

کافی ہو جو رام کا سہارا پانی جو ادھر برس رہا تھا سگر یو بیاں جو کراچ یا رگت تہ کوئی جو بات کی فکر	تقریر کا ہی زبان کو یار یان ہنسنے کو دل میں رہتا سپنا خیال ہی بلایا لچھمن کو بلا کر یہ کیا ذکر	بارش کے اڑھتی تازہ آنا تہی کا شش فرقت ہوانی راحت میں ہوا کمال مشغول سگر یو کے بیان جاؤ گیت	تہی رام و لچھمن دھڑلے فکر سبھی تہا لطف زندہ گانی عند پار نہ ہی گیا بھول خفت میں نہیں ہی گیت
--	---	---	--

وعدہ کا یہی کچھ نہ پاس آیا پھر جس نے بے نشان غرور اجلاں سگر و بھی ہو کر دے سنگین جہاں ہوں ابھی برابر مطلب	ستی کا تپا نہ کچھ لگا یا سگر تو سے جا کر بک کما حال کے لگا اسی خجستہ آئین امید نہ ہاتھ تو مطلب	یہ کب ہو طریقہ و فاکوش برہم جو مزاج تھا نہایت خود مال شرم میں ہوا آج انگد بھی یہ سنکو حال آیا	عہد و چاں کر رہی فراموش کی دوسری کمال ہی شکایت عفو تقصیر ہو مسرت چمن کر قدم پہ پھر بکایا
تارافو بھی سر کما قدم پر آغوش میں نقد رز و کر	نازل ہوا فضل اہل غم پر آغوش میں نقد رز و کر	لجمن بلٹے اوسیدم آئے سگر و بھی جو جستجو ہے	بہائی سولے کما ہم آئے

آغا زسندر کاٹڈ

سگر و کا بندرون کو تلاش جانکی میں بھیجا اور منہومان و جامونت اور
انگد کا پنچھا سمندر کے کنارے پر اور بعد ملاقات سنیات گرس کے
سمندر پچانڈ کے لنگامین جانا منہومان کا اور مارناراون کے پیٹے
کامع فوج اور جلا نالنگا کو اور خبر لانا سیتی کی راجہ راجینڈ کو یاس

مطلب کی خبر پہلنے والی بولا کہ یہی بیانیہ ہے جاؤ جو کام کر دے نامور ہو صحا کی تمام خاک چھانی	خامہ نے لکھا یہ ذکر عالی ستی کا کہین تپا لگاؤ ہم عصرون میں اپنے خوش گھر اس طرح چلے کہ جیسے پانی	سگر و تھا حاکم خرد و ر راہ صحر کو ناپ ڈالو یہ حکم ملا تو چپ لگا نہ بن دیکھ کو ہمار دیکھ	بلوائے بہت سی اوسیتہ بند سب جو صلہ خرد نکالو خیل سیون ہوا روانہ چستہ اور غم غم زار دیکھ
لیکن نہ کہین ملا تپا کچھ تا دم تو بجالا زارتو د کچھ تم بھی تپا لگاؤ جا کر القصہ پون است خردمند	حاصل نہ ہوا وہ دعا کچھ نا کامی سی شرمسار تہوہ زور اپنا ہی آزماد جا کر اوسو ہو کر کمال خرسند	پائے تو وہ پیش رام آئے اس حال سی رام ہی گھر دی اپنی انگوٹھی جادو گھر انگد اور جامونت دیجاہ	سب محو التم ہی سر بکاشے بول اوسو کہ اب ڈروہ مہا تا پائین سیتا نشانی خاص دونوں ہو جان دوسو ان

<p> ہر دشت کی چھاننے لگو خاک اک چشمہ تر کے پاس پہنچے دیکھا جو انہیں دل تھا مقرر بولے یوں گردنیں جھکا کر راجہ جس سے دعا ایجر ابر طور منظور تلاش جانکی ہے وہ بھی گراڑ باغین اوپر یوں مطالب خاص کہنایا چشمے لگوں کو بھی تھینگو لنگامین وہ اب ہیں غم فگار پردہ ہے داغ غم لگایا ستیا جی کا پتہ لگائے مشکل تا عبور بخود خار کچھ ایسے بڑے نہ پھر کر وہ پامال کیا قصد کدورت دیکھا تو خبر ملی او دھر کی رفعت میں مثال آسمان کرتے تھے محل کی پاسبانی کاشا بدعا تھا آباد بولی کہ نہ چل قدم بڑا کر پر پر مقابلہ دھر آون </p>	<p> تپستی و بندگی زمسانہ وان کر گیس رہا جو ستاب بولا کہ غذا تو ماتہ آئی راجہ جس کوئی جانکی کو لیکر زخمی جو ہوا تو گرڑا ہادی وہ گر گس لال و لاکہ تان سو رجبی تپش تھی تیر تو تان آستیکہ او صحر حقہ صدام انقصہ وہی ہر آج صورت راؤں و نینیں سب لگیا تھا تم میں ہو جو کوئی صاحب شو القصہ بانسے چا لکانہ لیکر آنخو وہی تھا بیر قلام میں تھا ایک آچین آگے جو بڑا جو وہ تیر رفتار شہر کا نظر جو آ یا سو فی چاندی کی تھر مکتات سامان جو تیر نظریہ آ یا منظور تھی امتحان کی تھم رحمتیہ تیر و زو و جنگ دم ہر وہ خودی تیر و تیر تھی </p>	<p> ہر وہ تینوں چہیت چلا ہر جاہ جو ہو اس ہو چکر تھا فائدہ کشی ہو سخت رنجور وہ تینوں بچوں آگر آکر رستہ میں چلی ایک تھا اور خدمت یہی تھکوی ملی ہر ہم دونوں جواؤں گویا برابر اک کہہ کو جو مجھ سے جسم آیا لینو سنبال و پر چہیتے اب جانکی جی کا ہی سنو کہ گویا میں انکو پس لبا یا پر مقصد خاص نیا پائے گہرا کہ وہ دونوں پنا پنا اوس قلام شور میں جھک کر دیکھی جواؤں نواؤں کی تھم اک کو دہ چڑھ کر نہ نظر کی دلکش دلچسپ ہر مکان تھا راجہ جس جو شور و شرکابی اس حال سے دوتا ہوا کاشاد وہ آنسے ہوئی تعاقب آکر یہ بولی کہ کام ہر کر آون </p>	<p> دیکھئے جا جا کے چا لکانہ گھلتا تھا غم و الم سو ذرات تم آئے مراد میں کی پائی چہیت ہوا ہر کو رنج و دیکر قدموں ہی یہ پام کو تھو لگا سبائی تھا مراد وہ صابر شان آنکھیں ہوئیں گور جلکے پر آغاز کا ہو گا نیک انجام ہو جائیگی دور سب کدورت غم رام و لچن کو دیکر گیا تھا پائی کی طرف تھی لبید جوش تینوں ہو کر اوس طرف اندہ نکلے گوشہ سو سورت تیر شوخی سے ہوا وہ مل کہہ پہنچ کر دریاہ شور کے پار آباد تھا اور لبا لبا یا تھر خوبی شہر کے نشانات آگے کی طرف قدم بڑا یا سبھی سہا سو ہی تھا بیر بڑھنے دوئی نہ اب قدم بھر کہولا اوسو دہن سر دست </p>
--	--	--	---

یہ کہی تھے تندرست صبا یا اپنا	یہ کہی تھے تندرست صبا یا اپنا	یہ کہی تھے تندرست صبا یا اپنا	یہ کہی تھے تندرست صبا یا اپنا
پیر اوئے چو تھکیا کشتادہ	پیر اوئے چو تھکیا کشتادہ	پیر اوئے چو تھکیا کشتادہ	پیر اوئے چو تھکیا کشتادہ
سہر سائے چو دیکھی آپ کی شان	سہر سائے چو دیکھی آپ کی شان	سہر سائے چو دیکھی آپ کی شان	سہر سائے چو دیکھی آپ کی شان
بے شبہ تعین ہو قاصدِ رام	بے شبہ تعین ہو قاصدِ رام	بے شبہ تعین ہو قاصدِ رام	بے شبہ تعین ہو قاصدِ رام
آگے بڑھی شوق سی ہنومان	آگے بڑھی شوق سی ہنومان	آگے بڑھی شوق سی ہنومان	آگے بڑھی شوق سی ہنومان
یہ حال ہو جو آشکارا	یہ حال ہو جو آشکارا	یہ حال ہو جو آشکارا	یہ حال ہو جو آشکارا
پیر آگے بڑھے خجستہ اختر	پیر آگے بڑھے خجستہ اختر	پیر آگے بڑھے خجستہ اختر	پیر آگے بڑھے خجستہ اختر
ہر ایک طرف پتا لگاتے	ہر ایک طرف پتا لگاتے	ہر ایک طرف پتا لگاتے	ہر ایک طرف پتا لگاتے
وان پہنچو تو جھلہ سحرش	وان پہنچو تو جھلہ سحرش	وان پہنچو تو جھلہ سحرش	وان پہنچو تو جھلہ سحرش
کوئی تھا محل میں نیک انجام	کوئی تھا محل میں نیک انجام	کوئی تھا محل میں نیک انجام	کوئی تھا محل میں نیک انجام
مجھ کو سرِ رام کا جو ہے پاس	مجھ کو سرِ رام کا جو ہے پاس	مجھ کو سرِ رام کا جو ہے پاس	مجھ کو سرِ رام کا جو ہے پاس
یہ تم تو کہو کہ ہرے آئے	یہ تم تو کہو کہ ہرے آئے	یہ تم تو کہو کہ ہرے آئے	یہ تم تو کہو کہ ہرے آئے
جو جنگی نے حال سب سنایا	جو جنگی نے حال سب سنایا	جو جنگی نے حال سب سنایا	جو جنگی نے حال سب سنایا
منظور تلاش جا نکلی ہے	منظور تلاش جا نکلی ہے	منظور تلاش جا نکلی ہے	منظور تلاش جا نکلی ہے
بولا وہ بہیسیکس خرومند	بولا وہ بہیسیکس خرومند	بولا وہ بہیسیکس خرومند	بولا وہ بہیسیکس خرومند
مشکل ہے وہاں پہ یارِ یابی	مشکل ہے وہاں پہ یارِ یابی	مشکل ہے وہاں پہ یارِ یابی	مشکل ہے وہاں پہ یارِ یابی
دیکھا ہر سمت آنکھ اٹھاکر	دیکھا ہر سمت آنکھ اٹھاکر	دیکھا ہر سمت آنکھ اٹھاکر	دیکھا ہر سمت آنکھ اٹھاکر
تھا فرق رام میں عجیب حال	تھا فرق رام میں عجیب حال	تھا فرق رام میں عجیب حال	تھا فرق رام میں عجیب حال
یہ کہی تھے تندرست صبا یا اپنا	یہ کہی تھے تندرست صبا یا اپنا	یہ کہی تھے تندرست صبا یا اپنا	یہ کہی تھے تندرست صبا یا اپنا
پیر اوئے چو تھکیا کشتادہ	پیر اوئے چو تھکیا کشتادہ	پیر اوئے چو تھکیا کشتادہ	پیر اوئے چو تھکیا کشتادہ
سہر سائے چو دیکھی آپ کی شان	سہر سائے چو دیکھی آپ کی شان	سہر سائے چو دیکھی آپ کی شان	سہر سائے چو دیکھی آپ کی شان
بے شبہ تعین ہو قاصدِ رام	بے شبہ تعین ہو قاصدِ رام	بے شبہ تعین ہو قاصدِ رام	بے شبہ تعین ہو قاصدِ رام
آگے بڑھی شوق سی ہنومان	آگے بڑھی شوق سی ہنومان	آگے بڑھی شوق سی ہنومان	آگے بڑھی شوق سی ہنومان
یہ حال ہو جو آشکارا	یہ حال ہو جو آشکارا	یہ حال ہو جو آشکارا	یہ حال ہو جو آشکارا
پیر آگے بڑھے خجستہ اختر	پیر آگے بڑھے خجستہ اختر	پیر آگے بڑھے خجستہ اختر	پیر آگے بڑھے خجستہ اختر
ہر ایک طرف پتا لگاتے	ہر ایک طرف پتا لگاتے	ہر ایک طرف پتا لگاتے	ہر ایک طرف پتا لگاتے
وان پہنچو تو جھلہ سحرش	وان پہنچو تو جھلہ سحرش	وان پہنچو تو جھلہ سحرش	وان پہنچو تو جھلہ سحرش
کوئی تھا محل میں نیک انجام	کوئی تھا محل میں نیک انجام	کوئی تھا محل میں نیک انجام	کوئی تھا محل میں نیک انجام
مجھ کو سرِ رام کا جو ہے پاس	مجھ کو سرِ رام کا جو ہے پاس	مجھ کو سرِ رام کا جو ہے پاس	مجھ کو سرِ رام کا جو ہے پاس
یہ تم تو کہو کہ ہرے آئے	یہ تم تو کہو کہ ہرے آئے	یہ تم تو کہو کہ ہرے آئے	یہ تم تو کہو کہ ہرے آئے
جو جنگی نے حال سب سنایا	جو جنگی نے حال سب سنایا	جو جنگی نے حال سب سنایا	جو جنگی نے حال سب سنایا
منظور تلاش جا نکلی ہے	منظور تلاش جا نکلی ہے	منظور تلاش جا نکلی ہے	منظور تلاش جا نکلی ہے
بولا وہ بہیسیکس خرومند	بولا وہ بہیسیکس خرومند	بولا وہ بہیسیکس خرومند	بولا وہ بہیسیکس خرومند
مشکل ہے وہاں پہ یارِ یابی	مشکل ہے وہاں پہ یارِ یابی	مشکل ہے وہاں پہ یارِ یابی	مشکل ہے وہاں پہ یارِ یابی
دیکھا ہر سمت آنکھ اٹھاکر	دیکھا ہر سمت آنکھ اٹھاکر	دیکھا ہر سمت آنکھ اٹھاکر	دیکھا ہر سمت آنکھ اٹھاکر
تھا فرق رام میں عجیب حال	تھا فرق رام میں عجیب حال	تھا فرق رام میں عجیب حال	تھا فرق رام میں عجیب حال

راون کا مع مند دوری کے ستیا جی کے پاس آنا اور بیہودہ تقریر کرنا



<p>دور اپنا غم و ملال کیسے منظور نگاہ چمکو سحر امین گھر گیا یک بیک دل پاک کرد نیلے ہلاک تجھ کو آکر کھینچی غصے سے اپنی شمشیر سجراہ تھی اوسکے ہاں ادا دل زو خیمہ خیر کا دکھایا دیتی ہوئی ہر طرف سے لگوئی تھی خوئی ہوئی ہر طرف سے لگوئی تھی</p>	<p>چہرہ کو زرا بھال کیسے آپ اور کہہ خیال بھی لکھو یہ نیلے سیاہیوں میں لٹک تجھ کو نہیں رام کا ڈاؤر راول کی سنی ہوئی تقریر منہ دیری ہوئی و غصہ بن سہوئی انہیں قبول لایا خود صاحبہ فخر چاہا گیا راول سن کر کلام دیا</p>	<p>کیوں بل دردمگر مری خادم ہن میں آپ کا بھند انجام بڑا ہو آخسر کار دیوانہ عبت بنا ہوا ہے لٹ جائیگا تخت تاج تیر خوئی ہوئی کارنگ کچھ جاو خوئی ہوئی دانت تیر زہار سلطان نہیں کی اسطر وہ کیسے ہو خواہش انکی</p>	<p>کیوں آب فسردہ دل چھین گھنٹا نہ کو کیسے فسردہ پوش اگر اس میں ہو عذر تو وفادار ہو لیں اری تجھ کو کیا ہوا ہے سٹ جائیگا دم میں راج تیر چاہا ہی قتل ہاتھ اوڑھائے وہ ہوئی کہ آپ میں جہاندار پیشک ہو خلافت رسم یہ بات واجب ہو کر پریشانی</p>
--	--	---	--

سو گز گریہ جل دکھائی	مہون دل سے مین مجھ کو آنا	دیتا ہوں مینے میری مہلت	پہر لو نگاہیں جان اہل صحت
گرام کو بول جا لیں بہتر	دل میری طرف لگائیں بہتر	ورنہ انجام میرا ہے	ہو گا وہی مین نے جو کہا ہے
یہ کہیکہ بڑا پاسبان اور	اونکو سمجھا دیا جس دجور	تم تختیاں اپنے خوب کرنا	سہمیں بھی تم نہ الٹے درنا
یہ کہیکہ وہ گہر لگ گیا جلد	بہت جاتی رہی تو ہنگامہ	یان مجھ غصہ ہے بہت بگا	ارٹنے لگے شو غصہ بیدار
لو ہنگامہ اور آتی شرمیاتے	گستاخیوں کو نہ باز آتے	تیرے چاکلی جی بچانے شاد	سہر وقت سی دکو رام کی یاد
آجیاب مین نے سطر پہنچان	تفاوت رام کا یہ سامان	تہی ایک بیچ ترچا و فاکار	خدمت کرتی تھی بادل زار
حیرت وہ کمال نیکو تھی	مشتاق حصول آرزو تھی	اوست پواین سیال جہنم	بہتر ہے کہ نکاح جسم سودم
آجیاب یہ مفارقت نہیں ہے	صورت نہیں لہفت کی کسچی	مین کیا ہوں میر چان کیا	شاید رکھتا تھے ہی خفا مین
آجیاب کوئی پیغام	ہو کوئی نہ فائدہ سبک کام	مجھ سے تو خطا ہوئی بیشک	جان اپنی نہ بیخودی ابھی تک
بن کر ہو لچکا جو بد کمیش	مین ہو لی یہ بات اس وقت	کیون جان مینے دی پیش	مٹی مین نہ کیوں ملو دھن پر
مجھ سے میری ہو لی خطا ہے	غصہ میرا م کا جبا ہے	آئے مین لول دی بستر	ابہر خدمت غم کی اور فاکار
دیکھا ہے یہ مین نے لگو خواب	راون ہوا رنج و غم سے بیتاب	بندر ہوا اک ایک نازل	ناسان کی اونہ ساری شکل
لنگا کو جلا دیا غصہ سے	اک فتنہ مچا دیا غصہ سے	راون کو ہر رام سی زمار	نوشل ہو چھبیکر صفت آرا
بس تم خواب یاد دلگیر	اچھی اس خواب کی تعبیر	وہ بولیں کہ دیکھیں گے کیا	کیا رنج ہو گیا تھی بلا ہر
قسمت یہ کہان کہ غم سے ہو مین	قید رنج و الم سے چھوٹ مین	وان زیب شجر ہو تھما میر	سینے رستہ چٹائی کی تاز میر
دیکھی جو طبیعت وکی روشنی	سینکی و مین رام کی لکھوئی	سیتا نے لگو مٹی دیکھائی	نقش و سپہ تہا نام رام چٹائی
حیرت مین ہو لیں کہ لکھ شانی	وہی کس پرہ مہربانی	اتو مین پون ست یگانہ	پرہنے لگو رام کاف نہ
گذرا ہوا سب بیان کیا ذکر	کیفیت عیش و قصہ و فکر	پہر لوئے کہ مین پون حکام	چو نام پون ست اس کو نام

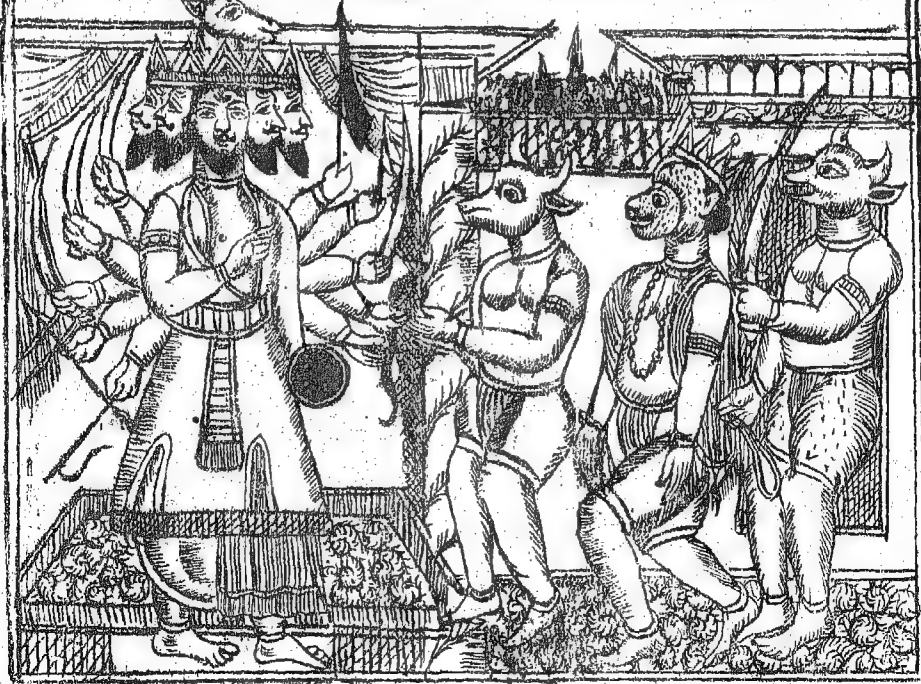
مہنومان جیکا لگو مٹی پھینکا اور درخت سے اوتر کر سیتا جی کے سامنے آنا



وہ بولیں اگر یہ سچ یا حوال	ہم سانسے میری خوش اقبال	وہ سانسے آلو اسیدم	سیتا ہو میں نے پیش و خرم
جو جو گزرتا سب کہا حال	بولیں کہ میں ہوں الٹے مال	ہر دم و خیال ام مجھ کے	ہر فکر یہ صبح و شام مجھ کو
وہ بولے کہ سنئے آپکا حال	راہم آئینگی ان بشارت اقبال	راون کا شکر سر نام	لیجا آئینگی آپکو سہری رام
یہ سنئے ہو میں نے شاد و مسرور	سمجھیں کہ نہیں یہ بات کچھ دور	قاصد زبرد دیا جو قات	تھی راجسوں کو لڑی قیامت
سیتا جی دیکھ کر نیا کام	سمجھیں کہ یہی ہے قصہ نام	جو چاہ کر رہا تو ہی ہے	عاقل ذہن ہوش ہر جی ہے
نہ بولے پون ست چٹ شنگ	ہو جو کہ کر بارہ سیر اول تنگ	کیے تو میان باغ جاوے	پیل تازہ اگر ملین تو کھاؤں
وہ بولیں فراسنہ کھانا	ہو گھسٹن باون تو انا	موجود ہیں پاس باج ہزاروں	میں راجسوں کے گمان ہزاروں
وہ بولے کہ رام کی مرد ہے	جو آؤ بلا وہ صاف رد ہے	یہ کہہ وہ باغ کو سدھری	محظوظ ہوئے خوشیک بارے
پہل کہا ہی جو پسند آئے	تو رہی ہی بیت بہت گرائے	اشبا چن کر کھا کر ڈالے	تنکے تھری بڑی بڑی وہ ڈالے

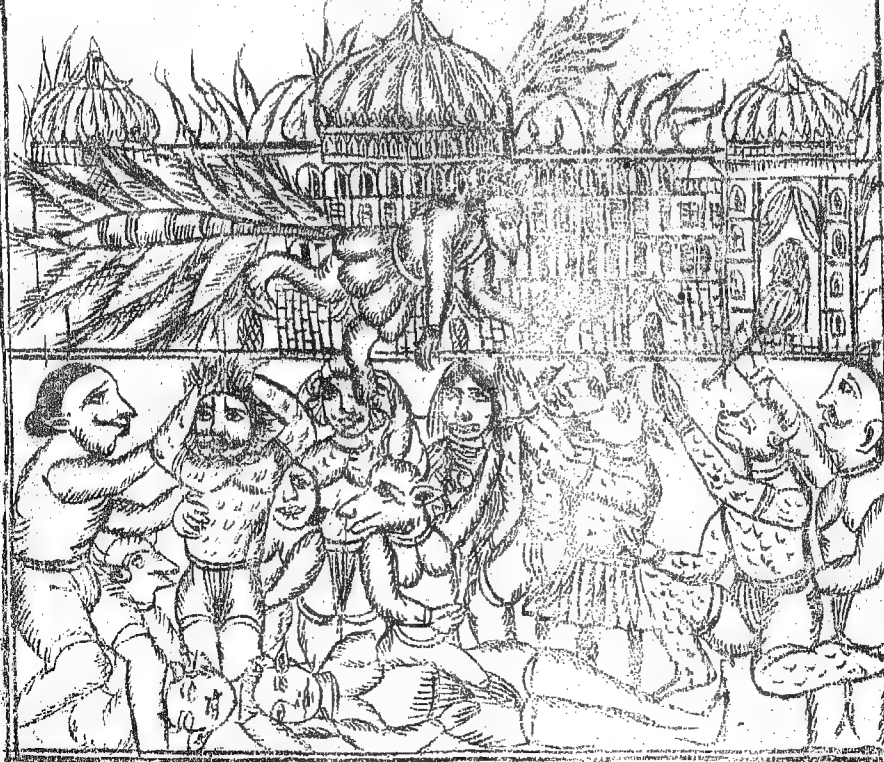
سب و فوج باغ خاک کردی پوئے که عیب با جبر است	سوار و پیشتازین مری بنده ی که بانی بلاست	سوار گریز از درک ماری آجوه باغ عین مبارج	راون کیطوف و ده جاسداری سب باغکو گردیا پرتاراج
راون کالیه تنه ایک پی نام آئی سو باغ فوج جبرار	سرزد لا و مردا خجاسم خود انجمنی ست پو کجزار	اوس بوالا که لیکار لشکر تنه موقع جنگ آشکارا	زنده ہی پکڑا لا و چندر و شکر و سیر آبرین کو مارا
آیا جواپی تو گویا لیست راون کیطوف کو کہا حال	مردہ ہوا خاک پر سر بوت پوئے کہ گمشدہ شال قبل	سب فوج ہولی تباہ و برباد بندر ہر عجب حبیب الال	کچھ زندہ ہی کج حال ناشاد جیتا ہی اوس سینے اپنا پالال
راون نے سنہ جال حیرت راچس جویہ بانی بلا تفت	انگوین پیر پینال حیرت غالب ہی اندر پر سوانتا	فرزند کلان کو جب ملایا اس سے بھی کہا کہ تم چلے جاؤ	خوار و سیر میگہ ناد آلیا بندر کو پکار کے سنہ لاک
القصد وہ میگہ ناد جبرار محبور ہوا جودہ ستکار	آیا گلشن میں بہر پیکار سو چایہ طریقہ آخر کار	تو انجمنی ست بزرگ زرت دیکھا دشمن کو جب قوی ہال	اوسکو ہی کیا اوس جگہ پست گردن میں تہہ ہیالسی ڈال

میگہ ناد کی وجہ سے ہنومان جیکار ہمہ پیا نس میں پینس جانا اور راون کی رو برو آنا



غل مجلیا شکر عدو میں وہ بولا کہ کون تو پرید کام راہ لے گیا کہ لاؤ شمشیر اب اور ہی دیکھو سزا کچھ بڑا گناہ ہے اپنا قد بڑا یا تجوڑ بکری پر نصب غور دوسرا تھی بڑا ہوا اس پر کجا	نخوت چہا کی سر عدو میں یہ بولے کہ میں ہوں قاصد نام تو پہلے یہ اسی مثالِ نخیر عبرت سے قتل ہو جا کچھ وہ سب غٹھو تو خوف کیا یا دوسرا سکی خلیا کے چوڑی حیرت و تیر و پروتھینے اگر وہ میں نکادی ہو چکا	لے آئے سب اسکوپیش راو یہ ہم جو ہوا وہاں بد کیش بولی وٹھا بہ بیکسین آرا راون لگنا کہ ملو یا ہم کی سب نے تو زور آزمائی منگوا لگو لگو رولی کر انبار لا کہوں میں تیل دم بڑا لا یہ سو رہا چاہیاد چھلک	دیکھا تو وہ تار نس قوی یہی بندری ذرا وفا کیش قاصد یہ نہیں ستم گوارا سب میں اس کو تو سکون ہم لیکن یہ بیان کچھ آج آئی وہ میں وہ لیٹے آخر کار دیکھتیوں زلف حق دل نکالا
---	---	---	---

ہندو مان جی کا اپنی دوسری لٹائیں الگ لگا دیا اور اچھوٹکیا بھیرا رہونا



راہ چس ہو ڈاڑھ چٹ مین گرد لنکا کا مکان جنگلے سب القصہ پون ست اہل انصاف پانی میں جو تم لگاؤ گراگ بہتر ہر مین بڑھ کر بے تامل پہر وائے سیار یا س آئے بولے کہ اجازت آپ کی ہو ہو پو پلو جنگ میں تم مہاسیر یہ دیکر دعا پراہ انصاف چو کر پڑی سیامسا بیر خوش ہو کر یہ تینوں دل سے باری کی نذر سیا کی وہ نشانی	بابا سنگھ گراں اسرود جل جہل کر کین نکالے سب بحر قلم یہ آگ کی صاف بہا نیکی نہ پھیلو تلوید لگ کردون ابھی تم کی آگ کو بولے نقد مراد لائے جسین فکر و انگلی ہو نادی جز جناب رگھو سیر چوڑا من اپنا دید یا صاف چیت ہو (والتی صورتیر پنپا پر کی طوف سداری سب حال سادیا زبانی تم خوب وفا شعار نکلیے	جس سمت گز نکالی آتش لیکن کاشا نہ بہہ سیکین چاہا کہ جہا میں دم کو تر ہکر پیدا ہوگی عجب خزانہ تھا امن جو آگ ہو ہی منظور سب حال گذر شہ کہ سنایا وہ بولین تمھارے ہی سبب وہ کام کیا کہل ہوا ستار بولین سب حال میرا کتا انگڑتے ہی وہ ٹکڑا ذات رام و تھپن کر پاس آکر رام و تھپن ہو جو جو رسد کیون دلکانہ پر شہار نکلیے	بندے لگا دل سے خیل کشت آتش سے بچا جال روشن بول وٹھا وہ کپ غم سے چڑھ کر جل جائیگی روح مرغ آبی جھمکے ہوئی آگ دم کی کا فو آئینہ خرمی دکھا یا فرست تھی ذرا غم و قہر تم ہی رہو قید غم سے آزاد احوال طال میرا گنت شاہ خرساں سے کی ملاقات سجدہ کیا سنے سر جھکا کر ہو کہ پون ست خروستہ
--	--	---	---

آغ از لنکا کا گانڈ

لشکر کشی کرنا را مجنڈر کا واسطے جنگ کے اور روانہ ہونا فوج خرس
و میمون کا شہر پنپا پور سے اور جزر سنگر عرض کرنا بہہ نیکن کارا ون
سے واسطے صلح کے اور نہ راضی ہونا و سکا اور لنکا بہہ نیکن کا اپنی
در بار سے

اسی خانہ دوزبان سے فصل تو	کسیچہ رام سر کرل تو	جب رام سب شاہ سوال	سگر کی بوٹا سے خوش حال
راون جو سرکشی بہت	بہتر ہو کہ ہم ہی ہوں خبردار	لشکر تیار ہو بہت جلد	فکر یکا ہو بہت جلد
سگر کو پا کے حکم والا	میدان کو خوب دیکھا بالالا	ہمراہیوں سے کہا کہ آکو	اپنا اپنا پراجبا و
نامہ ہر پیام بھیجے	قاصد خاص عام بھیجے	القصد کو شش و فاد	لشکر و اہر جنگ تیار
ہر فوج کے تہ جری یہ ہزار	نیل نیل سنگد واقف کار	انگد تکیا کین کین متا	توجہ ت گنید اہل تدبیر
دریا کی طرح بڑھا جو لشکر	تھی فتح تار ہر قدم پر	نقارہ جنگ کی صدانے	نصرت کرجا دی کارخانے
برام و لچین ہی جیا بکانہ	با صدا جلال تو روانہ	ہمراہ جو تہ جناب والا	لشکر میں تہی رونق و بالا
آخر کو نشان شوکت فر	لشکر کو قریب پہونچا لشکر	تھا وہ جو بہسبکین و فاکار	اس رفز ہو گیا خبردار
پہنچا جو قریب لشکر رام	لشکر کی لہریاں ہوا پنجام	یہ سوچ سمجھ کے وہ خسرو	بولارا راون سواری برادر
آپو کچی میں رام ہر پیکار	ہمراہ ہوا دو فوج جبار	کیا جنگ کی تھی او میں ضرورت	ہر بہر سیاق فقط کدورت
بہتر ہو او میں کو بھیجے پیکر	کیا فائدہ فکر جنگ کیجے	ناحق ہو قتل عام صاحب	روناہ خیال خام صاحب
راون کو کہا کہ او بد اطوار	گستاخی نہ کر میں اب خبردار	حاصل مجر زورہ ہوا ہے	سہراگن کو قتل کو کر لیا ہے
پہر آدمی سے درون غصہ ہے	کیا تیرا گمان یہ بے ادب ہے	غصہ میں روج جو بقراری	اپنے بہائی کرات مادی
پہر لولا بہسبکین خردمند	بیجا تھا نہیں یہ موقع پسند	تھی بہتری جناب کی فکر	دانستہ سی سو کر دیا ذکر
اب مانی یا نہ مانئے آپ	سو دو ضرر اپنا جانئے آپ	یریم جو اپہر وہ شاہ مغرور	بولاباہائی سو دور ہو دور
مجھ سے ہر ایسی بات کرنا	بیجا یہ نہ التفات کرنا	پہر لولا تہ بارہ یون بہسبکین	ہر موقع غور اس صفت افگن
کیا لطعت ہر جنگ پر خطر	کہہ کام لو عقل و ہوش و سر	تاراج نہ تحت و تاج کیجے	اس عقل کا ہی علاج کیجے
یہ سیکہ وہ راون حفا کار	کہا نہ لگا بیچ صورت مار	لوگوں سے کہا کہ اسکو ٹالو	گر سو مری بر محل نکالو
تھی آتش شور و شر جو ہر	رخصت ہو کر لیکے یون بہسبکین	ہم جلتے میں جانب ہر رام	اب آپکے نام سے نہیں کام
رشتہ جو لگا گت کر ٹوٹے	اجہا ہوا کا ہوشو نشہ ہو ٹو	اس ساتھ ہو ہلکوی الم تھا	اس ظلم سے رنج بکھم تھا
ہتھ تو تیلانی عقل کی بات	پر آپ نے کی میں یہ کہات	راون تھا شراب کی پیوستہ	تھا ہتھ اپست کی طرح اپست

کچھ ہی نہ خیال بند لایا . بہائی کا فراق دکھ ہوا یا

راجہ رانچندر کی ملاقات کو بہیسیکن کا آنا اور خلافت لنکا پر سرفراز ہونا
اور سنگ و سارن کا لشکر رانچندر میں گرفتار ہونا اور بعد آزادی
راون کو دربار میں حاضر ہو کر اظہار حال کرنا

راون کا برادر خوش انجام کچھ لوگوں کا شنگ عدوین سر بنا جکا دیا اور ہے سنگ سدان نون چہرے اون دونوں کو بند روٹ آخ کو اونین پہ لیا پھوٹا ہم وان جو گوی ہوڈا کردار کیا مجمع عام کا گھین مال بہتی جو بہیسیکن اوسطرت غل تہا ہی فوج میں جمال	اسطرت گہر نشان قلمی دیکھو تو او دھر بہیسیکن آپو نچو بہیسیکن خوش انجام لنکا کا اونین کو دیرالچ سب کیہ رہی تہا نکا احوال دیوانہ صفت بنا یا او کو کہنے لگو قصہ خسروانی ہر چہست قوی ہر لک افسر ہر خلیہ زمین جیلوہ ستر لشکر ذریعہ اوسکو مانا	رگھو کا جو ذکر ہو سب ہم غل مچھیا لوصف افکن آری پالی جو اجازت سریرام خوش اولے جو ہو گوی مناراج تو مجھ راون بد اقبال لشکر کی طرف پہرایا او کو پیش راون کی شتابلی دیکھو توست ہی فوج و لشکر ہرین لکھم و چمن جو دو برادر دشمن نہ کسی کو اوسکو جانا	آہنی قریب لشکر رام کچھ کہتے تہا تو نیک فوہین آزاد ہوئے غم و افسوس گوشتے میں کھڑے تہا ہنہ ہیا لڑ باندھار سونگ خوب بناوا وہ ہاگرا دھنر نہ ہی ہوا لشکر میں بہری جمالت زار لشکر سے عیان ہر شان اقبال راجہ جونی صاحب شہر نہ لنکا کا اوسکو ملگیا راج
---	--	--	---

اے مانگنا رانچندر کا سمندر سے اور پل تیار ہونا تل اور نیل
کے ماتھے سے ہو جیہ درخواست سمندر کے

نئی قلم سے بے تامل نہی سمندر کی دفا کار	مضمون لکھا خوب بند لکھا کیونکہ اوتیرگی فوج ہزار	اگر سریرام ہی بہیسیکن وہ بولے ہی کہ بندہ پرور	کیا منزل سنت بہیسیکن بہتر ہو جو راہ دی سمندر
--	--	--	---

لیکن قلمروں کی جہیز کی راہ	برکھرو میں تین سو چار	آسن پر کاہ پر جب لی	سیر قریب ساحل کے
ہر تہیہ بدگمان لاؤ	لو لے اسی تیر لوگمان لاؤ	لیجس کو ہی رو برو دیا	دو گھنٹہ کے آگیا
پل شوق سو پانچ ہندو لکھ	عفو تقصیر ہر سہارا ج	کے لگا لگا کر پر ہن	ہوا دیکر چاک دامن
پانی میں نہ غرق ہو بہر حال	جو سیر وہ آتے پر دین ال	پر کہہ کی عایہ و کلوذ بجا	نیل جو ایک مہینہ ہزار
پل حسین بندہ ہیکشت غور	پتھر کو پائیں جس فی اللہ	سگر اور بڑا اور خوش انحال	سکے نہ سم فی الحال
پل باندھنے کی کالی تیر	نیل کی پیر نشان توفیر	جا جا کر یار اوٹھا کر لاسے	خیر میں زخم کیا ہے
باہم سر آب وصل پا یا	اون دونوں کو پانی پر بایا	اور دوسری پر سکار لکھا	اکس لکھ پیرس رکار لکھا
	باندھنا نل نیل نہ زمین پل	یومین لقمہ بنے نال	

پل تیار ہونا نل اور نل کے ہاتھ سے اور فوج کا سمندر سے عبور کرنا



گھر کے کچھ اہل بیت مہادیو کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے ساتھ ساتھ ایک اور شخص بھی گیا۔

چتر اور بہت راہنما کا اپنے راہ چلنے کے لشکر میں سوار ہوئے اور ساتھ ساتھ ایک اور شخص بھی گیا۔

مع ستیا واپس جانا

راہنما کی بنائی عورت	پیشانی جو رام کو ضرور	خاک کو بدل دے بنفشا	رگناتہ کہ میں تم جو بد کو
فکر اہل علوم و فن تھی	پوچھا کہ تماش برہمن تھی	مستدل نہیں ہواں تو پوچھا	پوچھا کہ ہو کر فرام اسباب
آگاہ علوم و جوتشی ہے	دانتہ پیدی دی ہے	پوچھا نہ ملے گا رول ایسا	پا پانہ کہیں برہمن ایسا
وہ غیر تو ایسا بیان کیوں	لوگوں نے کہا یہ ہوا ہے	نزدیکی ہو کر ہے ہوری	وہ آئے تو رسم جب ہو پوری
موٹریا کہیں نہ روی اقبال	پوچھا کہ تماش برہمن تھی	راہنما کے ہوا ہے رگ عالم	پھر پوچھے کہ اہل ہوش او سیر
ای راون مسافر رہا ہوا	فائدہ چاہتو کی یہ تقریر	فائدہ کیا اور مسافر تھی	رگناتہ کہ میں تم جو بد کو
مشتاق تمہاری انجمن ہے	رگناتہ کہ میں تم جو بد کو	سوں آپ ہی و مسخر تھی	پوچھا کہ ہو کر فرام اسباب
طنے کی یہ فکر کی ہے	اب رام کو یاد جاگتی ہے	وہی ہوا بدل بنفشا	راہنما کے ہوا ہے رگ عالم
چلتا ہوں میں یہ خواہ مخیر	یہ سوچا کہ اس کو کد یا خیر	پوچھا کہ تماش برہمن تھی	پوچھا کہ ہو کر فرام اسباب
بٹلایا ایسا کہ رام کو پاس	منظور تھا اس کو عقل کل پاں	پوچھا کہ تماش برہمن تھی	پوچھا کہ ہو کر فرام اسباب
دی باندہ گردن نشان تو قیر	باہم ہو جو جاگتی در گھمبیر	استہانک کو ادب ہے	پوچھا کہ ہو کر فرام اسباب
دشمن جو غم و بلا ہو	سب کچھ ہوا خراب ہو	دشمن کے ہوا بدل بنفشا	پوچھا کہ ہو کر فرام اسباب
یہ سوا تری کی جگہ پانی	یہ سوا تری کی جگہ پانی	پوچھا کہ تماش برہمن تھی	پوچھا کہ ہو کر فرام اسباب
نرمی کہیں یہ اہل شمشیر	نرمی کہیں یہ اہل شمشیر	پوچھا کہ تماش برہمن تھی	پوچھا کہ ہو کر فرام اسباب

راہنما کا نام رگناتہ اور رگناتہ کا نام رگناتہ

میدان وغامین اور ایک روز راون کا اپنی محفل میں ناچ دیکھنا

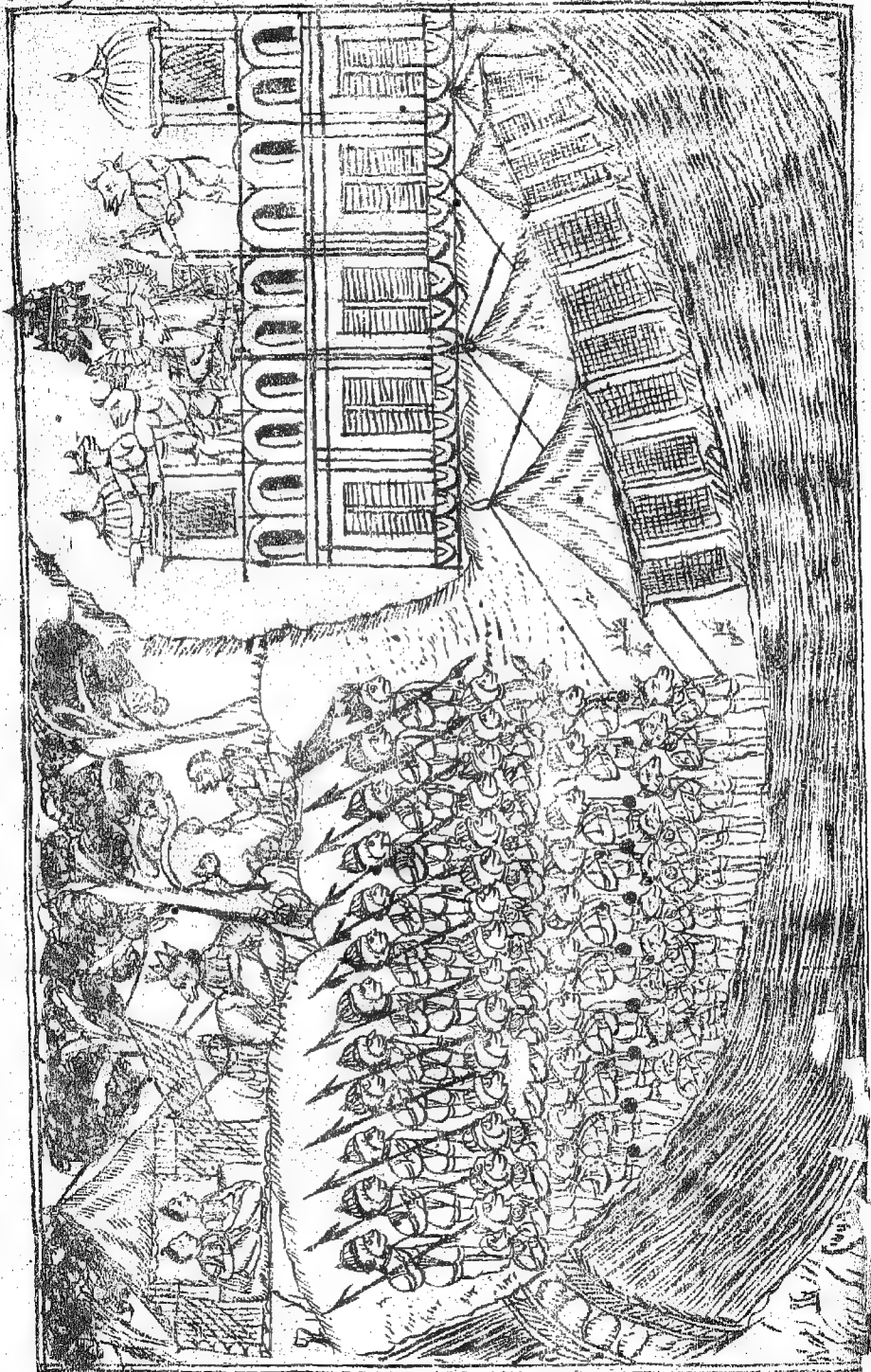
تیار سی فوج کا جو ہے ذکر	خانے نے پڑ بیان کی فکر	سبھا جو وہ راون برافام	آہو بچا قریب لشکر رام
تیار سی فوج کا دیا حکم	پہنچا دیا سینے جا بجای حکم	پاپا کی خبر سوار آئے	سردار ستم شہر آئے
آہو بچا افسران حیدر	سامان ہوا ہر جنگ تیار	آراستہ تھی جو صف فوج	نتی زیر نگاہ ہر طرف فوج
ہاتھ نہ جو ہو لوگ سب تہو	پرکار نہ وقت غضب تہو	ہرگز نہ تھی اچھوٹ کی فوج	تعداد میں تھی وہ سو پدم فوج
راون کی کیا نظارہ فوج	لہرایا لپک کے صورت موج	لوہا سر نرم ای جو انو	لڑنے کا ارادہ دلیں لٹانو
جیت کی کہ کو چیت رکھو	سب عقل و خرد دست رکھو	سبا کا جو لہ لہی رہے	کرونگا حیدر اسو سکا تن سے
الفصہ تمام فوج بد کام	جاہو بچا قریب لشکر رام	اک روز کا ذکر کہ گشتہ	تو مائل سیر لطف کر ساتہ
لشکر کی طرف جو آنکھ اٹھائی	دیکھا تو عجیب بات پائی	تہا مائل لطف میں آن	سامان طرب تھا جلوہ افکن
تہا رقص و سرود کا جازنگ	مجھے تھی ہر اک طرف فی و جنگ	راون تہا مائل طرب مدہوش	کچھ اپنے بگڑنے کا نہ تھا ہوش
کہ لٹکا نہ جناب ام کا ست	جام و خجوت میں نہ لہنہا تھا	دیکھا جو یہ میر نہ حال سارا	اک تیرا وسیط کو مارا
تاج سر راون بد اختر	خو راوہین گر پڑ زمین	برہم ہوئی نرم راحہ تمام	پابند الم تھا مجمع عام

راون کا برج لٹکا پر چڑھنا اور راہ راچندر کے لشکر کا

مشاد دیکھنا

خانے نے راہ مہر افلاک	کسی بچی یوں شکل مظلیم	راون تہا جو جو پوری	کو لٹی یہ چہرہ ہا بہ شہر ساری
دیکھا سو لشکر سریرام	تہا زیر نگاہ مجمع عام	دید کی حیرت کہ تہا یہ دور	اوسارن سنگ ادب بولے
	دیکھا یہ صفہ دیکھ گیا	کس طرح دہری جگہ تھا	

لشکر راہ راچندر کا حال اوسارن سنگ کا راون کو دکھانا



خبر پیدائش پیدائش پیدائش	دو اقب بنی کمال حال	دو اقب بنی کمال حال	دو اقب بنی کمال حال
صالح ہو ولسکری محو نور	بقبال ہمارا اوچ پر ہے	بقبال ہمارا اوچ پر ہے	بقبال ہمارا اوچ پر ہے
سیکسانیں جنگ کا طریقہ	مہینے لڑائی مہینے	مہینے لڑائی مہینے	مہینے لڑائی مہینے
کرانکو جانبری پر منظور	یہ خواہو لکھا بشو د	یہ خواہو لکھا بشو د	یہ خواہو لکھا بشو د
انگدے لکھا کہ اس جہاندار	بہتر نہیں شور و شر مٹانا	بہتر نہیں شور و شر مٹانا	بہتر نہیں شور و شر مٹانا
پیش سریرام اوسے چلیے	وہ بولا کہ تو تو بھیجی ہے	وہ بولا کہ تو تو بھیجی ہے	وہ بولا کہ تو تو بھیجی ہے
جس طرح تھرا باپ مار ڈالا	ایسے جینے سے بھی نہیں ہمار	ایسے جینے سے بھی نہیں ہمار	ایسے جینے سے بھی نہیں ہمار
انگد بولا کہ اس خبہ دار	میں مرگ پر سو کیوں نہیں	میں مرگ پر سو کیوں نہیں	میں مرگ پر سو کیوں نہیں
ہر فضل جہان نام ہر وقت	پریاد رکھ تو بی فی الحال	پریاد رکھ تو بی فی الحال	پریاد رکھ تو بی فی الحال
دونوں میں دل کینے تیار	آخر انگد نے بل دکھایا	آخر انگد نے بل دکھایا	آخر انگد نے بل دکھایا

انگد کا قدم جانا عین محفل راون میں اور نہ جانشین راو کا کسی اور



بولا جسے زور ہو وہ آئے	اس باسو مرقم ہٹا کر	جنتش جو مرقم کو ہوا	سب گرد و عنبر کی
ہم ہمارے گوشت و راس ہارین	خود اپنے گھروں کو سب تارین	یہ شکے سمون کے زور ڈالا	قوت کا جو صلہ نکالا
دانا جو وہ ہمیں قدم تھا	ستھکے سویت قسم تھا	سب ہار گئے تھے کس انداز	جنتش خولی قدم کو رہنا
راون کو ہی پیرتے تاب آئی	اوٹھاپے زور آزمائی	انگڑے زمین براہ انصاف	اب سب سے قدم و تالیف
کہنے لگا وہ یہ قدم چھو	پاؤں گناہتہ چھتہ چھو	راون ہوا اہل غم و آہ	انگڑے دانتے اوٹھ کر لی
میں ہی زور ترن دیکھا	اک برج مکان پر گرایا	اللہ اللہ انگڑے نکو نام	ایہو بخا خوشی سے جانب رام
بولا نہیں سویت صفائی	راون کو وہی چوٹیں تائی	یہ شکے غن جناب رکھتے	کرتے لگو برجل یہ نقیر
	سگر لوسے لولا با اعران	اب جنگ ہو کل اچھو اعران	

جنگ اول میگمہ ناد اور چمن جی سی اور شکست پانا میگمہ ناد کا

اگر خاتم سخت اب نہ نرم	بہنگامہ کار نہ رہی گرم	دکھلا چکا اپنی ہوت پر	آئے بہادری میں بہتر
کہ حالت جنگ کی خبر دی	میدان سخن کو فتح کرے	نکلا جو فلک پہنہ سر نور	نکلتے شہساز کی ہوتی نور
سگر لگا پائے حکم لشکر	تیار ہوا بحشت و فر	در یک سیرج ہو ہوا جو گے	اقبال و ظفر کے تخت جاگو
چمن نے جو حکم رام پایا	لشکر کے نشان کو بڑھایا	اوس سمت میں میگمہ ناد آیا	فوج خراسان تہ لایا
وہ لوٹن لشکر لیک کو پہنچی	بجلی کی طرح کرک کر پہنچی	آپس چینی بھر گئے تنو نہ	دروازہ دوتی ہا بند
سراکب کا کت گیا سر دست	بیتابی سے دوسرا ہوا پشت	تواری کے وار ہو رہے تے	سرا ہوا پتھر جو پرتے
تیروں کی جو ہر طرف تہی چو	اک عالم حشر تہ نمودار	چمن کے جو لوگ تے صف آرا	ایک لیک لڑتے دیکھ دوش کو لارا
فوج دشمن جو دل گئی ہار	ہاگی پہی بجالت زار	راجپس ہی شکست فاش ہو کر	بہا گامیدان سے سر جھکا کر
چمن ہی بیری سوی سر رام	ہزار وہی تہا جمع عام	برگشتا تہ کی کرک جہہ سانی	کیفیت فتح سب سنائی

جنگ دوم لڑنا میگمہ ناد کا اور مایا روپی جانکی کاسر کاٹنا میدان
 میں از تیر مارنا چمن جی کا اور نالہ دیمہ نالہ کاسر کا اور واپس آنا چمن

جی کا بعد فتح اپنے لشکر میں

ذو آکر

دیکھ سخن جو بارہ پر ہے	خامے کی زبان بھی تیرے	جب صبح کو آفتاب چکا	دل پڑ گیا فوج یا شتم کا
یہن سوی زنگاہ پہنچے	لیکھ فوج و سپاہ پہنچے	بیشمار جو میگنہ ناد بھی تھا	آوارہ شغل سرکشی تھا
شکر و نون جو سج کر آئے	بادل کی طرح گرج کر آئے	رخمی پہ آب تازہ ترس	تیروں جی کا پیٹھ میں پر
القصد وہ میگنہ ناد مضطر	لچھن کے قریب آیا ہو کر	مثل ستیا و کمالی اک شکل	مایا روپی بنائی اک شکل
شکل اصلی کی تھیک تھی نقل	خرم تھا میگنہ ناد جو نقل	راجپس نے جو بیض دل نکالا	اوس شکل کے سر کو کارڈ والا
گھبر گیا شکر سری رام	یہ کیا ہو غضب کیا ہو بھام	لچھن تھیں جو قاتل دھاکا	فوراً ہو کر حال ہی جو دار
سمجھو کہ طلسم تازہ تر ہے	یہ شوخی فکر فتنہ گر ہے	اک تیروہن یہ کر دیا سہر	بگڑا فوراً طلسم کا گھر
راجپس ہو کر بغیر اور غناک	ہاگو کچھ گر پڑی سر خاک	جب فوج عذرو کر گم ہو کر	پلٹے والے لچھن لے بد جوش
	لشکر بھی سوی مقام آیا	آرام سا ذوق پہنچا پایا	

روز سوم جنگ کرنا میگنہ ناد کا اور مارنا برہمہ شکتی راون کا
 برج لٹکا سے اور لبیب سرگرمی ہنومان جی کے واپس جانا
 شکتی کا اور آنا نار د کا برہما کے حکم سے اور غافل کرنا فوج کو
 اپنی خوش الحانی سے اور دوبارہ شکتی مارنا راون کا لچھن پہ

فوج مضمون پہ تھی چڑھائی	خامہ زبانی دیکھائی	نکلا جو خلک مہر پر نور	شب کی دہ ہولی سیاہی کو
راہی ہوارن کوٹ کرام	سردار بھی سب اسی گام	لچھن جو ہو کر وانی الفو	رگناتہ زولین کچھ کیا غور
کی انجی تھیں تازہ تھریر	جو تم تو دلیر و اہل تدبیر	لچھن کے ہمیشہ ساتھ ہنا	دلپر سے نقش میر اکھن
اوس سب ہی میگنہ ناد چار	پیش پد آیا ہو کر بشیار	لو لاکھ من رن کو جانا تھیا	زور بدن کرنا تھیا ہون

ہونے لگو تیر ہر طرف سر سرکش تک تک جی سہاڑو راون کو ہوا یہ حال معلوم کی حکمت زور سے یہ تیر راون ہی کہ پاس جا کو پوچھا اسکی یہ خطا تیری خطا ہے شکستی کو ہمارے زور دیکھے مستاق تہی ساری انجمن خود پچھن کو بنایا جس نے خنجر گندہ پٹھالیا بصد غم	انقصہ بڑے جو دھونوں پچھن نے بھی تیر ایسے مارے تھارن جو سیگندہ دھوم بجنگی زدیکھی آمد تیر دریا میں جو تیر کے پوچھا برہما سو کہا یہ تیر کیا ہے ابو نے کچھ ایسی فکر کی ہے کاؤنگے رام کا بھن خود راون زد دوبارہ سر کیا تیر بجنگی زدیکھ کر یہ عالم سب لوگ ہی اون کو ستاند	لوٹھو سو بھی آپ دیکھیے سیر دکھانے بہادر سی کو جو ہر دل فوج عدو کا تھکھلایا بجھا کا وہ شکستی ہاں مارا پھینکا دریا کی سمت فی الفو یہ بات زبان نہ نکالی کی تارو سے فرض ملاقات جا پوچھ میان جنگ فی الفو مشتیانت او ان عدو کو خاک و رتی تہی دو آنکھ پچھن کو حضور رام لائے	ہو کر جو ہم یگانہ وغیر راجہ سچ بڑا پڑا افسر جو جنگی نے گز حسیا و شہا پچھن کی شہوت کیا نظر را اوس تیر کو روک کر بصد غم اوس کا مکیانٹ اذغالی بہاؤ سوچا و سکی یہ بات نار و توڑی تو صاحب غم بجنگی تو پچھن رہی تو گاتا خاری جوشی تہی فی پچھن پر
--	---	--	---

راجہ رام چندر کا بیقرار ہونا اور آنا طیب لنکا کا اور دو اتنا ناوا
جانا ہنومان جی کا سمجھون لانے کی واسطے اور اچودھیامین
بہرت کے زور کی آزمائش کر کے لشکر را چندر میں داخل ہونا
اور شفا پانا لچھن جی کا

کوفانے کو بوجھ کی قلم ہے لچھن کے لگا جو زخم کاری رگھو پری لچھن کے پاس ڈر بہرت کے گنا وطن ہی چونا	لیکن نقد شفا ہم ہے تہی اہل وفا کو بیقراری پابند ملاک ویاس آڈر صحر کے لچھن ہی چونا	چمکا جو فلک رو و خوشید کہرام جو فوج میں چاتا دیکھا تو تیمان تھا حال ہی لچھن تو فقط شہر کمال اب	تہی شام ملال صبح امید ہر شخص ٹم میں مبتلا تھا تاپیش نظر ملاک ہی اون کا ہی یہ پیش ہر ملاک
---	--	---	---

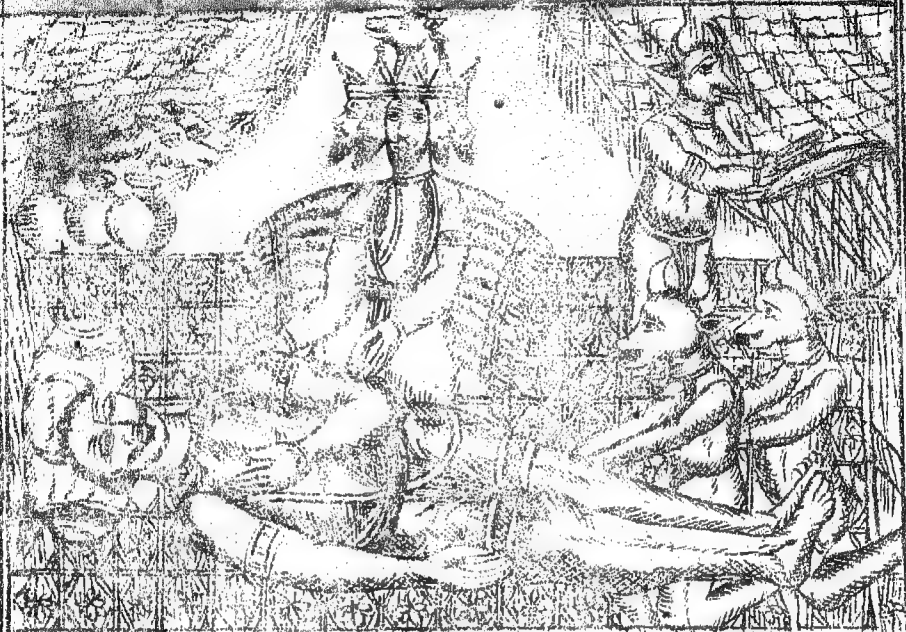
رگناتہ ہو جو خوشیوں وہ آئے تو کام ابھی لکھاؤ بجنگی اوٹھو چلے اودھر جلد بجنگی زبیں پٹنگ اوٹھایا جگویا طبیب کو کہا حال بولی سچھونی گئی آئے جو صاحب زور ہو وہ جاؤ حیران تو سب اور اہل تدبیر آپو چاہو کال نیم کے پاس پس کیجیے کوئی ایسی تدبیر قائم جو کیا نشان جادو بجنگی ادھر سے جاکے پہنچو بجنگی چھاپا سچھو مضطر پہر محبت نے اپنی شکل بدلی یہ بانغ طلسم کا مکان ہے یہ کیلے سوئی فلک سدھاری کام اوسکا تمام کرو یا جلد تہی راجھوں کی جوتہ سہا القصد اٹھا کر کوہ کا کوہ اوپر تہی تو فلک مثل بود یکہ یہ پشور کوئی بد کام	بول اوٹھو لبد اوٹھو نقد دار و کردار تہہ آؤ جا پہنچو مقام خاص جلد قبضہ میں طبیب خفته کیا دیکھی جو وہ نبض لکلیاں آرام مرض دور پائے جلدی سی اتہی وہ بولی آؤ مہر والے چلے وہی مہا بھر کنے لگا یوں بحالت یاس بولی کو نہ لاسکین مہا بھر تیار تھا بوستان جادو گلشن میں قدم ہوا کرچے جا پہنچو قریب چشمہ اتر یکتا کی حسن کی سندلی موقع یہ برای امتحان ہے تہی صورت مدعا بر آری ایسا دہرین استہ لیا جلد کر رکھی تہی اپنی جلد یاری والسے چلے بے ملائی ہر جا پہنچے بہت کر و بروہ ہو اتہی تو پشور رام	لکھا میں طبیب ہر سکینا بجنگی سے بول اوٹھو سر پریم دیکھا تو طبیب سورما تھا پہر کیا تھا پاٹ کر جلد آئے بولو وہ طبیب باغ و یاس ہر دو ناگر جو ایک پرست گردیدہ طور ہر خطیر کا راؤن ڈستی جو دان کی آجائیگی گر سچھونی ہاتھ اوس اچس بدگہر نے آخر پڑھنے لگا مثل من کہتا میں راجھس نے بہ فکر حلیہ بزم پانی کے ہوئی جو دل سے طالب جب صورت پیشراہی یہ غفلت نہیں اسجگہ مناسب بجنگی نے یان یہ ہوشیاری پہنچے سر کوہ جب دوادو بجنگی کو پس تھی ہر حیرت سن رکھی جوتی ستایش تہ اوپر جو بہت ڈانگہ اٹھائی یہ سوچے جانے بہت آ	اک مرد عجیب ہو سکینا ہو گا یہ تمھیں سچھو کام انجام محو آرام ہو رہا تھا بولے کہ طبیب سا تھلائے اس درد کی کچھ واہنیں یاس ملتی ہے دوادو میں حکمت صمان ہر مریض رات بہر کا جلتے میں پڑو ادھابیر اچا ہو گا برادر ناتھ رستے میں کیا طلسم ظاہر چالاکی کی تین تہی دامن کی شوق سے مہمان کی قیام تہی ماہی آب اپنے غالب بجنگی سے عرض و سنو کی ہر کام میں ہوشیاری واجب راجھس یہ لپک کر لاتی دیکھا کچھ روشنی کا بر تو سمجھ نہ دوا کی شکل و صورت سنو رتہی از مالش بہر سمجھی ہے ہر طرح کی ادائی تیر پر کاہ بڑھ کر آ
--	---	---	---

بجنگی کو پاؤں میں لگا تیر تو دلیں وہ بہت ہی نڈی وہ بولے کہ میں ہوں اہل تیر پہلی کچے سپ بڑا ڈھایا پہنچو نگا دیر جی والی شہ یہ حال دیکھ کر نہ ہدم محبت سے دیا اوسو سہارا بجنگی بیان لشکر آئے	نیچر وہ گری بحال دلیگر بہنو کہ جو رام کا یہ خادم مشہور ہو نام ہی نہ سیر رستہ تنہا ہی اوہ ہڑی آیا ہو جائیگا اسگان و مطلب کرنے لگے دیکھ مالِ غنم تھی قوت خاص لشکارا بول اوتھو کہ ہم دو اتوالو	پہنچا تہا جو پاؤں نہ تیر پہنچو وہ قریب اوسکے جا بہل جو ہو کج صاحب چین تیر اپنے بے قصور مارا لچس کو نہ زندہ پاؤں لگا کچھ دیر میں جب اس آیا بجنگی کو تیر پر بھجیا حاصل ہوا دھارے اسر حاصل ہوا اوسن طیب کور	اپنے گے رو کو نام رکھیں پہنچو وہ قریب اوسکے جا بہل جو ہو کج صاحب چین تیر اپنے بے قصور مارا لچس کو نہ زندہ پاؤں لگا کچھ دیر میں جب اس آیا بجنگی کو تیر پر بھجیا حاصل ہوا دھارے اسر حاصل ہوا اوسن طیب کور
---	--	--	---

مشورہ کرنا راون کا اپنے وزیروں سے اور جگانگہ کرن کا

خامس کے نصیب اچو جگہ بیٹھے تو مشیر کیا تدبیر خست کا جو آجکل ہو اچیر پہر کیوں نہ ستم اچھا نکا بولے وہ دفا شعار راون اک آیکا بہانی صفت شکر سوکا موگا وہ اہل افسون بولاکہ ایہی جگاؤ اوسکو باچو بھائے دہول بیٹھے چیتھر پھر اوسنے واسکے	ہو قصہ خفتہ بخت آگے کرنے لگا شاہ اونسے تقریر کرنے لگے سرکش آگے اندر گھر کا بیدی ہو دلاؤ لنگا تاقیم رہو افقی راون جبکہ کہ خطاب کہ کرن کہا جائیگا ساری فوج میں آگے مری جاکے لاؤ اوسکو دست و پاؤں دسی گسیٹے خواہش ہوئی اوسکو اشتہا کی	جب صبح ہوئی تو شاہان نہ بار شکست ہو چکی ہو بہانی میرا جو تھا بہسین بہتر ہو کہ کوئی سوچو تدبیر پر غم نہون اب جہا طالی شش ماہ سو رہا وی ہو یہ سنکے ہوا انال راون سب جمع سرکشان جہاں باہم جو کیا تازو رہنے تھر لوگ جو پیشتر سے لائے	تھا مالِ رنج واد وشیون سہت سری لپست ہو چکی ہو وہ جاگو ہو اشتر کی دشمن میدان میں تیر گشتہ نکو تقریر تدبیر یہ بیٹھے نکالی وہ جاگو تو شکل بہتری ہو مسرور ہو اگل راون پہنچا سوکرا جیس سیہ کار کوٹلی صواب عظم نے سب دسے غزال گرگ لائے
---	---	---	---

سب را چوں که گن کو جگنا اور راون سے گفتگو ہوتا



<p>یون دل ترا مال تعبت میں دشمن آبرو کی لشکا لایا ہوں سیا کوکر میں لشکر کی صفائی ہو ہی ہو دوسرے ہر شریک پہنچن رام جس کوئی شکل شتر نہیں سمجھا کہ پری ہر میری فقیر قائم رہے نام چھرا تی واجب نہیں ہر کسوٹ و کرنا دوسے ہوا دشمن سر رام</p>	<p>جگو ایا مجھ تو کیا سب سے رام دلچسپ کہے سو دلچا میں دیکھتی ہو تو شکر کی ہر روز رانی جو رہی ہے بہانی ہو ہمیکہ خون شمع کیوں لالہ سیا کوکر میں راون کی سنی ہو دیکھتی ایک کچھ کچھ تو مہربانی اب بات کا ہو بناو کرنا سیکر منی خود سر ملکا نام</p>	<p>یون اور تو ہی ہر پری ہوائی کر کہا ہو کس شتر کی یا ل کہ دو کسٹ مٹ کر ہو کو فاک ہر کی ہوئی تو تش غنہ ہے ہر صورت یا س آشکارا کی تحفہ خط کی سر سربا ت ہیو وہ صا و صاف کی بات قسمت میں جو توادہ اگیار یون موقع جانبری عبث ہو لڑنے پہ ہوا خوشی ہو تیار</p>	<p>ماون سو کہ کہ میری بہانی یہ لولا کہ کچھ پتو پیچہ حال جیش کی میری گاٹ کی ناک پڑ ہی مال کا سبب ہے لشکر کی بار میرا مارا یہ شکر وہ بول اوٹنا کہ سپہا ت انصاف کے ہی خلاف کی بات بہانی سے کہ کہ اس کو فاکیش حل مارنا جیتے جی عبث ہے یہ باتیں سنیں تو وہ سید کار</p>
--	---	--	--

کہ کرک میدان جنگ میں آنا اور انگد اور سگریو کو اپنی بغل میں
 دبا لینا اور نیل کرپٹ جانے کی وجہ سے آگ لگنا کہ کرن کے بدن
 میں اور غضبناک ہونا راون کا برج لٹکا پر اور نزول بارش کے
 سبب آگ کا فرو ہو جانا اور مارا جانا کہ کرن کا اور منومان جی کا کہ کرن
 کو اپنی دم میں لپیٹ کر سمندر پار پہنچ گیا

میدان قلم بڑھا ہوا ہے	دریا کی سخن چڑھا ہوا ہے	یہ جنگ جبل کی داستان	شمیر قلم کا محتاج ہے
جب صبح ہوئی تو فوج راون	کرنے لگی فکر قتل دشمن	موجود پڑ بندوبست تھے	آما وہ غصہ و غضب تھے
تیار تھے ہر جنگ سرکش	دکھلاتے تھے شان تیر و کش	تواریں جب دکھا رہیں	فوج میں ہی قدم بڑا رہیں
آما وہ قہر کہہ کر تھک	جزار و دلیر صفت شکن تھے	شکل اور سکی تھی صورت شکن	تھی کالی بلا وہ ذات شکن
بڑا شاہ قلم قیامت آتی	ستتا تو فلک کی شامت آتی	القصدہ راچس سید کار	آگ بڑھا ہر جنگ بیکار
یان رام دلہن کی فوج چار	پیلے ہی سو ہو چکی تھی تار	دشمن کا جو آگے لشکر لایا	اس فوج نے ہی قدم بڑا لایا
رام دلہن بصد تجمل	آئی سوے فوج بے تامل	انگد سگریو اور نیل	میدان کی طرف بڑھ چکے تھے
سہل ہی میں تھے سب اہل شمشیر	باون اور کیسیری مسامیر	القصدہ بڑھو صفت فکر	آہو بچا مقابلہ کو دشمن
ماچھل دھو شور و شر مچایا	میدان میں جبار فتنہ چھپایا	کوئی کھلا کوئی ہوا زیر	کوئی غران تہا صورت شمشیر
فوج نیون زدہ کیو کام	گہرا اوٹا راچس بڑا بچا	منہ کو لیکہ بھاڑا چلا وہ	ڈھانے لگا فوج پر بلا وہ
غصے سے جو بند روں کو تاکا	طالب ہوا تازہ تر غذا کا	منہ کو لیکو انکو دھردیا	نوجا کو چاکسی کو کھایا
ہاتھ آئی پوراہ بینی و گوش	نکلے باہر وہ سب بصد ہوش	جسکو ملا جیٹھ سوسہ	لگتا اوسے رہ سہل شکست
یہ دیکھا جو حال حیرت انجام	گہرا گیا لشکر سریرام	سگریو نے بس بن لیک کر	مارا اک کرزاو سکے سریر

نہ یو شکست کھا گیا جلد	دشمن کی بغل میں گیا جلد	الگ نہ ہی اپنا گز مارا	لیکن نہ وہ کچھ را صف آرا
غالب تھا وہ جنگ بر محل	دبا ہوا ہے دوسری بغل		

کہ کرن کامیدان جنگ میں منہ پیلانا اور شور و شرمی ناپندرونک



سرداروں کو وہ پکر کر ڈیویش	لٹکا کی طرف چلا لے جوش	فوج رکھتا تھے میں بھیل	منہم ہوا دل جزو کل
سرداروں کا غم جو بستر تھا	لشکر سارا تھر بتر تھا	دیکھا جو یہ تیل نے سب اخل	کی تیزی جسم سے نئی چال
تھا اکٹن کا بیچو ان جوڑ کا	مثل شعلہ بدن میں بڑ کا	را آچس کے بد نشہ بڑ کے لاگ	ظالم کے بدن میں لگ گئی
پہر کیا تھا وہ جیتے جی تھا بیویش	کٹوا دیئے اپنے بھنی دگوش	برج لٹکا سے شاہ خود سر	سب دیکھ رہا تھا حال لشکر
بہائی کو جو خستہ حال پایا	خستہ دئے اندر ہی پر آیا	دل خوف سے اندر کا تو	پانی وہیں آسمان سے

سب کس کو جو کہ سرور بہار شمس بصدقہ درو لہا ہر گاہ کہ نور و تاب یہ ایک ایک کے تلسا	چٹ کر گیا وہ ہزاروں باز آمانہ جو رہے سنگ موتے جو لگی نہ فوج ابتر سب یکساں رہنے حال سارا	لیا ہمالی کو جاکے منہ کا دیا منہ کو لگا شور و شر مچا دیا
یہ گئی جو کہ وہ اسرار اس جسم میں میں عجیب آثار پیدا ہو گیا وہی بصدقہ پیدا ہو گیا وہی شور و پار	پیدا ہو گیا وہی شور و پار پیدا ہو گیا وہی شور و پار	

پرستش کرنا میگوئے ناد کا مندر میں اور ہمایہ جی کا سامان پرستش
پر ہم کرنا اور سانپ برسانا میگوئے ناد کا میدان میں اور نجات پانا
سب کا گڑ جی کی مدد سے

دشمن نے جو انکس کیا راون کے سنا جو حال تازہ غفلت میں تھا جو تیرا ہوا کہ جو سچ و غم فصول	یان ملک سخن پہ فتح پائی خاطر کو ہوا طال تازہ آنکھوں سے تو اسکا انگاری ہوں آپ اسطرح طو	جو ہر کنطرح چمن تحریر باقی نہ مانیں کوئی پیش پد آ یا بادل زار انسان کو دیو کو پری کو
بہتر ہے کہ اب سکوت کیجے رام و لچمن کو بست کردہ شہر اندر رہیں نہ باہر ننگ یان رام لچمن تو جو لنگر	مجمو کو جنگ حکم دیجے اس فتح کی ایکو خردون پو جا کرنے لگا ہر ننگ کہنے لگے و نسے یون	کردون میں تمام فتح کو بست رخصت ہو اوائسے آخر کار متی فکر حصول مدد کی پو جا کا نکالا و سنی دستور
پر ہم کرنا اور سانپ برسانا پیدا ہو گیا وہی شور و پار پیدا ہو گیا وہی شور و پار	پیدا ہو گیا وہی شور و پار پیدا ہو گیا وہی شور و پار	

بجنگی نے الغرض بعد خور نفسہ خور ایک رہو اوٹھا سیر کیا تھا وہ راجس سیر کار وان صاحب شور و فتنہ وکد	جاگ اُس طرح سب کہ اٹھ راہیں گرجا بیت اوٹھا بجی کی طرح ہوا شربار اُس کے بڑے فوج لیکے بچید	دو جا کا وہ حملہ سار بجنگی کو لہو و طیس ہمار بجنگی تو آگے بڑھ کر آئے سرخش ہتیار ایسی سچ کے	خون کا لہا پریشان بجنگی کی لہو و طیس ہمار جلدی سے وہاں لشکر آئی شیردن کی طرح ہر جگہ
یان ام و تپس نے بھی شحال وہ لشکر رام کا تھا اقبال ظاہر تھا کہ یہ ہر طرف سے فوج رام و تپس کا تھی کاپ	فوج اپنی پر مائی باقی اقبال تھی فوج عدد الم سربال یو شیدہ ہوا کہی و صف اُس کے پیچھے سانپ بھی سانپ	فوجوں کا ہوا جو مسل باہم دیکھا جو یہ نیگمہ نادر طور سراوشہ کی بجائے نشان شاہ خراسان پھر نصیب کہ	میران میں تیرا نشان پیدا یہ کیا ظلم فی الفور میدان میں تیرا نشان دکھلا کہ بدن کا زور بچید
پیشکارا جس کے سوئی لنگھا اس حال سے تھی جو آکر لگا انتہہ گڑ فاکتے اوڑکے ساپوں نے تیرا تپس بھولی تیر	سستی ہوئی آبرو و لنگھا ہوا اُس کے گڑ سے باغ و آہ لگا کر ہو چکی میان لشکر لیکن یہ تپس سیر میں تیر	یان لشکر رام کا تھا اوج جا لشکر رام کو بچ تو ساپوں کی طرح تیرا دھوکہ خاک تپا جو ہر فوج پر ستم	پاؤں تپس کا تھی فوج ان سانپوں کی قید سے بھڑا تو لگا لگا کہ ن ہزاروں آہ ہر ایک پر ہوا اتنا بدیم
رسایا آتش آکر لے جب سایا آتش آکر لے جب سایا آتش آکر لے جب سایا آتش آکر لے جب	چونکہ غفلت سے اہل طلب لیکن یہ تپس سیر میں تیر چونکہ غفلت سے اہل طلب لیکن یہ تپس سیر میں تیر	چالاک لہو و سبائی چالاک لہو و سبائی چالاک لہو و سبائی چالاک لہو و سبائی	کلفت سے تیرا تپس بھولی کلفت سے تیرا تپس بھولی کلفت سے تیرا تپس بھولی کلفت سے تیرا تپس بھولی

مارا جانا میگمہ ناد کا لچمن جی کے ہاتھ سے اور سلو چپاز و جیگمہ ناد
کا راجندر کے پاس آنا اور شوہر کا سر لیکر سستی ہو جانا

دشمن ہر جو مبتلا ہو آزار شرم آئی اوس جو پیش راہ نیل تیل تو صورت اپنی دکھلا کر یہ سیکے تمام لشکر رام	یون برق قلم بولی تیرا میدان کو بڑھا وہ پھر بجنگی ذرا تو سانسے امین اُس کے کیڑوں ہوا سب گم	لنگامین گرا سجا تزار آمین تو ذرا میری مقابل ابنہ کہان کا بندہ رون چوٹی رخ فوج پر ہوا	لنگامین گرا سجا تزار آمین تو ذرا میری مقابل ابنہ کہان کا بندہ رون چوٹی رخ فوج پر ہوا
قد مون کیا صفوں کو پامال دکھلایا ظلم فوج ہر حال خس فیمون بنا کر اوستہ خس فیمون بنا کر اوستہ	دکھلایا ظلم فوج ہر حال خس فیمون بنا کر اوستہ خس فیمون بنا کر اوستہ خس فیمون بنا کر اوستہ	لنگامین گرا سجا تزار آمین تو ذرا میری مقابل ابنہ کہان کا بندہ رون چوٹی رخ فوج پر ہوا	لنگامین گرا سجا تزار آمین تو ذرا میری مقابل ابنہ کہان کا بندہ رون چوٹی رخ فوج پر ہوا

جب فوج طلسم بھی لڑی خوب	دیکھا رگنیر طرز معیوب	اک تیر شمشعار مارا	کا فور مو طلسم سارا
بیرا حمل ستم بچو قصہ نظر	دیکھانے لگا ہر ایک زور	ریچو پون پہنچی تیرا کے پونا	میںوں یہ کہیں کوک کے پونا
جس کو کہہ سنے رخ اوٹھا	بنگامہ خستہ پیش آبا	تہا پیش جو موقع خرابی	لچمن خود آگے شتابی
مارا اک تیر آتشیں جسد	گھبرا کے گرا وہ ہل کمر جلد	سرک کر گرا زمین کے اوپر	لیکن باز وہ ہو چکیا گھر
زور مہر مہر او سکا پیش	مسکن میں ہلتی تہی بقصد	کچھ کان میں تہی صد ہنگام	بازو شہر کا تھا غلام
منظر ہوئی دیکھ کر یہ احوال	برہم کو سر کے سر سربال	رنگرز انو پہ اپنے بازو	کہتے لگی وہ عیف و خوشحو
مشہور ہو میری بیاسانی	سوں واقعہ راہ آشنائی	یہ بات جو راست برطانی	بازو خود کمدی حال کیا
بازو دھوپ میں مثال خامہ	لگتا یہ زمین پہ پانا نامہ	لچمن میں جو دم دھماکا	میں چودہ برس سن میں موجود
حس دھوس جہاں سے دور	بن میں فصل زلزلے میں دور	برہم کی یہ بات آشکارا	ایسے ہی بشر نے مجھ کو مارا
اوسان نے پڑھی یہ عبارت	تہا نقد شکایت غارت	بولی مر نامہ فیض اب ہے	آگے لطف حیات کب ہے
تہا پہ چو غلبہ غم و یاس	پونچھی دھیرج جاگ سانس	سب حال غم و الم سنایا	سب قصہ پر ستم سنایا
کی عرض یہ مجھ پر پیش و پس	ہو جاؤں تہی ہی ہو پس	جاتی ہوں نہیں پیش لشکر ام	سب عرض کرونگی وکر آلام
شوم کا میں مانگے سر پاک	ہو جاؤنگی جیکے تودہ خاک	مند و درستی تہا زخم زخم حال	برج کیسیان تہی تہی بہر حال
تقی دلیس یہ خیر خواہ گناہ	کہتے تہا اسکو رام کہ ساتھ	بولی یہ ہو سے رو بار	دینا کہی میں طور سارے
بجھا صبر جو تہی کوئی آہ	پیش ہی ہر ایک کوراہ	شوم تہا تر بار اخوش اقبال	سر کوک میں پہنچا فارغ اقبال
بہتر سستی ہو تو ہی جا کر	کچھ فکر حصول مدد کر	القصہ ہو اوٹھی زبان	پیش راون لگی وہاں سے
سب حال الم سنا کے بولی	صوت پر غم بنا کر بولی	شوم ہر ہی کہ ساتھ میں لگی	عہد دلیس نہ اب ٹلو نگی
جاتی ہوں میں سو لشکر ام	وان سر شوم ٹکو نام	وہ بولا ہر حال آشکارا	یہ بات نہیں مجھے گوارا
دائیم لکھتے ہو ہر نام	لیا محض غیر سے بھی کام	یہ کہتے ہوا وہ سخت برہم	عورت ہی ہوئی کمال عزم
تہی پیش لکھتے سواری	لشکر کو چلی باہ و زاری	آگاہ ہوئی دیر ہی سہیکن	آتی ہی وہ زور و جہد و فتن
اکراو سے پیش لکھتے فرام	کی عرض اد سے اے ٹکو نام	یہ آپکی جہد سا ہوئی ہے	ہاں طالب مدد ہو اتری

بہارِ پادشاہی سوار سی	منظرِ خوشی ہم فکساری	رقمِ رجو جو کے سوارِ دونوں	اگے ٹھٹھ نامدار دونوں
سوارِ دسکا جو مجھو ہو غنائت	منون کرم رہون نہایت	مطلب ہے کہ چلے میں بیتی	خواہان کرم جناب کی ہون
رگستاخ کہ رحم او سپہ آیا	فور اسرار چس مشکایا	بولے کہ جو تیری آرزو ہو	زندہ اسبوقت تیرا شو ہو
ناروٹے اوب کی یہ تھرو	جہان بخش نہیں تو یہ کبیر	زندہ جو ہو تو بہر ہاں ہیر	ہرگز نہ جناب کی ہی ہیر
رگسہ رکھا جو غور سمجھے	تقریر کا دلعین طور سمجھے	اتو میں سکون و فوار	بولی کی مجھی تو سہری در کا
مکت او سکو جو یہ چکی کرکنا	پہر کیا ہو جو اسکا چور و دلا	رگستاخ نے او سکو دیا	لیسکن بولی وہ مسکرا
یہ سر جو ہنسی تو سہری ہے	شوہر تر اس سہری ہے	عورت کی کما کہ اسی ہوا	ہون آگے تری کمال غنا
سب میری عیاں کی باری	آئینہ ہر عفت و صفائی	تو ہنس دیکھ تو سرخرو ہو	پاکر در آرزو پس دن میں
وہ سر نہ ہنسا تو ہنس کر	برہم تہا سلو چنا کا مطلب	کتنے لگی سہری ہو کی ہر ہم	تہا پ نہ سیں چہر کم
گر تجھ کو مددی آرزو تھی	کیوں اوس کے فکرِ عالمی	یہ سکا کام ہنس پڑا	کتنے لگا یوں بدیدہ تر
اوتا لہیں میں پس جی کے	ارمان ہی نکلا اپنے جی کے	کی میں جو زور آزمائی	ہاتوں انہیں دگلت پائی
	القصد وہ لیکے فرق شوہر	جلد ہوئی خاک او سب جگہ	

مشورہ کرتا راون کا مالونت وزیر سے اور نکالنا او سکوشہر
لٹکا سے اور نصیحت کرنا منہ و دوری کا خواہ گاہ میں

ہر دم سہری ام کی دیا	خامہ پی بندگی چکا ہے	جب صبح ہوئی تو شاہراہ	تہا خالک رعیت نام و چین
تہا او سکوا وزیر مالونت ایک	نہیوش علم نکتہ ورنیک	اوس سے بولا وہ شاہ مغرور	کچھ کہ تو وزیر نیک دستور
پریش جو موقع کدورت	کس طرح ہو بہتری کیوت	ہر لشکر ام مجھے غالب	دل راحت دامن کا طالب
تلا کوئی راہ نیک ہو	ہو غم سو بجات اہل غم کو	بولا وہ وزیر اچو جان	تاقیم رہے تیرا تاج اور تخت
سب کچھ ہوئی حضور موجود	راحت اقبال ساز ہو	پلو میں ہیں دربار ساز	سر تری ہیں ایشرا ہزاروں
آئیسا کیوں کیا	لا بیٹھے مکان میں تر کچھ	نی زوہ غیر رجو سمجھی	جاہر و نشان ملک پائی

منہج طلسم بھی رنجی بہ	دیکھا کہ گئے طرز معیوب	اک تیر تم شمار مارا	کا فور سوا طلسم سارا
رام و محسن جی ملی میں	طالع میں فقط وہ آدمی ہیں	دیکھیں جو بغیر آیت حال	خود آئے لفظ سیر ان اقبال
اوتار میں صاحب ششم میں	پہر زور و خرد میں کس کے گہر	گرا و لئے ہوگی عقد خوابی	ہو جایگی ایک تباہی
یہ شیکہ ہاؤن سیہ کار	بولا جلا کے ایہ بطوار	گستاخی یہ ایسی بے ادب	فسوس افسوس کیا غصہ
منظومہ روپاس شمنان	سہسہ یہ بیان بے گمان ہے	راؤن کے جو بعض دل نکالا	تاب کو نظر سے اپنی ٹالا
مطلب تباہ شہر نکلیا	لنگا کر محل سے بر محل جلا	وانسہ جو یہ اوٹھکے شاہ آیا	پر غم سوئی خواہ گاہ آیا
منظومہ ناغم و ملال سود	مغموم تھا انفعال سود	بول دھکی کہ ای شہر خوش	بول دھکی کہ ای شہر خوش
کیا وجہ کیوں اودھن تپا	کسو اسطے جو اس میں آپا	گر کہیہ ہے شکستہ کا غم	بہتر یہی کہ کہیہ غم
سیتا کو بھی روانہ کیجی	تاخیر اس میں ذرا نہ کیجی	لانا تھا نہ گہر میں زو غیر	حیر غم بھی سفر میں زو غیر
دل رام کا آپ نے دکھایا	اس سے ہی رنج پیش آیا	راؤن نے سنی جو اس کی کج	چکا بستر پریش شمشیر
تہا مست شراب خود سری	کب تہا تباہ کر بہتری دہ		

روز اول جنگ کرنا راؤن کا اور سحر و نیلنگ دکھانا اور شکست پانا

شہر سے صفت قلم چلا ہے	ہر فتح نصیب رہ بلا ہے	چمکا جو فلک پہ مہ خاہ	جاگ اٹھا وہ راؤن بلاؤ
کر نے لگا خطر جنگ لیکار	بولا سب کہ سو جنہ دار	چونکہ تیار ہو سنبھل جاؤ	اگر وہ تین تیکر زور دکھلاؤ
پہلو پہ شک جنگ فی القوا	مرد کو عیاں ہوئے نیلنگ فی القوا	وہ کام کرو کہ نام ہو جاوی	کار دشمن تہا م ہو جاوی
یہ حکم ملا تو سب بد اختر	سردار و سوار و اہل لشکر	تیار ہو کر بحشت و جاہ	میدان و غالی کہنے کی راہ
راؤن ہی سوار ہو کر تہہ پر	میدان کی طرف چلا نصیر	چمیکا کی کیسٹ پر ناگہ	زاغون نے بی بی صد نکاہ
گوڑے نیلگون بد عیاں تہا	لیکن شکر وہ سب ان تہا	یان رام و لچن کو بی لدا	ہر طرح تہا چاق و چست تہا
کوئی اور کہیہ کیسٹ گند	سگر تو سب بیکن خردمند	انگد نل نل اہل تدبیر	شاہ خراسان ہی اور تہا بیر
سب صاحب و برہر پکار	تہا شوکت و تہا نہ گرم قہار	تہا رام و لچن جو پیادہ	سرت کو الم ہوا ز یادہ

رستم یاد بے سوار بی	منظور تھی ہمشاکساری	رستم جو ہوئے سوار دونوں	اگے بڑھے نامدار دونوں
ہمراہی میں فوج صف کشی	گزار میں رفتی لہجہ تھی	فوج و فوج زور دلاوی	شش کی ویساں نامروی
آئین بر صاعد کا شکر	یعنی شہ تہذیب کا شکر	ایک ایک و در احس برکت	جنگی قامت سے رخ تھا پست
وہ طرز وہ خوناک صورت	وہ شہ وہ زشت و پر کدورت	اگے جو بڑھے تو چکیا غل	خونریزی میں کتنا تیرا مل
دونوں لشکر جو ہو گئے وصل	تھا جلوہ روز حشر دراصل	کی جم کے جواہل نور جنگ	فوج لہکا کا دل ہوا تنگ
چشم ز جی تیرا یہی بارے	گہر گئے اہل زور سارے	راون و جواہل جنگ لیکھا	لوگوں کو بجاں تنگ دیکھا
خود صورت شیر ہو کر آیا	فوج مہمیں پہ چھو کر آیا	اوس جوش میں اوس کی ران	لاکھوں کو عدم کی رنہ کمانی
تلوار کی آنچ میں جو آیا	دل بچھ گیا ہر تہ و ثمایا	راون کو خیال نام کب تھا	پر کالہ آفت و غضب تھا
کرنے لگا فکر سو و جا دو	اور نے لگا شل تیر ہر سو	ظاہر وہ کہی کہی ہوا گم	تھا بحر طلسم کا طلاطم
شیر طلسم و سحر تہی تیسر	ظاہر کی آتش شہر ریز	اس پنج ہو لشکر سر پر ام	گہرا یا میان مجمع عام
پہرام کو ہی نہ تاب آئی	اپنی تیروں کی شان کمانی	مارے وہیں تیر سو افکن	زائل ہوا سب کمال شن
اوس آگ بڑ گیا چو پانی	پہر فوج بڑھی بہ جانفشانی	خرس مہمیں جو بڑھے کروا	دشمن شعلے کی طرح بڑھے
جرات و ہرجا جو شکر آگے	راچس ڈر دیکھ بچے ہلکے	مارے گئے لاکھوں اہل شیر	زندہ جو ہو ہو وہ رگہیر
چوٹیں کہا کہا کما کما کے	ہلکے بیٹھیں کہا کما کما کے	القصد تمام شکر رام	والیں آیا یہ فتح و کام

روز دوم جنگ کرنا راون کا اور ہزاروں خرس و مہمیں پیدا
کرنا مایا کے زور سے اور شکست پا کر ہر جانا

رکنا تہ کا فضل ہے قلم پر	نخوتیزی ہر قدم پر	بجلی کی طرح چمک باہر	دشمن کی طرح لپک باہر
ملک گردون کا شاہ خوباں	یعنی خورشید نور افشان	نکلا پڑ سیر گلشن خلق	روشن ہوا جس کو امن خلق
راحت جو کر چکے تو آرام	اوتھو لیستہ لیچن رام	فرمایا کہ اے بار در آج	تیار ہو جیت ہو سہنجام
پہر موقع جنگ ہو رہا ہے	پہر آمد لشکر و ہر	یہ سنکے سب اہل ہوش و فکر	با صد جوش و خروش و فکر

راون کی اودھ تو عقل ہی	کبر کے کما کما کر جو انو	راونے کا ارادہ دلین تھا نو	سب سے اوپر چڑھ چکا
ہولست نہ خواصا بھی دیکھو	یہ سنکے سب اہل طاقت زو	انگے کی طرہ پر دیکھو شور	ہو ذرا بھی دیکھو
ماہم پور و برہمٹ کر	ہوئے لگی بہر خوب ہی تنگ	خوہی سی کارنیں جلیا رنگ	پیشہ کی کہ دونوں سن
چلتا اگر گھینے پا لا	ملے ہی مجا دیا جو اندر	راجس ہو دوسو ہو گئے دیر	کہنے کی کہ مارا الا
زور تین خاص آڑا یا	جس سمت یہ برہمٹ کر	دشمن کی وہ صفت کی صفت	خدا دل نیل میں جویا
راجس ہوئے خود ہی نرہ	راون ذومین اسیر تر	کی آگے لپک کے تازہ تدبیر	بکی نرہ دیکھا دیا زور
مثل اپنے بہت بنا راون	انگہ نقل نیل اور ہسیکن		

راون کا زور سحر و جادو بہت راون اور انگہ دل نیل وغیرہ بنا کر لڑوانا



ان سکورا ادا بالصد کہ	سیدان میں ہر عمار بالصد کہ	جب اسکی یاد ہوگی فوج	اسوار پیادہ ہو گئی فوج
مب دربی شور و شر مچا	شکر گبر کا ملک آیا	پیرام بھی ہو گئی خبردار	سمجھو وہ طلسم و سحر ہیکار
جاد و شکن ایک تیر مارا	گہرا اوٹس راون صطحا	مصنوعی وہ صورتیں تیر	سب دل کی کدو تیریں تیریں
پیر کیا تھا وہ شکر سہی رام	خوڑا ہوا فتح سے نگو نام	سویا جو ہوا نصیب جاگا	دشمن گہرا کے گھر کو جھاگا
	دشمن جو فتح تازہ پائی	فوج شاہی بھی اہل کی	

روز سوم جنگ کرنا راون کا اور شکتی بان مارنا لچمن جی پر

خامہ جو چلا ہی صورت تیر	صید ضنون ہوا ہر تسخیر	جب صبح ہوئی تو کماندار	اوشے پر لگے جنگ پیکار
آئے دونوں طرف لشکر	ہونے لگے لوگ حملہ آور	میدان میں ہوا دو مجمع	چھائی دم صبح طلعت شام
تہی گرد و سی پستی جہان گرد	تھی دونوں نہیں آسمان گرد	اندھیر تھا تازہ شور و تیر	دل سبکی خبر سے بحیر تھا
فوج میوں شرس سبکی	ہیبت سے عدو کی آنکھ سبکی	اور تے تے جو شور و تیر	خود برق تہی ہوئی تہی شیر
راون بھی شور و شر مچا کر	صحران لگا دی آگ آکر	پیدا کیے خوب خرس میوں	دکھلانے لگا طلسم و ضنون
کرنے لگا پیش ام تیری	کی شور مچا کے خاک سیری	کرنا تھا وہ شوخی حجاب	ظاہر تھا کبھی کبھی غائب
ہر سادے سانپ سچ لگا کر	ترو پا کبھی نہیں تھلا کر	رگہ رگہ وہیں جو سہا تیر	ہو لا سوا اپنا اہل ترویر
نام جو ہوا کمال راون	آپو بچا لپک کر قرب لچمن	شکتی کا وہ بان اکر مارا	مضطرب ہوئے لچمن صفا
سیوشی ہوئی چو اپنے طاری	سب لوگ تھے محمود و زاری	رگہ رگہ براہ دانش و فن	یخو سے نکالی پھر سمیون
چو اچو شخانی پائی لچمن	سب فوج تھی جہد سہا تیر	رخصت جو ہوا غم خرابی	آگے بڑھی فوج پرشتابی
وہ کام کی کہ فوج راون	بھاگی ہو ہو کے کہ وشیون	یان لشکر رام فتح پاکر	آیا واپس لشوکت و فر

بسبب یکن اور گرو وغیرہ کا درخواست کرنا راجہ رام چندر سے
واسطے قتل راون کے اور اونکا منظور کر لینا اس بات کو

دشمن کا جو واسی قتل سفور	ہونا طاحمہ شد دوسر	ہر صبح کی وقت دوسر روز	گردون پہ تہا سر جلوہ فروز
ایسے سنگ لیا اور بیہیکن	بچرنگی گیند اور باون	یہ سب ہو اجہہ کر	کینے لگی جو رجو کر ہاتھ
ماخیز نہیں ہر آب مناسب	قتل راون ہر جلد واجب	گہیرائی ہر آب طبیعت	ہو باعث رنج کلفت عام
سہم لوگ نہیں مرنے پریشان	لیکن ٹہرتا ہر شہر کا سامان	اس کی ہر مناسب ہے	اقتل ہو راون بد انجام
سب قصہ جنگ ختم ہو جاوے	خونریزی کا دھنگ ختم ہو جاوے	یہ سن کر جناب ہم بولے	یوں ہنسکے میان عام بولے
راون کو سیا کا دھیان ابھی	ظاہر میں یہ جیسے سرکشی ہے	جیتکے تیاکی او سکوی یاد	ہوگی نہ حیات و سکی برباد
میں تیرے صفت شکر تیرے	گو یا ستیا کرتی یہ مارون	واجب نہیں عجلت ہر سب	دل ڈرتا ہی صدمہ تعجب ہے
ہر اسکے علاوہ دوسری بات	سرکش ہر وہ صاحب کرامات	شیو کی ہر جو اد سپہ ہرانی	ہر اپنے سروں کا خدی بانی
کل دینے کیے جو ارن تھے	سراو تو ہی اور برتن تھے	پیش آئے اسے جو کچھ پڑا	پیدا ہوں سر کے لچکد رت
خوف میں بھی آمرت کا گھر	اس سے زندہ ہر یہ دلاور	ہاں میان جم جانکی کا چوڑ	پہر موت نہ اسکا چھپا ہو دم
بھیجے ہر اوسکی ناف پتیر	بیکار آمرت کی ہو تاثیر	یہ سنکے کلام حیرت انجام	بولے سب اہل عز و اکرام
منہ زانہ آپ ہی ہن	جو دقا در موت و زندگی میں	ہو چاہے کرین نہیں ہر	کب لگے لگی ہر آپ کی بات
راون پہ کچھ ایسے وار لچھے	دل اوسکا تر انتشار کیجے	گہر لگے سا کو بول جائے	پہر آپ سے نقد رکت پائے
	سنگر گناہنا و سکی تقیر	بولے ہی ہوگی خیر تدبیر	

مارا جانا راون کا اور آنا سری جانکی کا اسوگ بالکا سے اور شہادت
 دینا دیوتون کا واسطے تصدیق عفت کے اور تخت نشین ہونا
 بیہیکن کا لنگامین راجہ راجندر کے حکم سے اور راجہ دست
 کار راجندر اور لچمین جیکی ملاقات کو سرگلوک سے آنا

راون کا جہاں اضمحل ہو	اوسر ہوئے سب غلام	راون کو شک کا پتہ نہ	غناک کی ناک میں اوم
-----------------------	-------------------	----------------------	---------------------

مندر میں کیا پرستش	کرے لگا عرض حال کاش	رنگین ہونے لگا	گرتا ہی پرستش آج راو
لازم ہے کہ جنگ کرودہ پورا	سامان پر وار ہے اور پورا	پورا جو لڑیکا بہت دھن	مساب لوگا پھر سراج
یہ سننے لگا کہ ہوگی تدبیر	یہ سننے لگا کہ ہوگی تدبیر	بڑھ کر سندی سمت دیکھا	پوچھا کا وہ سارا سان پھینکا
راون کو پکڑ پکڑ کے گینچا	قد او سکا اگر اگر کے گینچا	جنیش جو اوسے ہوئی تو لگا	غصے سے شال شعلہ پھر لگا
بجھ گئی نہ مانے بھاگ گئے	یہ پیچھے چلا تدم بڑھائے	بہرا ہی بھی ہو گئے جو ہمراہ	لپکا عجالت کشاہ بد خواہ
فوج رگنا تہہ بھی لکڑی تھی	آمادہ جنگ ہر لکڑی تھی	تہار و زہرہ ہما یون	تھی تیزی فوج ترش میون
تہا جمع سرکش ان فراہم	ہوئی لگی خوب جنگ لہم	راون کو جو سخت تھی ہمت	دکھلانے لگا زخم قیامت

راون کا سری رام چندر جی کے دست مبارک سے قتل ہونا اور نقد مکش پانا



<p>مارادشمن کرسر پاک تیر دریا الم بنا تھارا ون تھاسا نئے جلوہ زنگار قائم یہ کاروبار دینا رہتا تھا میں مخوام رادی سرای مراد اپنی جی کی سرپر کی طرف میں سدھارا مختلط تھے ساری خاص و عا کرتے تھے فلک سے گفتگانی تھے مائل سرخ و در و آزار محبور تھے صدہ ستم سے سرد ہنتی تھی دل فگار بھیجا سکپال میں بھاگر قائم ہوئی آبروی لشکر ہنسنا کیسا کہ سر بھی خم تھا تکس میں ہما گین ہوئی قدرت کو طلسم فوہتا منظو راہ مراد دل تبادی راحت دل رام زہی پائی آپو بخرو میں یہ پہر ہسین حاصل ہوا نہیں ہی نقد</p>	<p>اور تیری تھم ہی جناب کبیر ڈوبا جو وہ خون تازہ میں بیشک میں جناب ام تو ہو آپ ہی سہا رہ دینا ستھکا وک نے جو بد عدا لیکن جو جناب سے بری کی القضہ وہ لون صفرا شادان ہوا شک سر نرم ہاتھ آیا جو نقد شادمانی راحت تھی ادھر او دھر کیا روئے چلائے درد غمت رونے لگی بقرار ہو کر رضت کیا پر سیا کو آکر پہنچی جو سواری سونگر سب شاد تھے رام کو الم تھا مایا کی وہ تھی جو شکل نائی داسن تھانہ عیب دو دست نے ہی سرگ صد ستیا کے جو ہو گئی صفائی تھے رام جہاں یہ جلوہ افن مشتاق حال پاک میں سب</p>	<p>مردھکر سر خود سری اوٹھایا سٹی میں ملا ہمار جسم مگاہ ہوا وہ میں پیرا ون میں قادر خلق آپ کبیر ہر سب سے یگانہ آپ کی ذات ہمت کی طرح تھا اپنا دکت حاصل ہوئی محکومت کی تھم سر آگے سے راچسوں کو سب کینے لگو کہ آفرین باد تھے قید طال و غم سر آزاد لنکا کی طرف گئے صفت افکن سند و درسی کا تھادل فہرہ پورے کیے سینے باغم و آہ انگد سگر او دھنس بکیر تھیں رام کے آگے جلوہ گستر کہا میں قہمین بنکتہ دالی اصلی صورت وہ باہر آئی ہو پاک نظریہ خوش ارادت مراح تھی عظمت سیا کی کی الفت و لطف ملاقات لنکا کی طرف چلے جلیں آج</p>	<p>تھے سر قریب رام آیا پڑکنا تھادہ دھڑکی کا جسم جس وقت گرا زمین پر رون تھاد لیسے ہی وہ تھو تقریر جو فخر نہ آپ کی ذات زیریں تنہی غرور مست اس تن پہ جو آپ کا لگا تھ راون کو جو جسم خاک چھوڑا سر میں ہو دیو تھانہ شاد برتا و کبیر و اندر و سنکاد میدان سے اٹھا کر نش راون خاوند نظر پڑا جو مرد القضہ اس مگن دا ہر ای میں تھو سب اپ تو قیر سکپال کی جھگوتی او تر کر بیکسی جو سیاہی بدگمانی آتش میں جو شکل نو سائی ماہ و خور نے ہی دی شہادت شاہر ہوئے عصمت سیا کے حب ستوار و نسے کی بات چلے باد کہ اسی مہاراج</p>
--	--	---	--

ابو لکھن کی بیگم	ہم ہانگے وان بھوکریں	کہ رنگے نہ چہ دل جیک	چائین کہ سو شہر نک
لیکھن کی بیگم	ہم ہانگے وان بھوکریں	ہاؤ لکھن کی ست فی القو	آئینہ بھٹک کر دھڑ
دیرانی کے نام کو شہادو	بستی نئی طرز سے بسادو	یہ صاحب جوش ہیں بیگم	حاصل کرین تاج و تاج بان
سندھو کی کامیہ عقدہ اکبر	شکوہ کا نہ ذکر ہو کہیں	القصدہ لچمن نکونام	لکھا کی طرف ہوئے بیگم
حبیب اللہ سہری رام	جا کر پور وہ سب کے کام	راضی تھی تمام اہل دربار	لکھا میں تھے خرمی کا آثار
مسرہ موادل بیگم	آسان ہوئی مشکوٰۃ بیگم	تحت لکھا جو ہاتھ آیا	آگے لچمن کی سر جکا یا
لچمن جو بیہون پھر بکا	باشندہ تمام مع خوان	القصدہ پھر رو مانے لچمن	آئے بخوشی میان مسکن
یان رام زنجب کیا حال	سبھی کہے فوج غصے پال	لاکھوں مردہ ہیں اہل شہر	بیجا بکا پڑی ہیں شل پھیر
برسا یا اہل آستان سے	آزاد چن کیا خزان سے	زندہ ہوئی ساری فوج	کوئی بھی نہ پھر تھا دل مشورہ
جن لوگوں کو رام فرما	زندہ وہ نہیں ہوئے صفا	لکھت او کو جو ہو گئی تھی صفا	بس طالب زندگی تھا دل
جیوئے او کو لیسے تھو وہ	آزاد غم و محن سے تھے وہ	دست در سنا جو قصہ جنگ	مشغول طرب ہوئے ہر رنگ
لکھا حال فتح سارا	سر پر سے طے وہ انش آرا	ہو کر وہ لوہاں زر پہ اسوار	اپنی پھین پے آخر کار
فرزندوں کے سینے سے لگا یا	نقد آرام ہاتھ آ یا	لکھا سب جنگ کا فسانہ	سر کی طرف ہوئے روانہ

پھر نارام و لچمن کا مع فوج لکھا سے اجود ہیا کو اور جانا ہنومان جی

کا اور بہت جی کو خبر کرنا

قسمت جو پیری اجود ہیا	اب خاصہ نہیں الم کاشکی	وان کچھ جو وطن کی لکھا	یان خاصہ بھی محو لکھا ہے
لکھا سے رام لکھا کی بات	اب غم وادہ ہوا لکھا	وحدی میں رہتا تھا میں دور	ہو گیا وان بہت مائل سوز
لکھا کا انتظار سب کو	کب تک ہی انتظار سب کو	یہ شکے تمام فوج جبار	تو دسے روانگی کو تیار
بہرا ہی میں سب چلے بڑھ کر	ما شوکت و حشمت و تجمل	قدیم یہ جو مل بنا ہوا تھا	رستہ لچمن صاحب و غاتھا
اگر وہ سے رام لکھا دست	ہر رنگ جہاب کر دیا دست	پہرے کہ تم ہی لکھا بیگم	لکھا کی طرف ہوئے قدورن

جاکر رہو محو حکمرانی مردم کو نگاہ مہر و اطخاص مکمل نہیں پریہ ساتھ چلو جس کو کاوہہ چلی سواری جاکر وہیں بہت سی خبر کی	حاصل رہو نقد ناوانی چوہ بڑوں پر کیوں ہیں لٹام سرشتہ ہم وارد توڑوں لوگو کو تھی دل سے استغاری آپوچی سواری نامور کی بجز مٹی و مانت با جہد اکرام	وہ بولے کہ میں بچہ برونکا تھا وزے کو کیا ہو ہر انو یہ لکھو وہ رام کو ہوسا تہ پاکر حکم نہ بک رکھیں وہ شہاد ہوئے تو چاکی ہی جو رخصت ہوئے پوچھو نہ جا	خدمت میں سدا رہو نگاہ قطر کی کو بنا دیا سمندر شوکت سی جلی سواری نہا تہ آگے کی طرف بڑھے مساب ہر اک کو سوا وہ حال معلوم
---	---	---	---

آغ ز او تر کا ند

استقبال کرنا بہت اور سترہن کا اور داخل ہونا رام و پچمن کا
شہر جو وہیا جی میں اور دیو تو نکا گلفشانی کرنا

میں پھر ہو کر جو لینے والی مستور ہو کر جو آمد رام کو شلیا سترہن کی گئی سہ سترہن اور شہنشاہ غل چلیا آئے تو مبارک سر نہا جکا یا سترہن نے شہنشاہ جو تھا دل رعایا خام تھی جان و جہان شک ہمراہی میں تھی جو خرمی چند رہیں یہ ساری اہل سیر	غنیہ میں دلوں کی کینے والی گھر سے چلے بہت اہل کرام دیکھے جو یہ لطف کرتے رستہ کی سیرت بڑھو بصد جوش یہ موقع لطف ہو مبارک حفظ دل اور نہا یا سترہن نے ملنے کو ہر ایک وان پر آیا اک بیٹری بھی تھی تان حیرت سی تھی بعض لوگ محزون انگدہن کین کین ہما سیر	گل شاخ قلم سے کسل بہن جنس راحت جو بنے پانی سکھپال میں جو سواتی اتنے میں جناب نام ہو بچہ بہت آگے وہ بچہ جو کرنا پچمن جی اور جناب گیسر وہ مجمع عام حلقہ زن رگتا تہ بہ دل سے تو قدر اتنے میں کیسے کدیا حال القسطہ اسطرح یہ سب میں	رگتا تہ سترہن بل رگتا آگے بڑھو ہر پیشوا کی تین مائل انتظار تینوں یا مجمع خاص عام ہو بچہ بڑھ کر ہوئے چہرہ کی رگتا ہر ایک سے پھر سو لنگیر پہو لہے لہا ہو چمن تہ برساتے تھے پھول لہو تہا ہو رام کے ساتھ شکر مال رگتا تہ کے ساتھ یاد رہیں
--	--	---	--

راہ این سے انیس کی لڑائی	تہا جلد زور آزمائی	راجس جوہر ایک جلوہ فگن	بدلی راون کا ہر ہیبیکن
نہی کا اسیکو اب طاراج	ہو اسہ غنایت ہماراج	القصد سواری سریرام	آپو نچی محل میں باصد اکرام
پونچین سری جانکی محل میں	ہرست خوشی چچی محل میں	سولے ہو کجنت تو جو جاگو	تہا جلوہ رام سبکے آگے
جاوہر قدرت کو چار سو تے	خود رام ہو کر رویرے	سجھا تہائی ہر ایک طالب	رگنا تہ مجھی سے میں مخاطب
کیا عرض کروں دے کر مقولہ	مدحت کی وہ داستان طول	جب سب ہوئی تو باصد اکرام	ہو پنچے دربار میں سریرام
تاریخ سعید جلوہ گر تھی	شان راحت اودھو تھی	تخت شاہی پہ آکر بیٹھے	نقد خراز پاکر بیٹھے
واقعہ یشت جی لڑاکر	کھینچا قفقہ بین پہ آکر	پر کیا تہا زمانہ ہو گیا تہا	تہا خانہ اہل ملک آباد
راحت کی پاتھو کارخانہ	بجھتے تھے خوشیکہ شادیانے	قسمت جو اچو سیال کی چمکی	صورت نہ کہیں تھی رنج و غم کی
حقیقت نہ سرسوی جو آباد	ہوئے سی ہی پر نہ غم کی تھی	رنج ماضی جو سب کے ہوں	تہ شادی و خرمی میں غفل
سکریو ہیبیکن خردمند	خصت ہو لگہ کو شاد و خرم	بچھڑی جو لڑا دہر اودھو کر	غم سنگے کلفت سفر کے
اب شکوہ پاس کی یہ جا	حاصل مجھو نقد مدعا ہے	مجھ پر سریرام کا کرم تہا	صفحہ پر جو در نشان قلم تہا
کیونکر خوش دل تہا	آسان ہوئی مشکل تمنا	یہ ایسی کہتا ہے حزن نور	پڑھنے والا ہو اسکا مسرور
پر غم ہو لگہ تو شادمان ہو	سائل ہو لگہ تو کامران ہو	سفل ہو لگہ تو اہل زور ہو	بدنام ہو لگہ تو نامور ہو
اولاد کا مدعا گر ہو	نخل امید بارور ہو	جو کچھ کہ ہو مدعا سائل	بیشک ہو اسی کہتا حاصل

سپہور مہتمم

عرض حال مصنف رام لیسلا مع حالات باشندگان محلہ ٹولہ سہ

صد شکر کہ رام کی دیا ہے	دل شاد ہو لطف مدعا ہے	حاصل تھو مجھو نقد مدعا ہے	پوتی بخوشی ہوئی یہ انجام
عجبت سے غرض میان کیا	کی خست کہتا ہے جب لخواہ	جبدان اغازیہ کہتا کی	ضیق فرصت کا دل تہا کی
فرصت نہ ذرا تھی مجھ کو حال	مائل فکر جہا نہیں تہا دل	سرکار کے کام ہو تہا کام	فرصت ہی تھی عمر تہا نام

تو غلبه استیلا	بیرون جو موکنا کا شیدا	کافی لو فکر تا دو کشت	موت و حیات
کشتی لگا اس کو مارا جو	سجایو تو دوات لیکر	ہمت تو ہی از تو برون	یہ ہم کی سالی
کیون بحر سخن او منہ رہا ہے	حیت تھی مجھ پر جال کنکار	خوڑون بولی کی تہاسب	نہی میں خطر عروس طلب
تتاہر کا خیال مجھ کو ہر آن	القصد یہی تھا رات ان بیان	تجسیر بولی رام کی دیا یہ	دل ہو حسین مجھ کی چاہ
موزوں اپنا کلام سنتا	سو تا ہی تو نام رام سنتا	نتی خواہدین ہی مجھ ہی فکر	کیون نہ ضبط امرا کر
آئینہ دل تہا یہ کہدورت	اکٹو نہیں تھی تاکی صورت	رام و کچھن کی آرزو تھی	ختم نہ رہت تھی
سب فضل جناب یام کا تھا	ذہن اپنا جو اسطرح سنا	وولت دودلی جو تو فچا ہی	اس حال از ہی یہی گواہی
بندہ کیونکہ نہ بھرنا ہے	سچ ہر مالک جو بات چارو	کتب شعرو سخن کی آرزو تھی	دور نہ کتب گفتگو تھی
پوچھی مقبول عام ہر سب	حکم الیا جناب ام جو چاہے	مشہور ہو نظم نیک بنجام	اب میری دعا ہو ہی سر پر
قایم رہے جگ میں ہی سر پر	اس پوچی کو ساتھ میری بنام	حاصل مجھ نقد آبرو ہو	مرگت کو اسکی آرزو ہو
اعضا کی بدین ہونہ سستی	حاصل ہو نقد تندرستی	لطفت صحت سے دل بھر	بیماری مرد دل ہو کافور
الفت دلو ہر ایک سے ہو	رغبت جو امونیت ہو	طالبین غیر کی مدد کا	ماکل نہ رہا کسی حسد کا
ہاتھ آئے معاش و مرہ	بی فکر و تلاش رفور مرہ	سر پرستہ دوستی بنا ہوں	دشمن کی بدین بدی بنان
گوئی نر کا رہے مرا کام	اشاہی بہت ہوا ہی سر پر	ولین نہ تیرے ہوش پادہ	مطلق ہو پیش و پس پادہ
ہمدرد و شریک غداں سب	فرزند و عزیز و مہربان سب	یہ ہم نہ خواہے تدبیر کوئی	قایم رہے صورت نکوئی
یہ میری دعا قبول ہو چاہے	نقد راحت حصول ہو چاہے	محفوظ کار میں غم و بلا ہو	شادان رہیں رام کی دیا
دل بولا اب اور حال لکھ ل	یہ موقع طاعت تھا جو فی الحال	صورت تھی کا ہر شے اسکا	حسد نہ ہو حال بعد ادب کی
عالم میں ہر ہم اسکا مشہور	یہ بستی تھی جی چشم بدور	آبادی سان لکھتو سہ	نہ کسے جو نان لکھتو سہ
سیر سیر ہو گلشن ریاست	شیش بہ صاحب ریاست	یکیت ہو زمانہ سیر سیر	باشہ ہو پاکتا ہو سیر
سر پایہ آفر و آبرو میں	عالم مرد و عجمتہ خود میں	ہریت ایدامرت لال زبیر	میں تکرار مال شیک ستور
بالا ہو جہان میں بات انگلی	ہر سو حد خلق ذات انگلی	طاہر ہو نصیحت گواہی	میں نہ یہ بال رائی نامی

دو پہاڑی ہی میر ہو گئے دانت سے شہر و سخن کا اوسکو پہنچے تو	سید دل جو غریزہ رنج و بھان پڑھے لکھنے کا خوش شوق	پہلا وہ جو پہاڑی ہو خوش انجام ایک اسکا لیسر ہمیشہ بدو	تا پاشا د اوسکا ہر کام دنیا میں رہے ہمیشہ مسرور
چو پہاڑی جو سب سے پہاڑی پہاڑی ہی میر ہو خوش قبال	عالی ہو طبیعت اور سربانی ذہین و علم و نیک افعال	باسم جون جو دار کا پڑا دو نو کو دے مایہی ہو کثیر	ہو ضبط وہ نام پاک بنیاد مسرور رہیں بغض کثیر
عمدی ہی میں میر صاحب عامی کی میں بزرگ دیش	ہے خانہ لطف و عیش آباد شفقت فراز میں بصدش	رگمندان پر رہے جو پڑا ہو نو نظر جو انکا فرزند	اس نام سے دل ہو سرشار رکھیں اوسے راہچہ خرستہ
بگوان کا ہمیشہ پی کریم اوسکو ہی خیال ام کبیر	نقد آرام دل ہم سے مسرور اوسے علم رکھیں	گشت میں گل طرب کھلا کر میں ز جو لکھیں تانیں اکثر	لخت جگر اک مجھو ملا ہے مشہور جو ہیں وہ طبع ہو کر
اس بر میں بگاڑ کر نا	ہے فکر میں تازہ فکر کر نا	ہو اس سے لب اختصار و آ	فہرست میں ہو شمار واجب

- ۱۔ رہس پنج ادھیائی — اس منظوم اپتھی میں سرتی شرن جی کی لیلیا کا ذکر یا پنج ادھیائی — میں درج ہے
- ۲۔ گیتا مہاتم و گیش چوتہ — اس کتاب میں سری بگاوت گیتا جی کا مہاتمہ اور ادھیائی میں نظم ہے
- ۳۔ رسوم التعلیمات — اس کتاب میں مختلف مضامین مفید عام درج ہیں —
- ۴۔ تقدیری کرشمہ — اس کتاب میں چند دلچسپ حکایتیں ہیں جسے تقدیر کرشمہ کا شمعو ظاہر ہو تو ہیں
- ۵۔ گلگشت باغ غمگینو — اس شہنوی میں ولید ملکہ محطہ قصہ ہندی لکھنویں تشریف آوری کا ذکر ہے
- ۶۔ احسن التواریخ یعنی تاریخ صوبہ اودہ — اس کتاب میں اودہ کی ضروری حالات و واقعات درج ہیں
- ۷۔ شہنوی سبستان حیرت — اس میں وفات جنگ بہادر وزیر نیپال اور انکی رائیو کوستی ہونیکا حال ہے
- ۸۔ یادگار ریاست ہوپال — اس کتاب میں ریاست ہوپال کا تاریخی حال درج ہے
- ۹۔ یادگار ریاست الور — اس میں ریاست الور کا حال درج ہے
- ۱۰۔ نیپال سماچار — ریاست نیپال کا ذکر ہے
- ۱۱۔ نظم دلپذیر — ہمارا جہاں دور والی ریاست یزا پور کا ذکر ہے
- ۱۲۔ افضل التواریخ — تاریخ اودہ یعنی حصہ دوم احسن التواریخ

- ۱۳۔ گلدستہ کشمیر۔ ریاست کشمیر کا کچھ ذکر ہے۔
 ۱۴۔ گلزار فرنگ۔ رومیہ اور جو لیت کا ایک عاشقانہ قصہ انگریزی سوار دومین نظم کا ایک
 ۱۵۔ نافع صحت۔ حفاظت مند رطلی کے مطالب درج ہیں۔
 ۱۶۔ شکارنامہ اسد جنگ۔ جناب وحید الدولہ عضد الملک میرزا محمد حسین خان کا ذکر سیر و شکار
 ۱۷۔ چمنستان میسور۔ مہاراجہ میسور کی ریاست اور گدی نشینی کا ذکر ہے
 ۱۸۔ گلدستہ بیغ نشاط۔ ریاست خیر پور بندہ کا حال ہے۔
 ۱۹۔ گلدستہ تمت۔ مختلف مضامین رفاه خلائی درج ہیں۔
 ۲۰۔ بشن لیلا۔ اس پوتھی میں دس اوتار کا ذکر معہ شبیہ ہر اوتار کے درج ہے
 ۲۱۔ رام لیلا۔ اس پوتھی میں سری راجہ رام چندر کی تمام لیلا درج ہے۔
 ۲۲۔ اسخرف التوارخ۔ یہ کتاب احسن التوارخ کا تیسرا حصہ ہے اور
 مطبع تمنائی میں زیر طبع ہے۔

قطعة تاریخ مصنف رام لیلا

رگناتھ نے کی ہے مجھ پر دیا اردو میں جو بی بیظم کتاب
 بہ نام نے خود اوتار لیا راجہ دست کو نال کی
 جب گہر سے چاہے کچل کی طرف حاصل ہوا ہر کہ میں کو شرف
 آگے جو بڑی اکسل ویکسی وہ زوہ کو تم صاف تری
 رگناتھ نے خود توڑا جو ہنک سر و کمال تیرا جنگ
 رگمیری رات اوہ سوجلی شام کی زمانہ میں ہوم می
 رانی تھی جو کیکلی دست کی اوسے ہی غامیہ یہ حکمت کی

ہنگستون نے ہی خوش ہو ہو گما دل شدہ ہوا میں
 کو نشتیا کو نقد مراد یا شیدا تھا جان خنیا پر
 گو اہل فساد تو تیغ بکف پرتانچہ نہ آئی صفت آرا پر
 کچھ شک نہیں مکت امتیازی موقوف تھی خاک فانی
 سینا کو رہا کچھ ہم و نہ شک قریاں ہو میں و دلا
 بہانہ کی جو رسم ادا وہی رونق تھی جمال حلال پر
 رگناتھ نے غم نہایت کمال حاصل تھا شہر و صوبہ

نوش انیسے تھا مست جسکی لڑائی تھامدہ علم اس اعداد پر	مشرک صحران کو تھی کڑی بر دہم تھی اس ملک بڑی
ہوئے کو جو تھا ہرگز نہ ملا صد نہ ہوا خاطر سینا پر	سنا کہ جو روان لیکے جلا دہ خباں ہوا پاشندہ بلا
جب لوٹے آئے بعد فطیر بنیے وہیں تخت اچو دھاری	انکا کی طرف جو گئے رگبیر سب اہل شہر ارت ہو گئے سہ

تھی فکر بچے تاریخ گنتا مصر عہ یہ قلم نے ادب سے لکھتے
 ہر آن تناسکی ہے دعا ہوں نام کہہ سائے متا ہے

۱۹ ۳۹

قطعات تاریخ از شاہجی افکار معجز آثار بلاغت انیسے منشی و ہنیت راہی
 صاحب متخلص بہ محقق خلف منشی جیسکندہ اسے فرمان نویں سلطان
 متخلص بہ مقبول مختار سرکاری اقتدار او اب وجید الدو لہ
 عضد الملک میرزا احمدی حسین خان بہادر اسد جنگ

مزد باد ادا ساقی گلغام و سیم اندام و شونخ	روح پرورد دلربا رشک نر جو را جمال
رام ایسا کہ پے نظم منشا سالسا	آرزو داشت در قلب و دما باد و جمال
منت شد با طرز خوب و ہوا کیب درست	می سزد بر پندت از بفرمانی خیمہ ال
ہست چون دہن رسا و فکر نفا و شش بلند	کہ در یک ماہ نظم از فضل رب ذوالجمال
ارایے توضیح سال اختتامش بود فکر	تا گمان آمد صد آوہ بالقہ فرخندہ قال
کاتو محقق کریم قمری الفورا این بیت عجیب	گشت تاریخ جدید شہر زو عیان بے قیل و قال

ہست نظم رام لیلیا پاک عنوان در بار
 و پسندیدہ نظیر و بیہال و بیثال

ایضاً

ام بیجا چون تنہا کو نظم	بامضامین مدیو طرز خوا	بانگ مدح و شوق تحسین شد بلند	در حال قیامی بزرگ خوب
-------------------------	-----------------------	------------------------------	-----------------------

خواهش از نظم شد و نشان	راستست این خوانش محلی القاب	خواست دلف محقق سال نظم	گفتی نظم رام لیلا پاک
------------------------	-----------------------------	------------------------	-----------------------

رام لیلا چون برادر و نظم شد	آفرین بر عاقل و بهیلا گفت	چون محقق خواست سالش از نظم	داده ذکر پاک ام او تار
-----------------------------	---------------------------	----------------------------	------------------------

الض

رام لیلا را در روز و چون تمث کرد نظم	گشت اشعارش تجلی بخش چون مهر بین
گوشتها محو سحاح و چشمها مصروف دید	سیرت قلب عاشقان فانوس برزم مه جبین
مهریو اشکال ایاتش چو ابروی بستان	سر سیر ترکیب اشعارش چو زلف عنبرین
سامین و نازنین صوف شاد و مبدع	با فزادان اشتیاق و با هزاران آفرین

چون محقق در هوا می شوق محبت سال نظم
گفت دلف گلشن فیض است تاریخ متین
شکلا منفی

الض

مژده براسو باد خروزی براسه دوستان	نظم پاک رام لیلا را تمنا شد کفیل
و ده چه نظم با ضیا و ده چه طهر با شرف	بهت چون خورشید بر طبایعش روشن لیل
و گلش و دلچسپ و دل آفرین و دل بسند	ز جور لطف صمیمان داروی درد و علیل
از نظام بختان و خورش و خفاش و دریا شش	دوستان اندر نشاط و دشمنان خوار و ذلیل

چون محقق خواست سال طمش از دلف شنید
داده تادور رام لیلا بشنید و بعد یل

الض

چون که منی در هر دو عالمی طبع	عادل و شیرین بان شکر	چون که منی در هر دو عالمی طبع
را هم لیلیا ایسی کی اردوین	در پسند شاه و مملوک و زین	چون که منی در هر دو عالمی طبع
چون که منی در هر دو عالمی طبع	چون که منی در هر دو عالمی طبع	چون که منی در هر دو عالمی طبع

قطعه تاریخ طبع او شاعر نامور جناب منشی جو ابر سنگه صاحب جوهر کهنی
 و کمال و مذهب حقیقت کا کیون نه یہ لطف مبارک کا
 تاریخ طبع او شاعر شیرین مقال جناب منشی شکردیال

کیا اس کتاب کو تنہا نظم جو کہتے ہیں طبع سا ذکر کیا کرو رو بوجہ سے وخت تم چپا رام او تار کا ذکر کیا
 قطعه تاریخ طبع او شاعر پاک نهاد جناب منشی لالتا پر شاد شفق شاگرد
 جناب منشی کنور جی صاحب مدد و منشی شکردیال صاحب فحت
 و نیز فیض یاب از جناب سید آغا علی شمس

یعنی الفاس کہ تذکرہ رام اود	میں سنست کہ مداح تنہا ہر دو
۱۹۳۹	۱۹۳۹
۱۱۳۰۰	۱۱۳۰۰
طابہ و صالح و نظارہ کن شام اود	نور آن نور حقیقت شفق اندر آید
۱۹۳۹	۱۹۳۹
۱۱۳۰۰	۱۱۳۰۰

تشریح قطعہ تاریخ

تاریخ جو کہ ہر صبح ۱۹۳۹ تکتہ میں اور اگر حروف مملکہ کو چھوڑ کر فقط ہر روز

میں اس طبع پر بار بار مدد اور ہوسے جملہ پیشہ اور سے نکلتے ہیں

تفصیل دوازده ذیل میں مرقوم ہے

سینہ ان اعداد حروف مکملہ مصرع اول + با اعداد حروف مجید مصرع ثانی

..... // + // من غير ثالث

..... مصرع البع

..... // بصرع ثانی + // مصراع اول

مسحوق الشب

.....+.....

میزان اعداد حروف مطلق مصرع ثالث + با اعداد حروف مجسم مصرع اول

.....+.....//.....

..... // جمع الجمع

..... رابع + مصرع الأولى

.....

.....

تاریخ طبع نواز شاعر نازک خیال جناب بابو چوٹے لال صاحب
متخلص بہ مفتون لکنوی

سخندان و سخن فهم و سخند
تمنا کوندارد هیچ ثانی
سخن را در آینه آفتاب
چهره نظم در همه معانی

پڑھے جو یہ کہتا ہے ایک بیکہ کیلئے میں نے	برائے طالع جان ہر ورق مانند ہے
مراتب دو لون پیداؤں کی کیاں میں بریں	مراں عرش کرامت کا انیسٹ میں قمر ہے
اگر فکر کا کاک افق تار سچ خبری لکھی	یہی لکھ دے تیار دہنوں آنکھوں کو بکھر ہے

ایضاً

سنگھارنی سدا رام کا	وسیلہ شہرت آرام کا	افق نظم مصفا و تننا	اگر امی ذکر سیتا رام کا
۱۲۹۰ فصلی	۱۳۳۵ ہجری	۱۳۵۰ ع	۱۹۳۹ س

ایضاً

رام لیلیا کی تننا و نظم	صاف و دلکش اشعار	دہوئے سیتا و قدم کمال	افق نظم اولی حال
۱۲۹۰	۱۳۳۵	۱۳۵۰	۱۹۳۹

قطعہ تار سچ طبع از شاعر فرخ نداد را می رگہا تہہ پر شاد صاحب
 مسرور خلف را می پور پنچند صاحب خیر آبادی

تننا جو میں شاعر کہتا آرا	ہاکی یہ پسند دل عام لیلیا	نہنوں کیوں چھکے مسرور	یہ پایہ غرور کا رام لیلیا
کمیوں جان کی خبر ہو بہر شاقی	یہ جو رام لیلیا نیک انجام لیلیا	جو اقم لکھیں اور تہہ میں	جو چاروں کی فرزند نور جام لیلیا
جو رگہا تہہ جی نکی جانب سدا	سوئی باعث درد و آلام لیلیا	جو تہہ سدا رہا دیکھا آج میں	پہنچ رہا کلفت کا پیغام لیلیا
جو رگہا تہہ زکیا قتل راون	دوسروں کی دھشت تہہ نام لیلیا	بہسکیں جو لکھا کی بخشی حکومت	سوئی تہہ سدا بخشش عام لیلیا
مہا را پور واپس لے آدوہ کو	سوئی عیش و عشرت تہہ انجام لیلیا	یہ مسرور لکھ مصرع سال مبتدا	تننا کی نظم نور ام لیلیا
۱۲۹۰	۱۳۳۵	۱۳۵۰	۱۹۳۹

قطعہ تار سچ طبع از شاعر زکین خیال را می کند زلال تہہ خاص جو انش خلف

راے طوطا رام صاحب خیر آبادی

کامرہ ملک تنہا و سخت دلان نے کسا نیوں نہ ذکر جاتی جی سے امان ہو جان کی سین دے وہ کہتا لکھی کہ سہ قبول خلق گاموشی سے تو بھی دانش مصرع تاریخ سال	ہو گئی موزوں کتھا اردو میں سیتا رام کی بہر خاص و عام صورت ہو گئی آرام کی - تی حقیقت میں تشا کو منتا رام کی - مکت بخش الن و جان نایاب لیدا رام کی
---	---

۱۹ ۳۹

تاریخ طبع از شاعر نگہ ایجا و منشی گوپریشاد صاحب قیس شاگرد
حضرت تسلیم لکھنوی

ایک تارین مدد فرما کر	کیا یہ پیش رو با صنف کی	پہلے لکھی ہوئی قیس لکھی	خوبیہ بیان نظم راہن چہی
-----------------------	-------------------------	-------------------------	-------------------------

تاریخ طبع از جناب منشی کشندریال صاحب خلف منشی پور بخندھنا
من لکھنوی

کلی ملک تنہا سے جو گھما سے منہ میں اسے	تروازہ ہوئی شل گلستان رام کی لیدا
سرا عدا فلم کر کے برائے خواہش مہبت	کو - لکھی تنہا نے گل افشان رام کی لیدا

۱۹ ۳۹

تاریخ طبع از شاعر خجستہ فرجام منشی راجہ رام صاحب لکھنوی

منشی دوران تنہا ایک نیت خوش نصیب	شاعر ذی عقل و دانش میر سے ہیں صادق
جب جناب رام کی لیدا وہ موزوں کر چکے	مجھ سے بھی فسر مایا لکھہ تاریخ اسکی اور عجیب
ہاتف نہیں نے فرمایا یہ وقت فکر و غور	دو ملینک پہل تنہا کو اسی سال ہی

ایک تو نخل تنادو سرور تبہ بڑا	اس سبب سے تمیہ دو کا ہوا سین و حسیب
ہو گیا مصرع ہی موزون اپنے تاریخ سال	رام لکھنؤ کی ہوئی تصنیف با طرز عجیب

قطعہ تاریخ طبع از شاعر نکتہ سنج و سخن پناہ سید محمد حسین صاحب
متخلص بہ جاہ لکھنوی

منانے براہ نکتہ دانی	لکھی یہ رام کی خوش سلیقہ	یہ ہے جو اسکو نقد کتیا	نکمون بہگتون کو ہو جاوا
	لکھنؤ تاریخ رقم ہی عیسوی جاہ	یہ کی تالیف راہین مستحب	

قطعہ تاریخ طبع از صاحب دانش و ذکا جناب منشی نبی بخش صاحب
شیدامحافظ دفتر محکمہ حجامت ضلع بانڈا

رام کی اس کتابیں پوشیدہ	سب عیان ہر حقیقت کی	ہر پے فکر سال ہاتھ ہی	خواستگار سعادت کی
-------------------------	---------------------	-----------------------	-------------------

قطعہ تاریخ انطباع کتاب رام لکھنؤ طبع از ادب جناب شیخ ظہیر الدین
صاحب ظہیر مہر و ندوی ضلع الہ آباد شاگرد جناب مولانا شاہ صفیر
صاحب لکھنوی

بجہ اللہ اکنون شد مرتب	کتاب لاجواب ام لیلیا	ظہیر از کس نشد ممکن کس نوع	جواب با صواب ام لیلیا
دل الحمد را حاج چو کریم	زاعداد کتاب رام لیلیا	بزر و بنیادش گشت تاریخ	بدانفاذ کتاب ام لیلیا

قطعہ تاریخ طبع از شاعر نیک بہاد منشی در گاہر شاہ صاحب شاہ لکھنوی

رام کے فضل و ثناء	نظر کی خوب رام کی لیلیا	شاہد کہ تو ہی مصرع تاریخ	امام العصر نظم روح افزا
-------------------	-------------------------	--------------------------	-------------------------

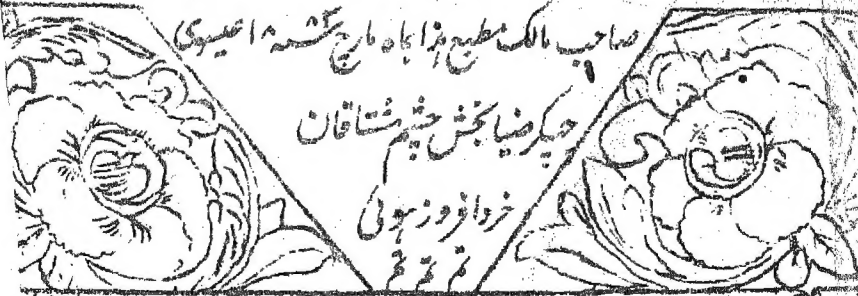
ارحج طبع از شاعر نیک فرجام منشی خیالی رام صاحب خیالی لکھنوی

صفحہ	سطر	خلاصہ	صحیح
۱۶	۱۶	را اسکو جو اسن جان ہو منظور	بان اسکو جو اسن جان ہو خوا
۲۳	۲	دیکھا جو پشت ہے احوال	دیکھا جو منت ہے احوال
۲۵	۵	کیوں سے ہو دل پہ رنج گاہ	کیوں سے ہو دل پہ رنج جا
۲۵	۵	گوشتا مرزا کب الیسا را	گوشتا مرزا کب الیسا مار
۲۶	۱۰	وی اپنی انگوئی خدا خلاص	وی اپنی انگوئی با خدا خلاص

اعلان جو کلاس پوٹھی کا حق مالیت محفوظ ہو لہذا کوئی صاحب بغیر اجازت مصنفت اسکو چھاپنے
 چھوڑنے کا قصد نہ کریں۔
 پورچند مالک مطبع تبتائی لاہور

خاتمہ

سریرام چندر کی دیا سے یہ ادب پوٹھی مطبع تبتائی میں با تمام ملیع جناب غشی پور



کاتب پوٹھی ہذا خاکراہ اہل دستگاہ سید محمد حسین متخلص بہ جاہ

12.0 291.221
This book was taken from the library on the
date last stamped. A fine of 1 anna will be
charged for each day the book is kept over
time.

12 MAR 56

URDU STACKS

